سنت مصطفیٰ ﷺ اور جدید سائنسی تحقیق

مصنف:

علامہ محمد وسیم عطاری قادری

ناشر

مکتبہ حاجی نیاز احمد

تاجران کتب

اردو بازار بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

(061) 4513863

0300-7341016

نحمده و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کے زندگی گزارنے کے طریقے بہت سے ہیں۔ ہر مذہب کا اپنا طریقہ ہے مگر مسلمانوں کیلئے وہ کون سا طریقہ ہونا چاہئے جس کے مطابق وہ زندگی گزاریں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ جس کا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے:

(اے اس دنیا میں رہنے والو!) میرے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی زندگی تمہارے لئے عملی نمونہ ہے۔

معلوم ہوا کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے ہیں۔ ہمیں کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا فرمائی۔ مسلمانوں کو ایک پہچان دی۔ اپنا اُمتی بنایا جس کا اُمتی بننے کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام نے تمنا کی تھی۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام ادائیں مسلمانوں کیلئے زندگی گزارنے کے سنہری اصول ہیں۔ سرکار اعظم کی ہر بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے جس کا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے:

میرے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر جب بھی بولتے ہیں، وحیِ الٰہی کے مطابق کلام کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی سارے عالم کیلئے عملی نمونہ ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے جسکے اقوال و اطوار ہر ہر لمحہ قلمبند ہوں۔ یہ شان صرف اور صرف سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا کھائیں تو حدیث، پانی پئیں تو حدیث، چلیں تو حدیث، ٹھہر جائیں تو حدیث، نکاح فرمائیں تو حدیث، ہجرت کریں تو حدیث، جہاد کریں تو حدیث اور اللہ اللہ مسکرائیں تو حدیث، روئیں تو حدیث، کلام فرمائیں تو حدیث اور خاموش رہیں تو بھی حدیث۔ (سبحان اللہ)

الغرض کہ ہر ادا بے مثال ہے۔ ہر ادا میں فائدہ اور سارے عالم کیلئے حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ میرے مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری اداؤں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نہ صرف لکھ لیتے تھے بلکہ اس پر یہ کمال تھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمارے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا کو اپنی زندگی اور اپنے کردار میں سجالیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہر کام سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوتا تھا۔

احادیث مبارکہ

☆ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے میری سنت کو رواج دیا جو میرے بعد متروک ہوگئی تھی تو اس کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا، عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کیے بغیر اور جس نے کوئی گمراہی ڈالنے والی نئی چیز گڑھی جس سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور نہ اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اس کو عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ملے گا، ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی کیے بغیر۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کسی نے عمل کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جائے گا۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر کسی نے دسویں حصے پر بھی عمل کر لیا تو نجات پا جائے گا۔ (بحوالہ: ترمذی شریف)

☆ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور سختی سے اس پر کاربند رہنا اور نئی گڑھی ہوئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی گڑھی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (بحوالہ: ابوداؤد، ترمذی شریف)

دیگر احادیث مبارکہ میں بھی سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا اور اسے نجات کا راستہ، صراطِ مستقیم اور مشکلات کا حل ارشاد فرمایا ہے۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت فلاح کا راستہ ہے۔ ہدایت کا نور ہے۔ کامرانی اور کامیابی کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ معرفتِ الٰہی جل جلالہ کا خزانہ ہے۔ عاشقوں کے دلوں کا چین ہے۔ بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ پریشان حالوں کیلئے دکھ کا درماں ہے۔ محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنجی ہے۔ قربِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ دعویٰ محبت کی دلیل ہے۔ ظلمت کے اندھیرے میں نور ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

آج سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے۔سائنسدان چاند پر پہنچ گئے۔خلا میں خلائی سٹیشن قائم کرلئے۔سمندر کا پیٹ چیر کر رکھ دیا۔ دریاؤں کی تہہ تک پہنچ گئے۔مواصلاتی سیارے بنالئے۔ایسے ایسے طیارے بنالئے جو اتنے تیز رفتار ہیں کہ طیارہ گزر جاتا ہے آواز کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ایٹمی ٹیکنالوجی بنالی، میزائل اور راکٹ بنالئے۔انٹرنیٹ جیسی ایجاد نکالی مگر میرے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں سے پیچھے رہ گئے۔میرے مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو فرمایا، اب جا کر اس پر تحقیق ہو رہی ہے اور سائنس اب اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مسلمانوں کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا میں کمال اور حکمت ہے۔

ایک سائنسدان نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ مسلمانوں کو علاج کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل ان کیلئے بیماری سے شفا ہے۔پریشانیوں سے رہائی اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔

یوں سمجھ لیجئے کہ

انسان کی عقلیں اور اس کی سوجھ بوجھ
نئے نویلے فیشن اور اس کی گونج گونج
ادوار کی ترقیاں اور اس کی وسعتیں
جس میں آکر سمٹ جائیں وہ ہیں سنتیں
محبوب کی سنتوں کا وہ ہے سمندر
عاشق کیلئے سیرابی ہے جس کے اندر
یہ اس ہستی کی سنتیں ہیں اللہ اکبر!
سائنس نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے جس کے در پر
پھر کیوں نہ کریں عمل مسلماں اس پر
ہے قربِ مصطفیٰ رضائے الٰہی جس کے اندر

نماز اور جدید سائنسی انکشافات

نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے۔ یہ وہ تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دیدار سے سرفراز فرمانے کے بعد عطا فرمایا۔ یہ ایسی عبادت ہے کہ جس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔اس کے پڑھنے سے وہ سکون، اطمینان، مٹھاس اور لذت ملتی ہے جو کائنات کی کسی چیز میں نہیں ہے کیونکہ بندہ اپنے ربّ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ اس کی معراج ہوجاتی ہے۔ جہاں اس کے باطنی فوائد ہیں، وہیں اسکے ظاہری اور دُنیاوی فائدے بھی ہیں جسے ہم نے نہیں بلکہ جدید سائنسی تحقیق نے بھی ثابت کیا ہے۔

نماز اور ورزش

نماز ایک بہترین ورزش ہے۔ سُستی، کاہلی اور پُرفتن دَور میں نماز ہی ایک چیز ہے جس کو صحیح طور پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دُکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی وخوبصورتی کا ذریعہ ہیں، وہاں دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے گلینڈز (Glands) کی نشو ونما کرتی ہے۔ آدمی جب ساری رات سویا رہتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء سُست ہوجاتے ہیں۔جسم کا دورانِ خون سست ہوجاتا ہے۔ اب اس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جو جسم کو دوبارہ چُست کردے تو اللہ اکبر! فجر کی نماز رکھ دی گئی تاکہ بندے میں چستی پیدا ہو۔ اس کے بعد پھر بندہ طویل کام کاج کے بعد پریشان ہوتا ہے تو ظہر کی نماز کا حکم دیا گیا تاکہ بندہ سارے خیالات کو بھلا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جائے۔

عصر کا وقت جب آتا ہے تو عصر کی نماز کا حکم ہوتا ہے تاکہ بندہ سبھی طریقے سے اپنے ربّ جل جلالہ کی یاد میں رہے، غافل نہ ہو اور یہی کیفیت مغرب کی بھی ہے۔

اس کے بعد بندہ کھانا کھاتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز کا وقت ہوتا ہے۔اس میں زیادہ رکعتیں ہیں تاکہ آدمی جو کھانا کھاتا ہے، وہ اس کی برکت سے ہضم ہوجائے کیونکہ جو کھانا جسم میں ہضم نہیں ہوتا وہ طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

نماز سے بیماریوں کا علاج

ایک پاکستانی ڈاکٹر، ڈاکٹر ماجد فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کیلئے یورپ گئے۔ جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش سکھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور ادا کیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ دماغی بیماریوں، اعصابی امراض، نفسیاتی امراض، بے چینی، دل کے امراض، بے چینی، دل کے امراض، جوڑوں کے امراض، معدے اور السر کی شکایت، شوگر، آنکھوں اور گلے کی بیماریوں سے انسان محفوظ ہوجاتا ہے۔ وہ سب ورزشیں حالت نماز میں موجود ہے۔

قیام اور سائنسی تحقیق

قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ پینتالیس منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت فیصلہ اور قوت مدافعت میں زیادتی ہوتی ہے۔

رکوع اور سائنسی تحقیق

رکوع کے متعلق سرجنز کا بیان ہے کہ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کے حرام مغز میں ورم ہوگیا ہو، بہت جلد صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ کی وجہ سے دماغ و نگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سجدہ اور سائنسی تحقیق

نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو اسکے دماغ کی شریانوں کی طرف خون زیادہ ہوجاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون و دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا۔ صرف سجدے کی حالت میں دماغ اعصاب، آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون متوازن ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہوجاتے ہیں۔

سلام پھیرنا اور سائنسی تحقیق

ڈاکٹر عبدالواحد کی ریسرچ ہے کہ سلام پھیرنے کیلئے نمازی کو سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا دل کی بیماریوں اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان بیماریوں مبتلا ہوتا ہے۔

نمازِ تہجُّد اور سائنسی تحقیق

تہجد کی نماز کے بارے میں جدید تحقیق ہے کہ پچھلی رات کو جاگنے سے انسانی جسم پر مندرجہ ذیل فوائد مرتب ہوتے ہیں:

(۱) دل کے امراض کیلئے تریاق اعظم ہے۔

(۲) اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کیلئے مفید ہے۔

(۳) دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کیلئے آخری علاج ہے۔

(٤) نگاہوں کا علاج ہے۔ خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہیں۔

(۵) انسانی جسم میں نشاط و فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتا ہے جو سارا دن اسے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

ایک فزیشن اور نماز

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کے درد اور دیگر عضلاتی امراض کیلئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہو گیا اور تمام ادویات کا استعمال چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

فجر کا وقت اور سائنسی تحقیق

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اُٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظانِ صحت کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کیلئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے۔ حتیٰ کہ دوڑنے کیلئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں، پھر تیز، پھر تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ بیکٹیریا (Bacteria) کی ایک قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ غذا لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش اور آنتوں کے ورم اور السر کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کا وقت اور سائنسی تحقیق

سورج کی تمازت ختم ہو کر (جو زوال سے شروع ہوتی ہے) زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

عصر کا وقت اور سائنسی تحقیق

زمین دو طرح سے چل رہی ہے۔ ایک گردش محوری اور دوسری طولانی۔ زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت تک یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ دن کے حواس کے بجائے رات کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی کے ساتھ قبول کرلیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغی روحانی تحریکات قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

مغرب کا وقت اور سائنسی تحقیق

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رِزق عطا فرمایا۔ ایسا گھر اور بہترین رفیقہ حیات عطا کی جس نے اس کی اور اسکے بچوں کی غذائی ضروریات پوری کیں۔ شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش وخرم اور پُر کیف ہو جاتا ہے اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پرسکون ذہن سے محوِ گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہِ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دِل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔ بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادتوں کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی حمیت و عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد بہت سعادت مند ہوتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرتی ہے۔

عشاء کا وقت اور سائنسی تحقیق

آدمی جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے اور کھانا کھا کر آرام کرنے کیلئے لیٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آدمی جسمانی امراض سے بچ جاتا ہے بلکہ سارے دن کی بے سکونی اور پریشانی کے بعد عشاء کی نماز میں سکون اور قرار محسوس کرتا ہے۔

اللہ اکبر! کیا شان ہے کہ بندہ ظاہری اور باطنی دونوں طرف سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ موجودہ سائنسی تحقیق نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے مگر افسوس لوگ پھر بھی نماز سے غافل ہیں۔ وہ وقت کب آئے گا جب ہر مسلمان نماز پابندی کے ساتھ ادا کرے گا۔

مسواک کی سنت اور موجودہ سائنس

مسواک سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ سنتِ مبارک ہے جسے ساری زندگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنائے رکھا۔ یہاں تک کہ بوقتِ وصال بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک استعمال فرمائی۔

حدیث شریف...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (بخاری شریف)

جدید تحقیق...... ایک صاحب منہ کی بدبو کیلئے اعلیٰ قسم کے ٹوتھ پیسٹ استعمال کر چکے تھے۔ ادویات، منجن اور طرح طرح کی دافع تعفن ادویات استعمال کیں۔ انہوں نے مشورہ کیا تو پیلو کا مسواک استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی گئی کہ روزانہ مسواک کے ریشے نئے ہوں یعنی روزانہ ریشوں کو کاٹتے رہیں اور نئے ریشے استعمال کرتے رہیں۔ (یہ ہر آدمی کیلئے ضروری ہے، ورنہ مسواک کے فوائد مطلوبہ سے محرومی ہوگی) تھوڑے عرصے کے بعد وہ شخص تندرست ہوگیا۔

مسواک، بلغم اور قوت حافظہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک قوتِ حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دُور کرتی ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

جدید تحقیق...... دائمی نزلے کے وہ مریض جن کا بلغم رُکا ہوا ہوتا ہے، جب وہ مسواک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہوتا ہے جس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے۔ ایک پیتھالوجسٹ کہنے لگے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ مسواک دائمی نزلے کیلئے تریاق ہے۔ حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کے آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چانس بہت کم ہوجاتے ہیں۔

مسواک کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلر زدہ وِیران علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور ماہرین ارضیات کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ دماغ کی خوراک اور معاون جہاں اور بہت سی چیزیں ہیں، وہاں فاسفورس بھی ہے اور یہ فاسفورس لعاب اور مساموں کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے۔ اس لئے دماغ طاقتور اور قوی ہوتا ہے۔

مسواک دانتوں کی مضبوطی اور پیلاہٹ ختم کرنے کا ذریعہ

حدیث شریف......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ دانتوں کی زردی دور کرتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی کو تیز اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے۔ منہ کو صاف کرتی ہے۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، سنت کی اتباع، نماز کے ثواب میں اِضافہ، جسم کی تندرستی، یہ سب اُمور حاصل ہوتے ہیں۔ (دار قطنی)

دانتوں کی پیلاہٹ اور مسواک

اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں اور دانتوں سے سفیدی کا استر اُتر جاتا ہے۔ مسواک کے نئے نئے ریشے دانتوں کی پیلاہٹ کیلئے مفید تر ہوتے ہیں۔

مسواک والی نماز

حدیث شریف......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

سائنسی تحقیق......دراصل اللہ تعالیٰ کی حمد کیلئے منہ کا صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر کھانا کھایا ہے اور مسواک کے بغیر نماز کا وضو کر کے نماز پڑھی ہے تو خوراک کے ذرّات زبان میں اٹکتے رہیں گے اور نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑے گا۔

نمازی کو نماز کیلئے کھڑا ہونا ہے۔ اگر منہ سے بدبو نکلی تو لوگ نفرت کرینگے اور نمازیوں کو تکلیف پہنچے گی۔ لہٰذا مسواک سے منہ کی بدبو ختم ہوتی ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کے اندر ایسی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے تلاوت، تسبیح اور ذِکر میں مزا آتا ہے۔

برش اور مسواک میں فرق

ماہرین جراثیم کی برسہابرس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے، اس کا استعمال صحت اور تندرستی کیلئے مضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اسکے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے۔ اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم مصروف نشو ونمار ہتے ہیں۔ دوسری بات برش دانتوں کے اوپر سے چمکیلی اور سفید تہہ کو اُتار دیتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہوتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اس سے غذا کے ذرّات دانتوں کے درمیان خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کیلئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک اور سائنس

ہراس لکڑی کا مسواک دانتوں کیلئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کریں لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک ہیں:

(۱) پیلو کا مسواک (۲) کنیر کا مسواک (۳) نیم کی کیکر کا مسواک۔

نیت صرف سُنَّت کی رکھو

اللہ اللہ! علمائے کرام نے کیا پیاری بات ارشاد فرمائی کہ مسواک کرو تو صرف یہ نیت کرو کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کیونکہ اگر ہم نے سنت کی نیت کر کے مسواک کی تو کیا دانت صاف نہیں ہوں گے؟ کیا منہ کی بدبو ختم نہیں ہوگی؟ سارے فوائد خود بخود حاصل ہو جائیں گے اور سنت کی نیت کرنے کے سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہمیں سو شہیدوں کا ثواب بھی مل جائے گا۔

وضو اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ وضو کرتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ چہرے کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں سے کئے ہوئے سارے گناہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر وضو سے نکلتا ہے۔

وضو اچھی صحت کا بہترین نسخہ

القرآن (ترجمۂ کنزالایمان) ...... اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔ (پ ٦، سورۂ مائدہ: ٦)

قرآن کے بہت سے حیرت انگیز حقائق میں سے یہاں ایک عظیم نسخے کا بیان کیا جا رہا ہے کہ ایک دن آئے گا جب غیر مسلم بھی اس طہارت یعنی وضو کی نقل کرینگے جس کے برکات بغیر اس کا احساس کئے ہوئے ہم پچھلی چودہ صدیوں سے حاصل کر رہے ہیں۔

سائنس تو آج مانتی ہے مگر قرآن مجید نے ہمیں چودہ سو سال پہلے اس کا فائدہ بتا دیا ہے۔ آئیے اب دیکھیں کہ طہارت اور وضو سے کس طرح انسانی صحت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

وضو کے تین اہم فوائد

خون کی شریانوں کے عمل پر وضو کے اثرات

خون کی شریانوں کے عمل کا نظام دو بڑے حیاتیاتی اصولوں پر قائم ہے۔ پہلا اصول دل کا وہ کام ہے جس سے خون کو خلیاتی ریشوں بلکہ بالخصوص ایک ایک خلیہ تک پہنچاتا ہے۔ دوسرا اصول جسم میں استعمال شدہ خون کو دل تک واپس پہنچاتا ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ دوطرفہ دورانِ خون درہم برہم ہوجائے تو ڈائسٹا لک خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ ڈائسٹا لک دل کی دھڑکن کا وہ عمل ہے جس سے دل کا پٹھا کھچاؤ کے بعد ڈھیلا پڑتا ہے جس کی وجہ سے شریانوں سے واپس آنے والے خون سے دوبارہ بھر جاتا ہے۔ خون کے اس دباؤ کے بڑھنے سے بڑھاپے کے عمل میں تیزی آجاتی ہے بلکہ موت کی آمد کی رفتار میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

اس دو طرفہ خون کا سب سے اہم پہلو کیا ہے ؟

اس سوال کا جواب بہت سالوں سے معلوم ہوچکا ہے۔ یہ ان رگوں یا شریانوں کا صحت مند عمل ہے جس سے خون کو دل سے وریدوں تک پہنچایا جاتا ہے اور پھر بال سے باریک بافتوں اور شریانوں سے خون کو دل تک پہنچایا جاتا ہے۔ خون کی بافتیں ان لچکدار ٹیوبوں سے مماثلت رکھتی ہیں جو دل سے (شاخیں) نکل کر بدن میں پھیلتی ہیں اور جوں جوں ان کا فاصلہ بڑھتا ہے، اسی قدر ان کی شاخیں پتلی پتلی ہوجاتی ہیں۔ اگر یہ باریک ٹیوبیں سخت ہوکر اپنی لچک کم کردیں تو دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس کو علم صحت کی اصطلاح میں شریانوں کا سخت ہونا کہا جاتا ہے۔

ہماری زندگی کے مختلف پہلو ان شریانوں کے سخت غیر لچکدار اور سکڑنے کا باعث ہوتے ہیں۔ طب کے علم میں یہ مضمون جو تیز تر بڑھاپے اور فرسودگی کی بنیاد ہے، ایک الگ اور تحقیق طلب شعبہ ہے۔ غیر مناسب غذا اور اعصابی ردّعمل خون کی شریانوں اور باریک رگوں پر بے حد نقصان دہ طریقہ سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اگر خون کی رگوں کے سخت ہونے کے عمل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو کیا کوئی ایسا عمل طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے جس سے زوال یا انحطاط کو روکا یا کم کیا جاسکے۔

خون کی نالیوں کا سخت، غیر لچکدار یا سکڑنا کوئی اچانک عمل نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصے پر محیط ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ نالیاں جو دل سے دُوری پر یعنی دماغ، پاؤں اور ہاتھوں میں ہوتی ہیں، زیادہ اثر قبول کرتی ہیں۔ غیر لچکدار اور سکڑنے کا عمل کم رفتار سے شروع ہوکر وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتا جاتا ہے۔

لیکن ہماری روزمرہ زندگی میں ایک خاص چیز ہے جو ایک طرح سے خون کی نالیوں کو متبادل طریقے سے پھیلنے اور سکڑنے کے عمل کے ذریعے ورزش مہیا کرتی ہے، وہ خاص چیز ہے پانی۔ پانی جو درجۂ حرارت (ٹمپریچر کا اُتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے) گرم پانی خون سے ان نالیوں کو جو دل سے فاصلہ پر ہوتی ہیں، کھول کر یا چوڑا کر کے لچک اور طاقت مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح سرد پانی ان کو سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے۔ اسی طرح ورزش کا یہ عمل ان غذائی چیزوں کو جو نسوں میں خون کی سست گردش کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے، ان سائنسی اور طبی حقائق کو جاننے کے بعد اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ آیتِ کریمہ میں دی گئی نصیحت کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وضو میں ہاتھ، پاؤں اور منہ کو دھو لیا جائے۔ کیا یہ بجائے خود ایک قرآنی معجزہ نہیں ہے؟ بطورِ خاص کیا آیتِ کریمہ کے دوسرے حصے کے راز کو نہ سمجھنا ناممکن ہے؟ جس میں فرمایا گیا کہ **اللہ پوری کر دے اپنی نعمت تم پر۔**

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خون کی گردش کا بیش بہا انعام عطا کیا۔ اس کا ارشاد ہے کہ ہم وضو کا عمل کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اسطرح ہو کہ دورانِ خون اس طرح متناسب طریقے سے قائم رہے کہ ہم مکمل طور پر صحت مند رہیں۔

محترم حضرات! وضو کی لاتعداد برکتوں میں سے یہ صرف ایک تحفہ ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا جائے کہ کس طرح وضو کا عمل جسمانی اور ذہنی ضعف اور فرسودگی کو کم رفتار بنا دیتا ہے جو دماغ میں خون کی نسوں کے سخت اور غیر لچکدار ہونے کی بناء پر ہوتی ہے۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہیں جو ہمیشہ سے اس کا عادی رہا ہو۔

یہ فطری امر ہے کہ وضو کی برکات اور فیوض صرف طبی حقائق پر ہی ختم نہیں ہو جاتے۔ ہمارا مقصد اس کتاب میں سائنسی تشریحات تک ہی محدود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف منہ اور ہاتھ دھونے کے ساتھ ساتھ، صفائی کیساتھ ساتھ، خون پر اثر، جلد پر اچھے اثرات، سکون و توانائی ملتی ہے یہ سب ظاہری اور سائنسی تشریحات ہیں۔ روحانی فوائد تو سینکڑوں تعداد میں اپنی جگہ ہیں۔

انسانی جلد کے متعلق حِسی خصوصیات

پروفیسر ڈاکٹر ٹیجاٹ ٹیجاسین کے سامنے ان کے مخصوص علم تشریح الاعضاء کے متعلق کچھ قرآنی آیات اور احادیث پیش کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جینیاتی افزائش کے متعلق ہو بہو یہی تفصیلات بدھ ازم کی کتابوں میں بھی ہیں۔

بعض مسلم حضرات نے ان سے ان کتابوں میں اس کی تفصیلات کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ایک سال بعد پروفیسر ٹیجاسین کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی میں بیرونی ممتحن کے طور پر تشریف لائے تو ان کی سابقہ وعدے کی طرف توجہ دلائی گئی کہ انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ انہوں نے بدھ ازم میں علم تشریح الاعضاء سے متعلق بات بغیر یقین کے کہی تھی اور جب انہوں نے بدھ ازم کی کتابوں میں چھان بین کی تو معلوم ہوا کہ اس موضوع پر بدھ ازم کی کتب میں کچھ نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد پروفیسر موصوف سے مختلف موضوعات پر سوالات ہوئے۔ اس میں ایک سوال جلدیات اور انسانی جلد کی حسی خصوصیات سے متعلق جدید سائنسی دریافتوں اور انکشافات سے متعلق تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اگر جلد کو جلایا جائے یا جھلسایا جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ تو ان کا جواب تھا 'Yes, if the burns in deep'۔

اور قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے اس بات کو بتا دیا گیا تھا کہ کافروں کو جہنم میں جو عذاب دیا جائے گا، اس سے اس کی تلف ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو نئی جلد عطا فرمائے گا تو وہ اس عذاب کو اپنے حواس کے ذریعے محسوس کریں گے۔ یہ بات جلد کے عصبی نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا، عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دینگے کہ وہ عذاب کا مزہ لیں۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ۵،سورۃ النساء:۵۶)

جب پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جلد میں حسی عصبی کے حوالے سے متفق ہیں تو پروفیسر صاحب نے کہ ہاں میں متفق ہوں۔ جلد کی حس کے متعلق بہت پہلے علم ہو چکا تھا کیونکہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی احکام خداوندی کے خلاف چلے گا تو سزا کے طور پر اس کی جلد جلا دی جائے گی۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ نئی جلد عطا کرے گا تا کہ اس کو دوبارہ تکلیف وعذاب سے گزارا جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جلن کی درد کا ماخذ جلد پر ہے۔ اس لئے ایک کے بعد دوسری جلد لگا دی جائے گی کیونکہ جلد جلنے کی حساسیت کا مرکز ہے اور جلد مکمل طور پر آگ سے جل کر ختم ہو جائے تو اس کی حساسیت ضائع ہو جائے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں کو یہ عذاب دے گا اور کے بعد دیگرے نئی جلد عطا کرتا رہے گا۔

طب جدید نے دریافت کیا ہے کہ وہ اعصاب جو درد کا ادراک رکھتے ہیں، خواہ وہ درد چوٹ لگنے جلنے یا شدید گرمی کی وجہ سے ہو، وہ اعصاب فقط جلد میں ہی پائے جاتے ہیں۔ یعنی اگر جسم میں سوئی چبھوئی جائے تو درد صرف جلد پر ہوگا لیکن اگر سوئی جلد سے آگے گزار دی جائے تو بقیہ گوشت میں فی الواقع درد نہیں ہوگا۔ یہ بات تو دورِ جدید کی تحقیق ہے لیکن قرآن مجید اس کو چودہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے جیسا کہ مذکورہ آیات میں درج ہے۔ اس لئے مزید تکلیف پہنچانے کیلیے جلد کو ہی بار بار تبدیل کیا جائے گا۔

پھر انہوں نے سوال کیا: But who is 'Allah'

ان کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام موجودات کا خالق ہے۔ اگر آپ رحم کے متلاشی ہیں تو رحم آپ کو اس رحمٰن اور رحیم جل جلالہٗ کی ذات سے ہی مل سکتا ہے جس نے اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو علم عطا کیا۔ وہ ذات کتنی اعلیٰ ہے۔ پھر پروفیسر اپنے ملک واپس چلے گئے اور انہوں نے وہاں اپنے نئے حاصل کردہ علم اور انکشافات پر مبنی لیکچر دیئے۔ پھر ایک موقع ایسا آیا کہ پروفیسر کا موضوع Medical Science in the Quran and Sunnah تھا۔ پروفیسر ٹیجاسین نے ایک کانفرنس کے موقع پر قبولِ اسلام کا اعلان کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

(ترجمۂ کنزالایمان) ...... اور جنہیں علم ملا وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف سے تمہارے رب کے پاس سے اُترا وہی حق ہے اور عزت والے خوب سراہے کی راہ بتاتا ہے۔ (پ۲۲، سورۃ سبا:۶)

یہ وہ حقانیت ہے جسے سائنس نے بھی تسلیم کیا۔

وضو کا بچا ہوا پانی اور سائنسی ریسرچ

حدیث شریف میں ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا شفا ہے

اس ضمن میں (Q.M.C) کے ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ریسرچ بیان کی جو وضو کا بچا ہوا پانی پیئے گا تو اس کا اثر مندرجہ ذیل اعضاء پر ہوتا ہے:۔

☆ اس کا اثر مثانے پر پڑتا ہے اور خوب کھل کر پیشاب آتا ہے اور پیشاب کی رکاوٹ کم ہو جاتی ہے۔

☆ ناجائز شہوت کو ختم کرتا ہے۔

☆ قطرات بعد از پیشاب کے مرض کیلئے شفاء کا ذریعہ ہے

☆ جگر، معدے اور مثانے کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

کھانے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

کھانا انسان کے جسم کی ضرورت ہے۔ بھوک لگتی ہے تو آدمی کھانا کھاتا ہے تاکہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اس کے بدن میں توانائی پیدا ہو۔ ہر جاندار کھاتا ہے۔ کافر بھی کھاتا ہے، یہودی بھی کھاتا ہے، عیسائی بھی کھاتا ہے، جانور بھی کھاتا ہے اور انسان بھی کھاتا ہے مگر جب مسلمان کھانا کھائے تو اس کا کھانا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق ہونا چاہیئے۔

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ پسند کرے کہ اس کے گھر میں اللہ تعالیٰ خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اُٹھایا جائے اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھوئے۔ (ابن ماجہ شریف)

جدید تحقیق:

☆ ایک انسان کی عادت میں یہ ہے کہ وہ بے شمار چیزوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ان میں کئی گندی چیزیں اور صاف چیزیں ہوتی ہیں۔ جو گندی چیزیں ہوتی ہیں، ان میں جراثیم ہوتے ہیں اور جب ہم ان کو ہاتھ لگاتے ہیں تو وہ جراثیم ہمارے ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں۔ اگر کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو وہ جراثیم کھانے کے ساتھ پیٹ میں چلے جاتے ہیں جو کہ مختلف بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لیا کرو۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ کھانے سے پہلے کلی بھی کی جائے۔ سارا دن ہوا اور سانس کے ذریعے گرد و غبار اور جراثیم اندر جاتے رہتے ہیں۔ اب اگر نوالہ کھائیں گے تو ان جراثیم کو بھی نگل جائیں گے۔ اس لئے کلی کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ آدمی کے منہ میں جراثیم نہ جائیں اور منہ صاف رہے۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق...... سیدھے ہاتھ سے غیر مرئی شعاعیں نکلتی ہیں اور اُلٹے ہاتھ سے بھی نکلتی ہیں لیکن سیدھے ہاتھ کی شعاعیں فائدے مند اور اُلٹے ہاتھ کی شعاعیں نقصان دہ ہوتی ہیں۔ یعنی سیدھے ہاتھ سے شفاء اور اُلٹے ہاتھ سے کھانے میں بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا شفاء کو اپنے اندر ڈالنا ہے۔

مل کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ، الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

پیتھالوجی کے پروفیسر کا انکشاف

پیتھالوجی کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا ہے کہ جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو تمام کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں جو دوسری بیماروں کے جراثیموں کو ختم کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ کھانا نقصان نہیں پہنچاتا۔ بعض اوقات شفاء کے جراثیم مل کر تمام کھانے کو شفاء بنا دیتے ہیں جو کہ معدے کی بیماریوں کیلئے مفید ہے۔

بیٹھ کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق

بیٹھ کر کھانا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ڈاکٹر بلین کیور آف اٹلی مشہور عام ڈاکٹر (ڈاکٹر اغذیہ) اس کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر غذا نہ کھاؤ، ایسا کرنے سے تم دل اور تلی کے مرض میں پھنس جاؤ گے۔ بیٹھ کر کھانا کھاؤ کیونکہ کھڑے ہو کر کھانا نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے۔

کھانا کھانے کے طریقے اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کھاتے دیکھا اور سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (مسلم شریف)

سیدھا پاؤں کھڑا کر کے اُلٹا پاؤں بچھا کر بیٹھنا اور جس طرح نماز میں التحیات میں بیٹھتے ہیں، اس طرح بیٹھنا یہ تینوں سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق:

☆ دونوں پاؤں کھڑے کر کے اکڑوں بیٹھ کر کھانے سے بقدر ضرورت کھانا ہی معدے میں جاتا ہے اور بے ضرورت کھانا معدے میں نہیں جاتا۔ جتنا کم کھانا معدے میں جائے، اتنا ہی آدمی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ سیدھا پاؤں کھڑا کر کے الٹا پاؤں بچھا کر اگر کھانا کھایا جائے تو کھانا معمول سے کچھ زیادہ معدے میں جائے گا اور اس طرح بیٹھ کر کھانے سے تلی کے امراض سے محفوظ رہیں گے اور اس کی رانوں کے اعصاب مضبوط رہیں گے۔

☆ التحیات کی حالت میں بیٹھ کر کھانا زیادہ کھایا جائے گا۔ یہ طریقہ محنت کرنے والوں، زیادہ پیدل چلنے والوں، ورزش کرنے والوں کیلئے بہت ہی فائدے مند ہے۔ ان تین سنتوں کے مطابق کھانا کھانے والا کبھی بیماری کا منہ نہیں دیکھے گا۔

برتن کو چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں آسودہ یعنی سیر رکھتا ہے۔

جدید سائنسی تحقیق...... جدید سائنس کہتی ہے کہ کھانے کی پلیٹ یا برتن کے پیندے میں وٹامنز اور خاص طور پر برتن کے پیندے میں وٹامن بی کمپلیکس اور ایسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو تمام کھانوں میں کم اور اس پیندے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ غذا میں موجود معدنی نمکیات تو صرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں۔

اُنگلیوں کا چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔ (مسلم شریف)

آجکل کسی دعوت میں اگر برتن یا انگلیاں چاٹتے ہوئے کسی شخص کو لوگ دیکھ لیں تو اس کو گھورتے ہیں کہ شاید بھوکا ہے۔ بسا اوقات کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ کھانا اور دوں؟ یا اور کھانا لے لیجئے۔ مطلب یہ کہ لوگ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے مگر آج تو سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔

جدید سائنسی تحقیق...... ہاضم رطوبت کا اثر نشاستہ دار پر پڑتا ہے۔ مزید اس رطوبت کا اثر لبلبے پر پڑتا ہے جس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جسم میں انسولین کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ انگلیوں کا چاٹنا بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ رطوبت ہاضم انگلیوں پر لگی رہتی ہے۔ کچھ تو کھانے کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے اور باقی انگلیوں پر لگی ہوئی رطوبت کھانے کے بعد انگلیوں کے چاٹنے سے منہ میں چلی جاتی ہے۔

انگلیوں کو چاٹا جائے تو اس کا آنکھوں، دماغ اور معدے پر اثر پڑتا ہے۔ افسوس کہ پھر بھی ہمارے مسلمان فیشن پرستی کا شکار ہیں۔ فیشن میں ڈوب کر وہ اسلامی طریقوں کو بھول چکے ہیں جسکی وجہ سے بیماریوں نے آگھیرا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم بھی پابندِ سنت ہو جائیں۔

ٹیک لگاکر کھانے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق

ٹیک لگا کر کھانا کھانا خلافِ سنت ہے۔ اگر ٹیک لگا کر کھانا کھایا جائے تو اس کے تین نقصانات ہیں:۔

☆ کھانا صحیح طور پر چبایا نہیں جائے گا اور اس میں لعاب جس مقدار میں ملنا تھا اور پھر معدے میں جا کر نشاستے دار غذا کو ہضم کرنا تھا، وہ نہیں مل سکے گا جس سے نظامِ انہضام متاثر ہوگا۔

☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے جس سے غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائیگی اور نظامِ انہضام متاثر ہوگا۔

زیادہ کھانے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

سائنسی تحقیق...... جدید سائنس اس وقت بار بار اس بات پر زور دے رہی ہے کہ کم کھائیں، زیادہ دیر زندہ رہیں گے اور بار بار لوگوں کو اس کے فائدے بتائے جاتے ہیں۔ زیادہ کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اس کو پروفیسر رچرڈ بارڈ (ڈیوزبری انگلینڈ) نے ترتیب دیا ہے:۔

دماغی امراض، آنکھوں کے امراض، زبان اور گلے کے امراض، سینے اور پھیپھڑوں کے امراض، دل اور والوز کے امراض، جگر اور پتے کے امراض، شوگر، ہائی بلڈ پریشر، دماغی شریان کا پھٹنا، فالج اور لقوہ، نفسیاتی امراض، ڈپریشن، نچلے جسم کا سن ہونا۔

میرے مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عمل غلاموں کی تعلیم کیلئے ہے۔ لہٰذا یوں سمجھ لیجئے کہ میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو کم کھانے کا حکم فرما کر خطرناک بیماریوں سے بچایا ہے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چودہ سو سال قبل ان بیماریوں کو بھانپ چکے تھے۔

کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کے فوراً بعد سوائے شدید ضرورت پانی نہ پیتے بلکہ کچھ دیر بعد نوش فرماتے۔ (احیاء العلوم، شمائل الرسول)

جدید سائنسی تحقیق...... مشہور ہندو سائنسدان ڈاکٹر کرنل چوپڑا اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھتا ہے کہ میں نے مسلسل تحقیقات کے بعد جب اپنی تحقیق کو عام کیا کہ کھانے کے بعد پانی پینا معدے کے عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ معدے کی اندرونی جھلی کے ورم کا باعث بنتا ہے۔ معدے میں الکلی کی کمی کا باعث بنتا ہے اور بعض اوقات یہی پانی معدے کے امراض کی وجہ سے دل کے امراض کا باعث بنتا ہے تو اسی اثناء میں مجھے ایک مسلمان پروفیسر ملے۔ فرمانے لگے آپ کی تحقیق کی بڑی دھوم ہے لیکن یہ تحقیق کوئی نئی نہیں بلکہ یہ تو صدیوں پہلے ہمارے رہبرِ اعظم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کر دی۔ اس کی بات سنتے ہوئے میں نے اس کی تصدیق چاہی تو پروفیسر نے احادیثِ مبارکہ کی کتب میں مجھے یہ بات دکھا دی۔

کھانے کے بعد خِلال کرنے کی سنت اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف......سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئے اور کلی کرنے کے بعد خلال کرے وہ خوب ہے۔

جدید سائنسی تحقیق......کھانے کے بعد غذائی اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں اور ایک خاص پلازمہ بن کر مسوڑھوں کے تعلق کو ختم کرتے ہیں اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں سے جدا ہوجاتے ہیں۔حتیٰ کہ دانت گر جاتے ہیں۔ اگر ان غذائی ذرّات کو خِلال کے ذریعے دانتوں سے نہ نکالا جائے تو پائیوریا یا ملشورے کا سخت خطرہ ہوتا ہے بلکہ مالخورہ ہوتا ہی اس بے احتیاطی سے ہے اور پھر جب مسوڑھوں میں اس بے احتیاطی سے پیپ پڑ جائے تو یہ پیپ لعاب کے ذریعے معدے میں چلی جاتی ہے اور معدے کے مہلک امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔خاص طور پر معدے کی تیزابیت کی وجہ سے السر کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ایک احتیاط یہ کی جائے کہ جو غذائی ذرّہ منہ سے بغیر خلال نکلے،اس کو نگل یا کھا سکتے ہیں اور جو غذائی ذرّہ خلال کے ذریعے نکلے،اس کو پھینک دیں۔

قیلولہ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

قیلولہ کرنا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔دوپہر کو کچھ دیر سونے کو قیلولہ کہا جاتا ہے۔میرے مولا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کو کچھ دیر قیلولہ فرماتے تھے۔

جدید سائنسی تحقیق......نئی دہلی نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے حوالے سے بتایا ہے کہ دوپہر کی نیند عارضہ قلب یعنی (کارونری ہاٹ ڈیسز) کی وہ شریانیں جو قلب کے اطراف گھومتے ہوئے دل کے تغذیہ کا باعث بنتی ہیں اور جس کی رکاوٹ کے باعث دل کمزور ہوجاتا ہے اور بعض وقت کارونری تھرامبوسس کے جان لیوا دورے پڑتے ہیں،قیلولہ ان سب بیماریوں سے نجات کا موجب ہوتا ہے۔

مزید بتایا کہ یونان کے ڈاکٹروں نے دوپہر کے سونے والے مریضانِ قلب کے تفصیلی معائنے کے بعد بتایا کہ دوپہر کے سونے کی عادت اور مذکورہ عارضہ میں کمی کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ یہ انکشاف برطانیہ کے طبی جریدہ لانسٹ نے کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے تجربہ میں کہا گیا ہے کہ دوپہر میں نصف گھنٹہ کی نیند عارضہ قلب میں تقریباً تیس فیصد کمی کی موجب ہوتی ہے۔ شمالی امریکہ اور جنوبی یورپ میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت نہیں ہے، عارضہ قلب میں مبتلا افراد کی تعداد زیادہ ہے اور منطقہ حارہ کے ممالک میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت عام ہے،اس لئے وہاں مریضوں کی تعداد بہت کم ہے۔

پانی کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ پانی کی قدر و قیمت وہاں محسوس ہوتی ہے جہاں پانی نہیں ملتا۔ پانی ہر کوئی استعمال کرتا ہے۔ اگر ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اسے استعمال کریں تو اس کا استعمال بھی ثواب سے خالی نہ ہوگا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

جدید سائنسی تحقیق...... کھڑے ہو کر پانی پینے میں چند دُشواریاں آتی ہیں۔ پہلی تو یہ کہ اس سے پوری طرح آسودگی نہیں ہوتی۔ دوسری یہ کہ اس سے پانی معدے میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا کہ جگر سے اعضاء تک ان کا حصہ پہنچ سکے۔ تیزی کے ساتھ معدے کی طرف آتا ہے جس سے خطرہ رہتا ہے کہ اس کی حرارت سرد پڑ جائے اور اس میں پیچیدگی پیدا ہو جائے۔ بہر حال ان سب طریقوں سے پانی پینے والے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر اتفاقاً یا بوقتِ ضرورت ایسا ہو بھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کے عادی ہوں تو ان کا معاملہ دیگر ہے۔ اس لئے کہ یہ عادتیں طبیعت ثانیہ بن جاتی ہیں۔

کھڑے ہو کر پانی پینے سے پاؤں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور اگر پاؤں پر ورم آنا شروع ہو جائے تو جسم کے تمام حصوں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینے سے استسقاء ہو جاتا ہے جو ایک بیماری ہے جس میں مریض کا تمام بدن پھول جاتا ہے۔

پانی چوس کر پینا اور جدید تحقیق

☆ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی کا کوئی حصہ ہوائی نالی میں نہ چلا جائے اور نظام تنفس میں نقص نہ پڑ جائے۔

☆ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے معدے کی حرارت پر اثر پڑتا ہے۔

☆ پانی چوس کر پینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ منہ میں اگر کوئی ذرّہ اٹکا ہوا ہو تو وہ دانتوں سے نکل کر صاف ہو جائے گا۔

پانی تین سانس میں پینا اور جدید سائنسی تحقیق

اگر تین سانس میں پانی نہ پیا جائے تو مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہو سکتی ہے:۔

☆ پانی سانس کی نالی میں جا کر نظام تنفس میں اٹک جاتا ہے جس سے بعض اوقات موت واقع ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

☆ اس کا زیادہ نقصان دماغ کے پردوں پر پڑتا ہے کیونکہ پانی کی لہریں دماغ کے پردوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ دماغ میں فلوئیڈ ہے۔ اس کی نسبت پانی سے ہے۔ اگر آہستہ پانی پیا جائے تو مضر اثرات کبھی بھی دماغ پر نہیں پڑیں گے۔

☆ معدے میں فوراً زیادہ مقدار میں پانی چلا جائے تو اسکی اندرونی کیفیت میں پھیلاؤ ہو جاتا ہے اگر یہ پھیلاؤ اوپر کی سطح سے ہو تو دل اور پھیپھڑوں کے نقصان کا خطرہ رہتا ہے۔

برتن میں سانس نہ لینا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جدید سائنسی تحقیق...... اگر پیالے میں سانس لیا جائے تو اس میں خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی نالی میں چلا جائے اور سانس کی گھٹن کا باعث بنے۔ پانی کے اندر جراثیم داخل ہوجاتے ہیں۔ پانی میں سانس لینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی نالیوں میں چلا جائے تو پھر دماغ اور ناک کے پردوں میں ورم کا باعث بن جاتا ہے۔

کھلے برتن میں پانی پینا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ پانی پیا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

جدید سائنسی تحقیق...... انسان کو جب پیاس لگتی ہے تو وہ پانی پیتا ہے اور اگر تنگ برتن میں پیا جائے تو دل کو فرحت حاصل نہیں ہوتی۔ کھلے برتن یعنی پیالے میں پانی پینا چاہیۓ۔ مشہور ریاضی دان فیثا غورث کی کتاب میں اس کا ایک مقولہ ہے، پانی کھلے برتن میں، جوتا چمڑے کا اور آٹا جَو کا، یہ تینوں چیزیں مجھے مل جائیں تو میں آسمانوں کا حساب لگا سکتا ہوں۔

لباس کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

لباس انسان کی ضرورت ہے۔ انسان کچھ عرصہ کھائے بغیر تو رہ سکتا ہے مگر لباس کے بغیر انسان نہیں رہ سکتا۔ پھر کیوں نہ جب مسلمان لباس پہنے تو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق پہنے تاکہ اس کے ظاہری و باطنی فوائد حاصل ہوں۔

سفید لباس اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف وشفاف ہوتے ہیں اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ (نسائی شریف)

جدید سائنسی تحقیق...... رنگ اور روشنی کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر سے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ ماہرین کے کہنے کے مطابق جو سفید لباس پہنے گا تو اسے جلدی گلینڈز کا ورم، پسینے میں مسامات کا بند ہونا، پھپھوند کے امراض جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریاں نہیں ہونگی۔ انہوں نے جلدی الرجی اور ہائی بلڈ پریشر کے شکار مریضوں کو ہمیشہ سفید لباس پہننے کا مشورہ دیا ہے کہ کروموپیتھی کے اصول کے مطابق سفید لباس دماغ اور جلد کا محافظ ہے۔

لباس کی صفائی اور جدید سائنس

حدیث شریف......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں خرابیوں میں لباس کو ستھرا رکھنا اور کم پہ راضی ہونا۔

جدید سائنسی تحقیق......اصل میں میلا کچیلا لباس ویسے ہی برا لگتا ہے اور ہر کوئی گندے لباس سے نفرت کرتا ہے۔ آدمی کا لباس اس کی پہچان ہوتا ہے۔ الغرض کہ میلا کچیلا لباس فطرت کے مطابق ناپسندیدہ ہے۔

معاشرتی انسان اگر ناصاف اور گندے میلے لباس کو پہن کر لوگوں سے ملے گا تو معاشرے میں اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور یہ نگاہ طرفین کو نفسیاتی امراض میں مبتلا کرتی ہے۔

اس کے ناصاف لباس پر عفونت اور گندگی کے انواع و اقسام کے جراثیم لگے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض جراثیم مرض کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جس سے پورے معاشرے میں بیماریاں پھیل کر ماحول اور فضاء کو مکدر کر سکتی ہیں۔

عمل طہارت اسلام ہی نے یورپ کو دیا ہے حالانکہ یورپ کی تاریخ میں یہ بات واضح ہے کہ یہ لوگ مہینوں غسل نہیں کرتے تھے کیونکہ برفانی لوگ اس لئے زیادہ بیرونی صفائی پر زور دیتے ہیں اور جسم کی عفونت اور سرانڈ ختم کرنے کیلئے صرف باڈی اسپرے پر اکتفا کرتے ہیں۔

عورتوں کے باریک لباس کے نقصانات اور جدید سائنس

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنمیوں کے دو گروہوں کو میں نے دیکھا (یعنی میرے بعد ظاہر ہوں گے) کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جو بیلوں کے دموں کی طرح کوڑے لئے پھرتے ہونگے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے۔ ایسی عورتیں ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی۔ غیر مرد کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔ اس کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کے سر ایسے پھولے ہوئے ہوں گے، جیسے بڑے بڑے اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوتے ہیں۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہونگی اور جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات...... ڈاکٹر بیٹر کی وارننگ...... مذکورہ ڈاکٹر روحانیت کا بڑا محقق ہے۔ لیڈ بیٹر کے مطابق جس لباس سے نسوانی جسم کی جھلک نظر آئے، اس جسم سے میں نے غلیظ اور نسواری لہروں کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔

الیکٹرو لائٹ ریز کے نقصانات

سورج میں موجودہ الیکٹرو لائٹ ریز سخت گرمی میں جلد اور جسم کیلئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ اگر لباس موٹا ہو تو یہ شعاعیں لباس سے باہر رُک جاتی ہیں اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں جلد کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

سبق...... محترم حضرات! افسوس کے ساتھ یہ بات کہی جا رہی ہے کہ آج کل عورتیں باریک لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ باریک لباس پہن کر باریک سا دوپٹہ گلے میں ڈال کر گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ گھومتی ہیں جس سے مرد ان کی طرف مائل ہوتے ہیں انہی عورتوں کے بارے میں حدیثِ مبارکہ میں فرمایا گیا کہ کپڑے پہنے ہوئے ننگی عورتیں کیونکہ باریک لباس میں جسم چھلکتا ہے۔ یہ ہمارے مردوں کا کام ہے کہ وہ عورتوں کو ان کاموں سے روکیں۔ عورت کی بے پردگی مرد کی بے غیرتی کی علامت ہے۔ باریک لباس اسلامی اور سائنسی دونوں اعتبار سے نقصان دہ ہے۔

تنگ لباس کے نقصانات اور وبال' سائنسی تحقیق

تنگ لباس اور فزیالوجی

تنگ لباس سے لوکل مسلز مردہ اور کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ باہر کے مسلز میں جیسے حرکت ہوتی ہے، ایسے ہی اندرونی باریک مسلز ہوتے ہیں اور ان میں بھی حرکت ہوتی ہے۔ جیسا کہ سوئی اگر جلد کے اندر چلی جائے تو وہ ان باریک مسلز کی حرکت کی وجہ سے کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے۔

مسجد میں داخلے کا طریقہ اور سائنسی تحقیق

سنت طریقہ...... مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ یہ ہے۔ سب سے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھا جائے پھر دعا پڑھی جائے اور مسجد سے نکلتے وقت اُلٹا پاؤں مسجد سے نکالا جائے پھر دعا پڑھی جائے۔

سائنسی تحقیق...... موجودہ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی سیدھا پاؤں آگے بڑھائے گا اور اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ آگے کی جانب گرتا ہے اور اُلٹا پاؤں آگے بڑھائے اور اس کی موت واقع ہوجائے تو وہ پیچھے کی جانب گرتا ہے۔

سنت کی حکمت

اللہ اکبر! سنت کی حکمت دیکھئے۔ جب آپ سیدھا پاؤں مسجد میں داخل کریں اور موت آجائے تو آپ کا وصال مسجد میں ہوگا اور باہر نکلتے وقت الٹا پاؤں آگے بڑھایا جائے اور موت واقع ہوجائے تو بھی آپ کا وصال مسجد میں ہوگا۔

سونے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

اللہ اللہ! کیا سونا تھا میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ رات کے اکثر حصے میں تو اپنی گنہگار اُمت کیلئے دعائیں کرتے تھے۔ رو رو کر گزار دیتے۔ کچھ دیر سوتے، وہ بھی اُمت کو سونے کا سلیقہ سکھانے کی خاطر۔ عظمتیں، شفاء اور صحت مندی بخشنے کیلئے میرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سونے کا طریقہ ثمرات اور برکات سے بھرپور ہے۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ موجودہ سائنس اس بات کی تائید کرتی ہے۔

سیدھی کروٹ لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک اپنے سیدھے رُخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔

جدید سائنسی تحقیق...... دِل اُلٹی جانب ہے۔ اگر الٹی طرف لیٹیں تو مندرجہ ذیل عوارضات کا قوی خطرہ ہوتا ہے۔ دل کے امراض پیدا ہوجاتے ہیں کیونکہ بائیں کروٹ لیٹنے سے معدے اور آنتوں کا بوجھ دل پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے دورانِ خون اور دل کی حرکت میں کمی پیدا ہوجاتی ہے۔ نیند کے بارے میں ممبئی، ہسپتال کے تجربات (ممبئی آڈیٹوریم) ڈاکٹر لال شرمانے کیے ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جن مریضوں کو مسلسل سیدھی کروٹ سلایا گیا، وہ مریض بہت جلد صحت یاب ہوگئے اور جن مریضوں کو اُلٹی کروٹ سونے دیا گیا، وہ بے چین ہی رہے۔ جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ سیدھی طرف سونا دل اور معدے کے امراض سے بچاتا ہے حتیٰ کہ بے ہوشی سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

زمین پر سونا اور جدید سائنسی تحقیق

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنایا ہے۔ بقول آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں مگر میں نے اس کو پسند کیا کہ آج کھاؤں اور کل اپنے ربّ جل جلالہ سے مانگوں۔ باوجود اس شان کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چٹائی پر سوتے تھے۔ اگر چٹائی نہ ہوتی تو زمین پر بھی لیٹ جایا کرتے تھے۔

زمین پر سونے کے متعلق جدید تحقیق

جدید تحقیق کے مطابق زمین پر بیٹھنے اور سونے سے نہ صرف بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے بلکہ موٹاپا بھی نہیں آتا اور پیٹ بھی نہیں بڑھ سکتا۔ زمین پر سونے سے غرور و تکبر جیسی بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

نرم بستر کا استعمال اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سونے اور آرام کرنے کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

ڈاکٹر نکس وزیٹر کی سائنسی تحقیق

ڈاکٹر صاحب نے آرام دہ اور نرم بستر کے مندرجہ ذیل نقصانات بتائے ہیں:۔

☆ ایک چست اور چلتا پھرتا انسان جب آرام دہ بستر استعمال کرتا ہے تو اس کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور وہ تمام زندگی کے معمولات میں سست پڑ جاتا ہے۔

☆ بہت زیادہ نرم بستر گردوں پر برا اثر ڈالتا ہے حتیٰ کہ گردوں کی نالیوں میں پیچیدہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ آرام دہ بستر ریڑھ کی ہڈی کو بہت نقصان پہنچاتا ہے اور میرے مشاہدہ میں ایسے مریض ہیں جو آرام دہ بستر کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے مریض بن گئے۔

☆ بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں۔ اگر انہیں نرم بستر استعمال کروایا جائے تو ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور پوری زندگی معذوری ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

☆ آرام دہ بستر کمر کے درد کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ کمر اور پشت کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اگر مسلسل نرم بستر استعمال کیا جائے تو یہ درد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

دونوں جہاں کے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چٹائی پر سوتے تھے۔ بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھول سے زیادہ نازک جسم اطہر پر نشان پڑ جاتے۔

بستر کا جھاڑنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بستر پر لیٹے تو اندر کی طرف چادر اور بستر جھاڑ لے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے نیچے کیا ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

جدید تحقیق...... ایک صاحب کا واقعہ ہے کہ سردی کے موسم میں ان کے بستر میں رضائی کی گرمی کی گرمائش کی وجہ سے سانپ چھپ گیا۔ جب وہ سونے کیلئے لیٹے تو اس سانپ نے انہیں ڈس لیا' جس کی وجہ سے وہ صاحب فوت ہوگئے۔

اس طرح سے بے شمار خطرات ہیں۔ لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ بستر پر جانے سے قبل بستر کو جھاڑ لینا چاہئے۔ کم از کم تین مرتبہ بستر کو جھاڑ لینا چاہئے تاکہ کوئی موذی جانور یا چھوٹا موٹا جانور آپ کے جسم کے کسی حصے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

اُلٹا لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک اُلٹے سونے والے پر ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیر مبارک مار کر فرمایا کہ اُٹھو یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔

جدید سائنسی تحقیق...... اوندھے منہ لیٹنے سے تمام اعضاء ہضم اور اعضائے رئیسہ اوندھے اور بے ترتیب ہوجاتے ہیں۔ اس کا سب سے پہلا نقصان دماغ پر پڑتا ہے۔ لہریں اپنی ترتیب سے ہٹ کر دوسرا منفی رُخ اختیار کرلیتی ہیں۔ حالانکہ وہ مسلسل مثبت انداز سے انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ جب یہ لہریں منفی آتی ہیں تو آدمی کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔

حتیٰ کہ ماہرین نفسیات کے مطابق ایسے شخص کی زندگی کا رُخ بھی اپنی ترتیب سے ہٹ جاتا ہے اور وہ اُلٹی سوچ کا حامل ہوجاتا ہے اُلٹے لیٹنے سے پیٹ بھی پھول جاتا ہے۔ حالانکہ آپ دُبلے پتلے ہیں۔ اگر اُلٹے لیٹتے ہیں تو آپ کا پیٹ پھول جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اُلٹا نہیں لیٹتے تو ہم کو نیند نہیں آتی۔ ہماری اُلٹے لیٹنے کی عادت ہوگئی ہے ان کو ان تحقیقات کے بعد ذرا سوچنا چاہئے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کس قدر فوائد سے بھرپور ہے۔

باوُضو سونا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح نماز کیلئے وضو کرتے ہو اور پھر سیدھے پہلو پر لیٹو۔ (بخاری و مسلم)

جدید سائنسی تحقیق...... نیند اصل میں آرام کا وقت ہے۔ آرام اور سکون کیلئے وضو بہت ضروری ہے جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ وضو اعضاء کو تعدیل میں لاتا ہے۔ وضو سے خرابی اور بے سکونی کا معقول علاج ہے۔ وضو ڈپریشن کا فوری علاج ہے۔ اس سکون کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وضو کر کے سویا جائے۔

وضو کر کے اگر پاک صاف ہو کر ذِکر اللہ کر کے سویا جائے تو سکون اور چین کی نیند آتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری زندگی کی آخری رات ہو مگر افسوس کہ ہم فلمیں ڈرامے دیکھ کر اُلٹے سو جاتے ہیں اور بعض لوگ تو فلمیں اور بیہودہ ڈانس دیکھتے دیکھتے ہی سو جاتے ہیں۔ ٹی وی اور وی سی آر بند کرنا بھی انہیں یاد نہیں رہتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بیماریاں آتی ہیں۔ سکون ہمارے گھر سے چلا گیا ہے۔ یاد رکھئے! سکون صرف اور صرف تعلیماتِ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے۔

بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونا اور تحقیق

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونے کی ممانعت فرمائی۔

جدید تحقیق...... اوّل تو رات کو آدمی پیشاب وغیرہ کیلئے اُٹھے اور اندھیرے میں پتا نہ چلے تو وہ چھت سے گر کر جاں بحق ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ بعض افراد کو سونے میں چلنے کی عادت ہوتی ہے' لہٰذا اگر وہ بغیر مُنڈیر والی چھت پر نیند میں چلا تو پھر جان ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ سوم یہ کہ بعض افراد کی نیند بہت گہری ہوتی ہے اور وہ لیٹے لیٹے کہاں سے کہاں نکل جاتے ہیں۔ ایسے افراد کیلئے بھی بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونا خطرے سے خالی نہیں۔ اسی لئے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

عمامے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

افسوس کہ غیر مسلم اپنا شعار چھوڑتے نہیں اور مسلمان اپنا شعار اپناتے نہیں۔ اے مسلمانو! ہمارے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ عمامہ وہ عظیم سنت ہے جس کے فوائد موجودہ سائنس بھی مانتی ہے۔

حدیث شریف......سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمامہ باندھو، تمہارا حلم (بُردباری) بڑھے گا۔ (حاکم، طبرانی)

جدید تحقیق......عمامہ باندھنے سے متعلق فوائد جو سائنسی تحقیق نے بیان کئے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ فزیالوجی کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب حرام مغز محفوظ رہے گا تو جسم کا اعصابی نظام اور عضلاتی نظام دُرست اور منظم رہے گا اور ایسا عمامے کے شملے میں ممکن ہے۔

☆ عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے ایسے آدمیوں کو سرسام کے خطرات بہت کم رہتے ہیں۔

☆ عمامے کا شملہ ریڑھ کی ہڈی کے ورم سے بھی بچاتا ہے۔

☆ دردِ سر کیلئے عمامہ شریف بہت مفید ہے۔ جو عمامہ باندھے گا، اسے دردِ سر کا خطرہ بہت کم ہو جائے گا۔

☆ عمامہ شریف دماغی تقویت اور یادداشت بڑھانے میں موجب اثر ہے۔

☆ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی جائے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔

☆ جو آدمی عمامہ شریف باندھے گا، وہ لو لگنے سے بچ جائے گا۔

☆ جمالیاتی نقطۂ نظر سے بھی عمامہ چہرہ کو بارُعب اور پُرکشش بنا دیتا ہے۔

☆ جنگ اور زلزلوں کی فلاک شگاف آوازوں یا طوفانی باد و باراں کی کڑک سے کانوں کو صدموں سے بچانے کیلئے عمامہ کا استعمال نہایت مفید رہتا ہے۔ چنانچہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کیلئے منہ کے بل لیٹ کر سر اور چہرہ کو ڈھانکنے کے احکام دیئے جاتے ہیں۔ اگر سر پر عمامہ کی سنت رہے تو ہم ان تمام خطرات سے بیک وقت بچ سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس پیاری سنت میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

روسی ماہر کا عمامے اور ٹوپی کے متعلق بیان

مشہور روسی ماہر نے بالوں کے گرنے سے متعلق لکھا ہے کہ پگڑی اور اوڑھنی یا بغیر ٹوپی کے ننگے سر چلنا بالوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

ننگے سر بالوں پر براہِ راست دھوپ کی گرمی، سردی کے اثرات سے نہ صرف بال بلکہ پورا چہرہ اور دماغ بھی متاثر ہوتا ہے جس سے صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

مشہور شاعر اکبر الہ آبادی کی کہاوت

ہندوستان کے مشہور شاعر اکبر الہ آبادی اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ باندھے رکھا، انگریزوں کے رسم و رواج کی ڈھول ان کے دماغ پر اثر انداز نہ ہو سکی مگر جب سے مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ چھوڑا ہے، انگریزوں کے طور طریقے ان کے ذہنوں پر سوار ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا مسلمان پتلون میں شرٹ ڈال کر گلے میں ٹائی کا پھندا ڈال کر اور پیروں میں چمکدار جوتے پہن کر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ عمامے اور ٹوپی والے شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

داڑھی مُنڈوانا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف......سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو اور یہود و نصاریٰ کے خلاف کرو۔ (بیہقی شریف)

داڑھی رکھنا فطرت میں سے بھی ہے' مسلمان کا زیور بھی ہے۔ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ ایک مٹھی سے کم کرنا یعنی خشخشی داڑھی رکھنا بھی حرام ہے۔ اسکے علاوہ آج کل فرنچ کٹ داڑھی رکھی جاتی ہے' یہ داڑھی کا مذاق ہے۔ سنت طریقہ داڑھی رکھنے کا ایک مٹھی ہے۔ یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت میں سے ہے۔ اس کو منڈوانے کے بے شمار نقصانات ہیں جس پر سائنس نے تحقیق کی ہے۔

داڑھی منڈوانے کے نقصانات اور جدید انکشافات

شیو سے جتنا زیادہ جلد کو نقصان پہنچتا ہے' شاید جسم کے کسی حصے کو پہنچتا ہو۔ دراصل شیو کا نشتر جلد کو مسلسل رگڑتا رہتا ہے اور ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ چہرے پر ایک بال بھی نہ ہو کہ چہرے کو حسن و نکھار میں کمی واقع نہ ہو۔ اب بار بار ایک تیز استرے، یا بلیڈ سے جلد کو چھیلا جاتا ہے جس سے چہرے کی جلد حساس ہوجاتی ہے اور طرح طرح کے امراض کو قبول اور حصول کی صلاحیت پیدا کرلیتی ہے۔

کند استرا یا بلیڈ چہرے پر پھیرنے میں زیادہ طاقت استعمال کرنی پڑتی ہے جس سے جلد مجروح ہوجاتی ہے۔ یہ زخم آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن ان کی جلن کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ جب جلد پر کوئی خراش آجائے تو جراثیم کو داخلے کا ذریعہ مل جاتا ہے۔ اس طرح داڑھی مونڈھنے والا طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

چہرے پر پہلے معمولی پھنسیاں نکل سکتی ہیں پھر (Impeigo) کے علاوہ ایک خصوصی جلدی سوزش جسے حجام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی (Barbac Sycosis) جیسی خطرناک جلدی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ بعض ایسی خطرناک اچھوتی بیماریاں چہرے پر اور پھر اس کے ذریعے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں' وہ بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں۔ چہرے پر مسوں کا نکل آنا......کیل اور چھائیاں کا ہوجانا......ناک پر دانے' کیل اور مہاسے کا نکل آنا، عام پھوڑے، پھنسیوں کا ہوجانا......ایگزیما ہونا......پتی اچھلنا' الرجی وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب نقصانات دنیاوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے کہ قیامت کے دن اس کا کیا عذاب ہوگا کیونکہ داڑھی منڈوانا یہودیوں کی سی صورت بنانے کے مترادف ہے۔ اگر کل قیامت کے دن ہم سے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا تو ہمارا کیا ہوگا؟؟؟

ختنہ کرنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں (علیہم السلام) کی سنت ہیں: (۱) ختنہ کرنا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (٤) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق...... ڈاکٹر واچر نے ختنہ کے متعلق تحقیق میں وضاحت کی ہے:

☆ جس کی ختنہ ہو وہ شرمگاہ کے سرطان سے بچ جاتا ہے۔

☆ ختنہ کے نہ کرنے سے پیشاب کی بندش، گردی کی پتھری کے خطرات موجود رہتے ہیں۔

☆ ختنہ سے مرد غیر ضروری شہوت اور خیالات کے انتشار سے بچ جاتا ہے۔

☆ بعض خطرناک بیماریوں کے جراثیم عضو خاص کے گھونگھٹ میں پھنس کر اندر ہی اندر بڑھنا شروع ہوجاتے ہیں جس سے عضو خاص کا اگزیما خارش اور الرجی ہوجاتی ہے۔

بعض لوگ ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ ختنہ نہ ہونے کی وجہ سے اولاد سے محرومی ہوجاتی ہے۔ قوتِ باہ میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور طرفین نشاط اور سرور سے محروم رہتے ہیں جوان کا انسانی حق ہے۔ اطباء اور بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بچے کے ختنہ نہ کیے ہوئے ہوں اور وہ مرض ام صبیان جس میں بچہ بیہوشی کے خطرناک دوروں میں مبتلا ہو تو ختنہ کردینے سے جلد شفایاب ہوجاتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی علاج غیر مختون مریض بچے کا نہیں ہے۔ اس کھال کی موجودگی میں یہ حصہ بدن کا نہایت حساس ہوتا ہے جس کا اثر بلوغت کے وقت محسوس ہوتا ہے۔ اس کے کٹ جانے سے نرمی میں کمی آجاتی ہے۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چلنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف......حضرت سعید جریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، الحمدللہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید اور نمکین حسن والے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اُتر رہے ہیں۔ (ابوداؤد)

جدید سائنسی تحقیق......ڈاکٹر کلیم خان نے اس موضوع پر وسیع ریسرچ کی ہے۔ ان کے مطابق سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے کے انداز میں پاؤں کے پنجوں پر وزن زیادہ پڑتا ہے۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں:۔

☆ جو شخص اس انداز سے چلے گا وہ کبھی جوڑوں کا مریض نہیں بن سکتا۔

☆ پہلے اس انداز سے چلنے کی مشق کرے پھر چلنا شروع کرے۔ لمبے سفر میں نہیں تھکے گا۔

☆ یورپین سیاحوں کی معلوماتی کتابوں میں یہ بات واضح ہے کہ اگر آپ کا سفر لمبا اور طویل ہے تو پاؤں کے پنجوں پر وزن دیکر قدرے جھک کر چلو۔ سفر جلدی طے ہو جائے گا۔

☆ اس انداز سے چلنے والوں کی نگاہ تیز ہوتی ہے۔

☆ اعصابی کھچاؤ اور بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔

پیدل چلنا اور جدید تحقیق

سرکارِاعظم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلا کرتے تھے۔گھوڑے اور دراز گوش پر بھی کبھی سواری فرماتے تھے مگر اکثر پیدل چلا کرتے تھے علماء حدیث فرماتے ہیں کہ کبھی سواری کی لگام تھام کر پیدل چلنا چاہئے یعنی مقصد آدمی کا پیدل چلنا ہے۔آج اس نعمت کو چھوڑ کر ہم پریشان ہیں۔تمام یورپ پیدل چلتا ہے اور مزید پیدل چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اونچی ایڑھی کے جوتے کے نقصانات اور جدید تحقیق

عورتوں کو اونچی ایڑھی کے سینڈل اور جوتے پہننے کا شوق ہے اور وہ نہیں جانتیں کہ اس سے ان کے پاؤں' ٹانگوں اور پورے جسم کی ساخت کو کیسے نقصان پہنچتے ہیں۔آج کل فیشن کی خاطر اونچی ایڑیوں کے تنگ جوتے عام طور پر پہنے جاتے ہیں۔

تنگ جوتوں اور سینڈلوں سے پاؤں اور ٹانگوں کے بعض حصوں میں دورانِ خون میں رُکاوٹ پڑتی ہے اور پاؤں' پنڈلیاں' ٹانگیں اور کبھی کبھی کمر میں درد ہوتا ہے۔اس کے نتیجے میں وَرم درید اور دلمہ رگ کے عارضے بھی ہو جاتے ہیں یعنی ٹانگوں یا پیروں کی رگوں میں خون کے لوتھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر خواتین ایسی جوتیاں پہننا چھوڑ دیتی ہیں' جلد ہی ان کی ایسی شکایات کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔

ناخُن تراشنا اور جدید سائنسی تحقیق

ناخن تراشنا سرکارِاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ ناخن ہر کوئی کاٹتا ہے اگر سنت کے مطابق کاٹے اور سنت کی نیت کرلے تو سنت کا بھی ثواب ملے گا۔

جدید سائنسی تحقیق......ناخنوں کی صفائی کے بارے میں ایک رسالے سوشل میڈیسن میں ڈاکٹر سیل اور یارک نے لکھا ہے کہ نسل انسانی میں اس کا استعمال محدود اور ان کا صاف نہ رہنا بڑا پرخطر ہوا کرتا ہے اس لئے ناخن جراثیم کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی بیماریوں مثلاً ٹائیفائیڈ' اسہال اور پیچش' ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے اور ورم پیدا کرنے والے جراثیم کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سیل لکھتے ہیں کہ بڑھے ہوئے ناخن مضرِ صحت ہوتے ہیں بعض لوگ اپنے ناخن اپنے دانتوں سے کترتے ہیں' یہ ایک گندی عادت ہے۔ناخنوں کو ہمیشہ ان کی قدرتی حدود پر قائم رکھنا چاہئے۔

پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخن میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھیلتے پھولتے رہتے ہیں۔

تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں' وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہے اور ایسی عورتیں نفسیاتی امراض کا زیادہ شکار ہونگی حتیٰ کہ ایک ماہر نفسیات کے بقول ناخن بڑھانا اتنا خطرناک ہے کہ انسان کو اتنا نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے کہ وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

ناخن پالش کی لعنت اور سائنسی انکشافات

کروموپیتھی کا اصول...... کروموپیتھی کے ماہرین کے مطابق رنگ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان جس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے تو اس کا اثر زندگی پر غالب ہوتا ہے چونکہ اکثر ناخن پالش سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ رنگ اشتعال غصہ اور بلڈ پریشر ہائی کرتا ہے' اس لئے وہ لوگ جو پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہوں' ان کے امراض میں فوری اضافہ ہوجاتا ہے اور صحت مند آدمی بھی آہستہ آہستہ ان امراض کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

انسانی صحت اور تندرستی کیلئے ہر رنگ کا ایک منفرد مزاج ہوتا ہے۔ موجودہ فیشن نے مختلف ناخن پالش کے استعمال کی ترغیب دی ہے ان مختلف رنگوں کی الرجی عام آدمی کیلئے بھی ناقابل برداشت ہے تو کیا ایک مریض برداشت کرسکے گا؟

ناخن پالش ناخن کے مسامات کو بند کردیتی ہے۔ مزید چونکہ ناخن پالش میں رنگدار کیمیکل ہوتے ہیں اس لئے کیمیکل بے شمار امراض کا باعث بنتے ہیں۔ خاص طور پر اس کا جسم کے ہارمونز سسٹم پر بہت برا اثر پڑتا ہے جس سے خطرناک زنانہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

محترم حضرات! یہ لعنت عورتوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ انکو ان کاموں میں بالکل دیر نہیں لگتی۔ ذرا بھی خوشی کا موقع ہو فوراً ہی ناخن پالش لگاتی ہیں۔ نیل پالش کے نقصانات آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

اب دینی نقصانات پڑھیے کہ نیل پالش کو اگر دھو بھی لیا جائے تو اسکے اجزاء ناخنوں کی تہہ میں جم جاتے ہیں جس سے وضو نہیں ہوتا اگر غسل فرض ہوجائے تو غسل بھی نہیں ہوگا اور غسل نہ ہوا تو ہماری نمازوں کا کیا بنے گا اور اگر عورت اسی حالت میں مرگئی تو نہ جانے کیا آفت آئے کیونکہ ناخن پالش میں اسپرٹ ڈالی ہوتی ہے جو کہ ایک قسم کی شراب ہے اور یہ حرام ہے۔ کچھ خواتین ایسی ہوتی ہیں کہ ناخن پالش وضو کرنے کے بعد لگاتی ہیں کہ نماز ہوجائیگی مگر جب اس میں شراب ملی ہوگی تو حرام چیز کیساتھ نماز پڑھنا گناہ ہے۔

لہٰذا اس قسم کے فیشن سے اجتناب کرنا چاہئے کہ ہم ایسا کام ہی کیوں کریں کہ جس سے اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو۔ اس لئے ہماری ماؤں' بہنوں کو اس قسم کی چیزیں لگانے سے بچنا چاہئے کیونکہ اس کا دنیا میں بھی نقصان ہے اور آخرت میں بھی نقصان ہے۔

نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

نکاح کرنا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نفقہ اور مہر کی طاقت رکھتا ہو' اسے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو بہت روکنے والا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور تم میں سے جو شخص اس کی طاقت نہ رکھے' اس کو چاہئے کہ وہ روزے رکھے۔ اسلئے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

ڈاکٹر واچر لوہک کے انکشافات...... ڈاکٹر واچر لوہک سڈنی کے عظیم معالج ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر بلوغت کے بعد شادی میں دیر کی جائے تو جسمانی جنسی ہارمونز کی طبیعی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں غدہ فوق اکلیہ (Adrend Glands) کی رطوبت میں کمی واقع ہو کر جسمانی ہیجان میں پہلے سے زیادہ آہستہ آہستہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔

بلوغت کے بعد شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرتی برائیاں پھیلنے کے خطرات بڑھتے ہیں۔ اگر شادی ہو بھی جائے تو پھر بھی وہ برائیوں کی عادت ختم نہیں ہوتی۔ یوں وہ معاشرہ روز بروز خراب ہو جاتا ہے۔

اس وقت معاشرتی برائیوں کی بنیادی وجہ نوجوان نسل میں جذباتی اور جنسی رُجحان ہے اور شادی اسی رجحان پر قابو پانے کا بہترین نسخہ ہے لیکن رواج اور فیشن کی زندگی نے شادی کو مشکل اور زِنا کو آسان بنا دیا ہے۔ پورا یورپ جنسی سکینڈلوں میں مبتلا ہے۔ یورپ کے صدر وزیر اعظم سے لیکر ہر آخری آدمی جنسی گمراہی میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اسلام ایک مسیحا مذہب ہے۔ اسکی ہر ایک ایک شق راہِ مستقیم ہے نہ کہ راہِ ضلالت۔ والدین کو چاہئے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اپنی اولاد کی شادی کر دیں تاکہ وہ برائیوں کی طرف نہ جائیں۔

آبادی کی روک تھام کی مذمت اور جدید سائنس

حدیث شریف...... ابوداؤد، نسائی وحاکم میں معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے عزت و مال و منصب ایک عورت میں پائے مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا۔ کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوکر عرض کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہوکر پھر عرض کیا۔ ارشاد فرمایا کہ ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی' بچے جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور (دوسری) اُمتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں گا۔

جدید تحقیق...... ہماری تمام طاقتیں اس پر استعمال ہورہی ہیں کہ نسلوں کو کم کیا جائے اور اُلٹے سیدھے اِشتہارات دیئے جاتے ہیں کہ آبادی میں کمی کی جائے۔ حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے جس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر افسوس کہ اُلٹی سیدھی دوائیاں کھلا کر عورتوں کو ان کی نسلوں کو بانجھ کیا جارہا ہے۔ مشاہدات اور تجربات کے مطابق جو خواتین بچوں کو کم کرنے کیلئے ادویات استعمال کرتی ہیں' ان کی صورتِ حال کچھ یوں ہوتی ہے:۔

ایک گائنا کالوجسٹ میڈی کیون (میکسیکو امریکہ یونیورسٹی کی چیف) نے خواتین کو انتباہ کیا ہے کہ خبردار اگر بچے کم کرنے کیلئے ادوات کا سہارا لیا تو بے شمار بیماریاں تمہارا دامن تھام لیں گی۔ پھر یہی نہیں کہ تم مسلسل بیمار ہوجاؤ گی بلکہ کینسر کا خطرہ تمہارے سروں پر منڈلاتا رہے گا۔ عالمی ادارہ صحت W.H.O نے خواتین کے بریسٹ اور انجائنا کے اسباب میں ان ادویات کے استعمال کو دخل ہے۔ رپورٹ کے مطابق جو خواتین ایسی ادویات مسلسل استعمال کرتی رہیں گی' وہ کسی نہ کسی وقت کینسر میں مبتلا ہوسکتی ہیں۔ اس میں بے ہوشی کے دورے' غصہ جیسے مرض ہوسکتے ہیں۔ یہ بالکل بے معنی ہے۔ اس سے بچنا چاہئے کیونکہ کوئی عقلمند ذہن اس قسم کی ادویات کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے علاوہ ٹی وی پر چابی والی گولیاں اور سبز ستارہ وغیرہ کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے یہ بہت بے پردگی کی بات ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے کہ عورت عورت کیلئے بھی پردہ ہے جب کہ اس اُلٹے سیدھے کام میں بہت بے پردگی ہے۔ ہمارے لئے حدیث شریف پر عمل کرنا زیادہ دُرست ہے' نہ کہ سبز ستارہ والوں کی بات پر اور پھر میڈیا بھی اس کام کو بڑھ چڑھ کر پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا بچہ اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اپنے پروردگار کی طرف سے۔

زنا کی آفت اور جدید انکشافات

نکاح ایک واحد علاج ہے جو انسان کو شہوانی وسوسوں اور شہوت پرستی سے بچالیتا ہے۔ اگر والدین اولاد کو صحیح تربیت نہ دیں اور اس کا علاج بالغ ہونے کے بعد جلد از جلد نہ کردیں تو پھر انسان دو بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ پہلی بیماری وہ زِنا کا عادی ہوجاتا ہے یا پھر وہ اپنی جوانی اپنے ہاتھوں سے ضائع کردیتا ہے۔ ان دونوں بیماریوں کو بہت خطرناک کہا گیا ہے۔

زِنا کاری ایک سخت گناہ ہے اور یہ وہ بیماری ہے جس میں ہزاروں لوگ مبتلا ہیں۔ سب سے زیادہ یہ بیماری یورپی ممالک میں پائی جاتی ہے۔ ان کے نزدیک یہ کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ مسلمانوں کو اسلام نے اس بیماری کی طرف جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے آخرت کا ہی نہیں بلکہ دُنیاوی نقصان بھی بہت زیادہ ہے جو کہ زنا کار اپنی زندگی میں دیکھتا ہے۔ زنا کی نحوستیں زنا کار پر ہمیشہ رہتی ہیں جسے زنا کار خود بھی محسوس کرتا ہے۔

حدیث شریف..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زِنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ پکڑنا اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اُٹھا کر چلنا ہے اور دل کا زنا یہ کہ (شہوت سے) وہ خواہش کرتا ہے اور طمع کرتا ہے (حتیٰ کہ زِنا ہوجاتا ہے جو کہ حرام ہے)۔ (مسلم شریف)

یورپ میں زنا کی تباہ کاریاں اور بربادیاں

امریکہ......جج بن لنڈ سے جسکوڈ نور کی عدالت جرائم اطفال میں صدر ہونے کی حیثیت سے امریکہ کے نوجوانوں کی اخلاقی حالت سے واقف ہونے کا بہت زیادہ موقع ملا ہے۔اپنی کتاب (Rovolt of Modern Youth) میں لکھتا ہے کہ امریکہ میں بچے قبل از وقت بالغ ہونے لگے ہیں اور کچی عمر میں ان کے اندر منفی احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس نے نمونے کے طور پر 312 لڑکیوں کے حالات کی تحقیق کی' تو معلوم ہوا کہ ان میں 256 ایسی تھیں جو کہ گیارہ اور تیرہ برس کی درمیانی عمر میں بالغ ہو چکی تھیں اور ان کے اندر ایسی منفی خواہشات اور جسمانی مطالبات کے آثار پائے جاتے تھے (جو کہ ایک اٹھارہ برس اور اس سے بھی زیادہ عمر کی لڑکی میں ہونا چاہئے) ڈاکٹر ایڈتھ ہوکر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۸۲ تا ۸۶ میں لکھتی ہیں کہ نہایت مہذب اور دولتمند طبقوں میں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ سات آٹھ برس کی لڑکیاں اپنے ہم عمر لڑکوں سے عشق و محبت کے تعلقات رکھتی ہیں جن کے ساتھ بسا اوقات مباشرت بھی ہو جاتی ہے۔

خواہش کی کثرت......امریکہ میں جن عورتوں نے زنا کاری کو مستقل پیشہ بنالیا ہے' ان کی تعداد کم از کم چار پانچ لاکھ کے درمیان ہے مگر امریکہ کی بیوہ کو ہندوستان کی بیوہ پر قیاس نہ کر لیجئے وہ خاندانی بیوہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی عورت ہے جو کل تک کوئی آزاد پیشہ کرتی تھی' بری صحبت میں خراب ہوگئی اور قحبہ خانے میں آ بیٹھی۔ چند سال یہاں گزارے گی، پھر اس کام کو چھوڑ کر کسی دفتر یا کارخانے میں ملازم ہو جائے گی۔

تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی پچاس فیصد لڑکیاں ہسپتالوں' دفتروں اور دکانوں کی ملازمتیں چھوڑ کر آتی ہیں۔ عموماً پندرہ اور بیس سال کی عمر میں یہ پیشہ شروع کیا جاتا ہے اور پچیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ عورت کل بیوہ تھی' قحبہ خانے سے منتقل ہو کر کسی دوسرے آزاد پیشہ میں چلی جاتی ہے' اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں چار پانچ لاکھ بیواؤں کی موجودگی درحقیقت کیا معنی رکھتی ہے۔

دیکھا کہ سب سے پہلے یہ بیماری شہوت سے دیکھنے اور چھونے سے پیدا ہوتی جس کی صداقت کی گواہی سائنس نے بھی دی کہ اگر ہم اس بیماری کو قریب ہی نہ آنے دیں' مطلب یہ کہ شہوت کے ساتھ دیکھنا اور چھونا چھوڑ دیں تا کہ زنا کاری تک نوبت نہ پہنچے۔

برباد جوانی اور جدید سائنسی انکشافات

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ملعون فرمایا جو اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے ہیں۔

جدید سائنسی انکشافات......موجودہ سائنس اور ڈاکٹر رپورٹ بھی کہتی ہے کہ اپنے ہاتھوں سے جوانی ضائع کرنا یعنی منی نکالنا بے شمار بیماریوں کو جنم دیتا ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے:۔

☆ تھوڑا کام کرنے کے بعد تھکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

☆ وزنی چیز اُٹھانے سے قطرہ نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

☆ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا۔

☆ صبح اُٹھنے کے بعد جسم ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

☆ جسم پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔

☆ چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔

☆ کمزوری اور غم بڑھ جاتا ہے۔

☆ قوتِ حافظہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

☆ بات بات پر غصہ آتا ہے۔

☆ انسان چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ کئی بیماریاں ہیں جن کی موجودہ میڈیکل رپورٹ نے تصدیق کی ہے مگر افسوس کہ آج نوجوان اس بیماری میں کثرت سے مبتلا ہیں۔اس کی وجہ گندے لٹریچر اور فلمیں دیکھنا ہے۔ہمیں اس بیماری سے بھی بچنا چاہئے۔

فلمیں دیکھنے کی لعنت اور سائنسی انکشافات

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھیں زِنا کرتی ہیں اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہے۔ (احمد شفیف)

فلموں کے نقصانات اور جدید انکشافات

فلمیں دیکھنا بھی ایک نشہ ہے۔اس کے دیکھنے والے ہر عمر کے افراد ہیں۔آٹھ سال کی عمر کے بچے سے لیکر ساٹھ سال کے بوڑھے' لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں۔ پاکستان میں لڑکیاں نسبتاً کم اور لڑکے زیادہ ہیں۔اس بیماری میں مبتلا پندرہ سال سے پینتالیس سال عمر والے زیادہ لوگ ہیں۔سوسائٹی کا بہت بڑا حصہ اس بیماری سے متاثر ہو رہا ہے۔اس بیماری نے ہر انسان کو خراب کیا ہوا ہے اور اس سے ہمارے بچوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ ہماری لڑکیاں گھروں سے بھاگ جاتی ہیں۔نوجوان غلط کاموں میں مبتلا ہیں۔ ذہنیت گندی ہوتی جارہی ہے۔معاشرے میں اس کے بہت گندے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

انگریز جو تباہی سو سالوں میں نہ مچا سکا' اس نے وہ تباہی میڈیا کے ذریعہ پندرہ سالوں میں مچادی ہے۔ ہماری نوجوان نسل پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔انکی زبانوں پر گانے اور تالیاں ہیں۔یہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کاموں سے روکیں۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا اور لیڈ بالکل نہ رکھیں کیونکہ یہ فساد کی جڑیں ہیں۔ ہماری اولاد والدین سے بغاوت کر دیتی ہے۔ اولاد والدین پر ہاتھ اُٹھاتی ہے اور ان کی عزت کا پاس نہیں کرتی۔

کتنی شرم کی بات ہے کہ ماؤں' بہنوں اور بہو کے ساتھ بیٹھ کر مرد گندی فلمیں دیکھتے ہیں جس میں اُلٹے سیدھے ناچ گانے اور بیہودہ کپڑوں میں ملبوس عورتیں ڈانس کرتی ہیں اور ہم سب مل کر اسے دیکھتے ہیں۔ یہ سب بیماریاں اور پریشانیاں اسی کی وجہ سے ہیں یہ سب اسی کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

گندے لٹریچر کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق

بعض کالجوں میں لڑکے اورلڑکیاں ساتھ مل کر پڑھتے ہیں۔ یہاں اشتعال کے اسباب بھی موجود ہیں اوراس کوتسکین دینے کے اسباب بھی۔ جس ہیجان جذبات کی ابتداء بچپن میں ہوتی تھی' یہاں پہنچ کراس کی تکمیل ہوجاتی ہے۔ بدترین فحش لٹریچرلڑکوں اور لڑکیوں کے زیرمطالعہ رہتاہے۔عشقیہ افسانے' نام نہادآرٹ کے رسالے' جنسی مسائل پرنہایت گندی کتابیں اور مانع حمل کی معلومات فراہم کرنے والے مضامین۔ یہ ہیں وہ چیزیں جوعنفوان شباب میں کالجوں کے طلبا و طالبات کیلئے سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہیں۔

مشہور امریکن مصنف ہینڈ رچ فالون کہتا ہے کہ یہ لٹریچر جس کی سب سے زیادہ مانگ امریکن یونیورسٹیوں میں ہے۔ گندگی، فحش اور بیہودگی کا بدترین مجموعہ ہے جوکسی زمانے میں اس قدرآزادی کے ساتھ پبلک میں پیش نہیں کیا گیا۔

اس لٹریچر سے جومعلومات حاصل ہوتی ہیں' دونوں صنفوں کے جوان افراد ان پرنہایت آزادی اور بیبا کی سے مباحثے کرتے ہیں اوراس کے بعد عملی تجربات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے۔لڑکے اورلڑکیاں مل کر (Pettang Parties) کیلئے نکلتے ہیں جس میں شراب اورسگریٹ کا استعمال خوب آزادی سے ہوتاہے اورناچ رنگ سے پورالطف اُٹھایا جاتا ہے۔لنڈ سے کا اندازہ ہے کہ ہائی سکول کی کم سے کم پینتالیس فیصدلڑکیاں کالج چھوڑنے سے پہلے خراب ہوچکی ہوتی ہیں اور بعد کے تعلیمی مدارج میں اوسط اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔وہ لکھتا ہے، ہائی سکول کالڑکا بمقابلہ ہائی سکول کی لڑکی کے جذبات کی شدت میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ عموماًلڑکی ہی کسی نہ کسی طرح پیش قدمی کرتی ہےاورلڑکااس کے اشاروں پرناچتاہے۔

تین شیطانی قوتیں

ایک امریکن رسالے میں ان اسباب کوجن کی وجہ سے وہاں بداخلاقی کی غیرمعمولی اشاعت ہورہی ہے' اسطرح بیان کیا گیاہے۔

تین شیطانی قوتیں ہیں جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور یہ تینوں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں۔ فحش لٹریچر جوجنگ عظیم کے بعدحیرت انگیز رفتار سے اپنی بے شرمی اور کثرت اشاعت میں بڑھتا چلاجارہاہے۔متحرک تصویریں جوشہوانی محبت کے جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق دیتی ہیں۔عورتوں کا گراہوا اخلاقی معیارجوان کے لباس اور بسااوقات انکی برہنگی اور سگریٹ کے روزافزوں استعمال اورمردوں کے ساتھ ان کے ہرقیدامتیاز سے ناآشنااختلاط کی صورت میں ظاہرہوتاہے۔یہ تین چیزیں ہمارے ہاں بڑھتی چلی جارہی ہیں اوران کانتیجہ مسیحی تہذیب ومعاشرت کا زوال اورآخرکارتباہی ہے اگران کونہ روکا گیاتوہماری تاریخ بھی روم اوردوسری قوموں کے مماثل ہوجائے گی جن کو یہی نفس پرستی اورشہوانیت شراب اور عورتوں اورناچ رنگ سمیت فنا کے گھاٹ اُتارچکی ہے۔

یہ تین اسباب جوتمدن ومعاشرت کی پوری فضا پر چھائے ہوئے ہیں' ہراس جوان مرداوراس جوان عورت کے جذبات میں ایک دائمی تحریک پیدا کرتے ہیں جس کے جسم میں تھوڑاسا بھی گرم خون موجود ہے۔

جماہی کو روکنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ کھلے منہ میں شیطان گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق...... جماہی آتے وقت تمام جسم کے جوڑ کھل جاتے ہیں اور ہاتھ دینے سے وہ مقدار سے زیادہ نہیں کھلتے۔ اگر وہ زیادہ کھل جائیں تو جوڑ جدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جماہی لیتے ہوئے چونکہ انسان گہرا سانس لیتا ہے' اسلئے ہوا میں گرد و غبار اٹک جاتے ہیں۔ اگر یہی جراثیم اندر چلے جائیں تو صحت اور توانائی کو نقصان دیتے ہیں۔

جماہی میں اُلٹا ہاتھ اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ وہ جراثیم اُلٹے ہاتھ کو لگ جائینگے۔ اگر اسی کام کیلئے سیدھا ہاتھ استعمال کیا جاتا تو چونکہ سیدھا ہاتھ کھانے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور جماہی لیتے وقت اس کو جراثیم لگ جاتے اور یہی جراثیم کھانے کے ذریعے جسم میں مرض اور بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جماہی سستی' کسل مندی اور خماری کی علامت ہے۔

چھینکنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عبادہ بن صامت' شداد بن اوس و حضرت واثلہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو بلند آواز نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔ (شعب الایمان)

جدید سائنسی تحقیق...... تمام دن مصروف زندگی میں انسان مختلف اُمور کو انجام دیتا ہے۔ بعض افراد کا پیشہ ایسا ہے کہ انہیں گرد و غبار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ گرد و غبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے۔ قدرت نے ناک کے بالوں کو دراصل انہی ذرّات اور گرد و غبار میں موجود جراثیموں کو روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے۔ چھینکنے سے یہ گرد و غبار اور جراثیم باہر نکل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چھینک کی ہوا اتنی زور دار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو وہاں رُکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ اگر یہی جراثیم' گرد و غبار اندر چلے جائیں تو بے شمار امراض کا باعث بن سکتے ہیں۔ کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں جو صرف سانس کے ذریعے ہی پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالی نے چھینک کے نظام کو ان تمام بیماریوں کے خاتمے کا سبب بنایا ہے۔ اسلئے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے چھینک کو پسند فرمایا۔

سُرمہ لگانا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمۂ اثمد کی تین سلائیاں لگایا کرتے۔ (ترمذی شریف)

جدید سائنسی تحقیق...... سرمہ جہاں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے وہاں اس کے دنیاوی فوائد بھی بہت ہیں:۔

☆ آنکھوں کی چمک دمک کا ذریعہ ہے۔

☆ سرمہ اعلیٰ درجہ کا دافع تعفن ہے یعنی اینٹی سیپٹک ہے۔

☆ جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعاعیں آنکھوں کی پتلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں اس کے مقابلے میں سرمہ نہ لگانے والے کو الٹرا وایلٹ ریز نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

☆ آشوب چشم کے مریض کیلئے سرمہ بہت مفید ہے۔ حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ کا ہمیشہ استعمال کرتا ہے اسے آشوب چشم کا مرض بہت کم ہوگا۔

☆ آنکھوں کے ماہرین کے مطابق آنکھوں کو بیماریوں سے بچاتا ہے جن بیماریوں کا جدید سائنس میں علاج ناممکن ہے۔

☆ رات کو سرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دن بھر کا گرد وغبار سرمہ لگانے کیساتھ پانی کے ہمراہ گوشہ چشم سے باہر نکل آتا ہے اور صبح آنکھیں دھونے سے چہرے پر سرمے کی سیاہی کا کوئی نشان نہیں رہتا۔

الغرض کہ یہ وہ عظیم الشان سنت ہے جو آنکھوں کو بیماریوں اور اندھے پن سے بچاتی ہے، روشنی بڑھاتی ہے، آنکھوں میں چمک پیدا کرتی ہے اور آنکھ جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کرتی ہے۔

تیل لگانا' کنگھی کرنا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے بال ہوں' ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے' تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ (ابوداؤد شریف)

جدید سائنسی تحقیق ...... سر میں قدرتی تیل کے مساج میں مرد اور خواتین بہت ساری بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ اس امر کا انکشاف ایوریک تھراپی رپورٹ میں کیا گیا کہ مساج سے بیماریوں کا علاج صدیوں پرانا طریقہ ہے۔ مساج سے جسم تر و تازہ اور پرسکون ہوجاتا ہے۔ بالخصوص خالص قدرتی تیل سے مساج اضطراب اور بے چینی کی کیفیت کو ختم کرتا ہے۔ نیز اس کی وجہ سے نبض کی رفتار بھی بہتر ہوجاتی ہے۔ جلد کی اکثر بیماریوں کا علاج قدرتی تیل کا مساج ہی ہے۔ جلد ہی رنگت نکھارنے اور جلد کو داغوں سے بچانے کیلئے مساج قدرتی تریاق ہے۔ درحقیقت قدرتی تیل جلد کی اندرونی تہوں میں جذب ہوکر جسم کو مختلف بیماریوں کے وائرس سے محفوظ رکھتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس سے خون کی گردش جسم کے درجہ حرارت کے متوازی ہوجاتی ہے جس سے پورا جسم خوبصورت اور تندرست ہوجاتا ہے۔ گردن اور کندھوں کا مساج ڈپریشن کو ختم کردیتا ہے۔

سر میں کنگھا کرنا

سر میں کنگھا کرنے سے ایک حرارت اور انرجی پیدا ہوتی ہے جو بالوں کے ذریعے جسم کے اعصابی نظام کو قوی کرتی ہے۔ حتیٰ کہ مسلسل کنگھا کرنا بالوں کو بڑھانا اور انہیں گھنا کرتا ہے۔ کنگھا کرنے کی سنت میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے تو ان میں جراثیم اٹک جاتے ہیں جو اندر ہی اندر بڑھتے رہتے ہیں اور ایک وقت میں خطرناک کیفیت اختیار کرلیتے ہیں نیز کنگھا نہ کرنا جوؤں کے خطرات کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

زُلفوں والی سنت اور جدید تحقیق

احادیث میں آتا ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں زُلفوں کا رکھنا بھی شامل ہے۔

جدید تحقیقی رپورٹ......ٹیکس بک آف پریوینٹو سوشل میڈیسن میں پرسنل ہائیجین کے سلسلے میں لکھا ہے کہ زلفیں موسمی شدائد سے محفوظ رکھنے کا لازمی اور قدرتی آلہ ہیں۔ عورتیں عام طور پر خوبصورتی کیلئے سر میں لمبے بال رکھتی ہیں اور مرد زلفیں اور داڑھی زینت اور وقار کیلئے رکھتے ہیں۔ بہرحال ان کی صفائی بھی بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ نیز حجاموں کو اپنے سامان کے صاف رکھنے میں تمام احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا چاہئے تاکہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم آتشک' خارش اور جوڑوں کے تعدیہ سے نجات حاصل ہو۔

چلی ارجنٹائن کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے سروے کے بعد اس بات کو تسلیم کیا جن لوگوں کے سر کے بال برابر ہوتے ہیں' ایسے لوگ لو کی بیماری' دماغی دباؤ اور گردوں کی بیماری سے بچ جاتے ہیں۔

ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم کے مطابق چونکہ بال سیاہ ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور اس میں موجود تیز شعاعیں جب سر پر پڑتی ہیں تو ایک کیمیائی عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اگر بال غیر ہموار بھی ہوئے ہوں تو اس روشنی کی وہاں گردش زیادہ ہو کر اس جگہ پر بُرے اثرات ڈالتی ہے۔ اس لئے سر کے بال ہموار اور ایسا زلفوں میں ممکن ہے' اس لئے حدیث شریف میں کنگھا اور بال سنوارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بیٹھ کر جوتے پہننا اور جدید تحقیق

حدیث شریف......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوتے بیٹھ کر پہنیں' کھڑے کھڑے نہیں پہنیں۔ (ابوداؤد شریف)

جدید سائنسی تحقیق......بعض اوقات انسانی جسم کا توازن برقرار نہیں رہ سکتا چونکہ جوتا پہنتے وقت ایک پاؤں پر وزن زیادہ ایک پر کم ہوتا ہے۔ اس لئے وزن کو برقرار رکھنے کیلئے بیٹھنے سے بڑھ کر کوئی صورت نہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات جوتے میں کوئی حشرات الارض' کنکر وغیرہ پڑا ہوتا ہے اور ایک دم پاؤں آنے پر بے شمار تکلیف کا سامنا ہو سکتا ہے لیکن بیٹھ کر پہننے سے جوتے کو ہاتھ میں لے کر پہنا جائیگا۔ اس لئے جوتے میں موجود ہر چیز عیاں ہو جائے گی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سنت میں بھی برکات کا خزانہ ہے۔

خوشبو کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطر یعنی خوشبو لگایا کرتے تھے۔ میرے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر خوشبو نہ بھی لگاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینے میں بھی خوشبو آتی تھی' ایسی خوشبو آتی تھی کہ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں ہوگی۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنا ہوتا تو ہمیں نشانی نہ ہوتی تھی، ہم مدینے کی گلیوں میں گھومتے جس گلی میں خوشبو آتی' سمجھ جاتے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں جلوہ افروز ہیں۔

حدیث شریف...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت عمدہ خوشبو لگائی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی چمک سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں باقی تھی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق...... جرمنی کے ڈاکٹر ایلف نے اس طریقۂ علاج کو عام کیا اور ہزاروں لوگ اس سے صحت یاب ہوئے۔ چونکہ خوشبو ایک جزو لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے اس لئے جب کوئی خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوراً روح پر پڑتے ہیں اور روح کی وجہ جسم صحت اور تازگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے محلات میں بعض خوشبودار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی اور جب محل میں کوئی بیمار ہوتا تو بھی خوشبودار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی کہ مریض جلد صحت یاب ہو جائے گا۔

اس کے برعکس ایسی جگہ جائیں جہاں بدبو ہو تو انسان کی طبیعت میں تکدر' بے چینی اور نفرت حتیٰ کہ بعض حضرات کو قے آجاتی ہے۔ آپ خوشبو لگا کر نماز پڑھیں۔ آپ کو ایک روحانی کیفیت نصیب ہوگی اور اس بات کی گواہی آپ خود دیں گے۔

سر کے بالوں اور داڑھی میں خوشبو نہ لگائیں۔ آج کل عطر میں کیمیکل ڈالے جاتے ہیں۔ وہ کیمیکل کالے بالوں کو جلد ہی سفید کر دیتے ہیں لہٰذا عطر کو سر میں اور داڑھی میں نہ لگایا جائے' یہ نقصان دہ ہے۔ اگر کوئی ایسا عطر مل جائے جو خالص ہو تو لگا لیں۔ (اوّل تو خالص عطر بغیر کیمیکل والا ملتا ہی نہیں)۔

طلاق ناپسندیدہ فعل اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حلال کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث شریف...... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز زمین پر پیدا نہیں کی جو پیاری ہو آزاد کرنے سے اور نہیں پیدا کی کوئی چیز روئے زمین پر کہ بہت بُری ہو طلاق دینے سے۔ (دار قطنی)

جدید سائنسی تحقیق...... مشہور سائنسدان لُنڈ سے لکھتا ہے کہ 1992ء میں ڈنور میں ہر شادی کے ساتھ ایک واقعہ تفریق کا پیش آیا اور دو شادیوں کے مقابلے میں ایک مقدمہ طلاق کا پیش ہوا۔ یہ حالت محض ڈنور ہی کی نہیں ہے' امریکہ کے تقریباً تمام شہروں کی قریب قریب یہی حالت ہے۔ طلاق اور تفریق کے واقعات بڑھتے جارہے ہیں اور اگر یہی حالت رہی جیسی کہ اُمید ہے تو غالباً ملک کے اکثر حصوں میں جتنے شادی کے لائسنس دیئے جائیں گے' اتنے ہی طلاق کے مقدمے پیش ہوں گے۔

ایک اخبار میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ نکاحوں میں کمی' طلاقوں میں زیادتی اور نکاح کے بغیر مستقل یا عارضی ناجائز تعلقات کی کثرت یہ معنی رکھتی ہے کہ ہم حیوانیت کی طرف واپس جارہے ہیں۔ بچے پیدا کرنے کی فطری خواہش مٹ رہی ہے۔ پیدا شدہ بچوں سے غفلت برتی جارہی ہے اور اس امر کا احساس رُخصت ہورہا ہے کہ خاندان اور گھر کی تعمیر تہذیب اور آزاد حکومت کی بقاء کیلئے ضروری ہے۔ اس کے برعکس تہذیب اور حکومت کے انجام سے ایک بے دردانہ بے اعتنائی پیدا ہورہی ہے۔

آج کل آدمی ذرا ذرا سی بات پر طلاق دیتا ہے۔ آپ کسی مفتی سے پوچھیں تو وہ آپ کو بتائے گا کہ طلاق دینے میں مرد ماسٹر ہیں مگر جب بعد میں آنکھ کھلتی ہے تو عقل ٹھکانے آجاتی ہے۔ پھر پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ آدمی اس کی نحوست اور اس گالی کا وبال بھگتتا ہے۔ اس لئے اس کام کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

مسکراہٹ کی سنّت اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں، سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پورا پورا ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تالو مبارک بھی دیکھ لیتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکراتے تھے، کبھی بھی قہقہہ بلند نہ فرماتے اور اس کام سے منع فرماتے۔ خوشی کی بات پر تبسم فرماتے۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جدید تحقیق...... مسکرانا جسم کے علاوہ دماغ کی بھی بہترین دوا ہے۔ مسکراہٹ دورانِ خون میں مدد دیتی ہے۔ پیٹ کے عضلات کی مالش کرتی ہے۔ اشتہاء کو چمکاتی اور بلند فشارِ خون کو پست کرتی ہے۔ نارمن کزنس کے معالجوں نے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کہ مسکراہٹ اس کی صحت پر واضح قابل پیمائش اثر مرتب کر رہی ہے، ارباب یعنی رسوبات یا تلچھٹ کے تہہ نشین ہونے کی شرح کی پیمائش کی، یہ پیمائش مسکراہٹ سے ٹھیک پہلے اور مسکراہٹ کے کئی گھنٹے بعد بھی کی گئی۔ یہ امتحانی پیمائش جس کے التہاب کی نشاندہی کرتی ہے، جو کزنس کی بیماری کی ایک بڑی خصوصیت تھی۔ کزنس کہتا ہے کہ ہر مرتبہ ارباب پانچ ڈگری کم ہو جاتا ہے۔ یہ کمی معقول حد تک نہیں ہوتی تھی، رُک بھی جاتی لیکن افزائش پذیر تھی۔

ڈاکٹر بریسلر جا کیلی فورنیا یونیورسٹی میں درد شکن مرکز کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے مریضوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کے خون میں ظرافت کی مقدار کتنی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ خون میں **ظرافت کی مقدار** پیمائش کو لیسٹرول کی آب خون (سیرم) میں روایتی طب کی پیمائش مانند صحت کی ایک اہم مقیاس (پیمانہ) ہے۔ روایتی طب بھی مریض میں خوش طبعی و مسرت کی مقدار پر ہمیشہ توجہ کو مرکوز کرتی ہے۔

جو لوگ مزمن اوجاع (دردوں) میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ایسا کام نہیں کرتے جس سے وہ پہلے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ دردان کے ان کاموں میں مانع ہے۔ ڈاکٹر بریسلر کہتے ہیں کہ بات کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ ان کا درد زیادہ دن قائم رہتا ہے کیونکہ وہ خوش طبعی اور ظرافت کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔

اسلام بھی یہی حکم دیتا ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں یہ بات موجود ہے کہ مومن کے سامنے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ یعنی مسکرانے سے دل میں قرار پیدا ہوتا ہے۔ غم اور پریشانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مسکرائیے مگر قہقہہ مار کر زور زور سے نہیں ہنسنا چاہئے۔ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔

شوہر کو اذیت دینے والی عورت اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف واذیت دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی یعنی حوریں کہتی ہیں، خدا تعالیٰ تجھے برباد کرے تو اپنے شوہر کو نہ ستا وہ تیرا مہمان ہے جو جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا' یعنی جنت میں۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ)

عورت اپنے شوہر کی خدمت کرے، اچھی اور نیک عورت جو شوہر کی خدمت کرتی ہوگی' وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگی۔ نیک بننے کیلئے دعا اور بری عورت سے پناہ مانگنی چاہئے۔

جدید سائنسی تحقیق:

انگی بے سینٹ کا اعتراف...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کی تخصیص اور تقسیم کا ایک بہترین نظام مرتب کیا ہے۔ مجھے اس سے مکمل اتفاق ہے کیونکہ عورت بدمزاج اور بداخلاق ہے۔ ایسی غیر پاکیزہ عورت گھر کے نظام کو کیا پلٹے گی۔ وہ تو اپنے مزاج کو نہیں پلٹ سکتی۔

حسن اخلاق کی علامت نہیں...... اخلاق چہرے میں نہیں کردار میں ہوتا ہے۔ اس لئے عورتوں کو انتخاب میں بہت احتیاط اور توجہ برتنی چاہئے کیونکہ میری تحقیق مسلسل اس بات کی علامت ہے کہ عورت اخلاق و کردار کے لحاظ سے اگر درست ہے یہ گھر میں سکون کی علامت ہے' ورنہ ڈپریشن کا وجود ہے۔

(The Life & Teaching of Muhammad)

شہد کی مکھی کی خصوصیات اور جدید سائنسی تحقیق

القرآن ...... (ترجمہ) اور تمہارے ربّ نے شہد کی مکھی کو اِلہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں کھا اور اپنے ربّ جل جلالہ کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم و آسان ہے۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔ (پ۱۴، سورۃ النحل: ۶۸، ۶۹)

حدیث شریف ...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ اس کے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آ کر کہنے لگا کہ شہد پینے سے اسہال میں اِضافہ ہوا۔ انہوں نے پھر فرمایا کہ شہد پلاؤ۔ اس طرح وہ حال بیان کرتا تین مرتبہ آ چکا تو چوتھی مرتبہ ارشاد ہوا کہ اسے شہد پلاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے۔ اس نے پھر شہد پلایا تو تندرست ہو گیا۔ (بخاری، مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق ...... جیسا کہ ہم جانتے ہیں ایک بڑی سورت شہد کی مکھی کے نام پر **النحل** ہے جس میں شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی بصیرتیں ہیں۔ آیئے اب شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی تحقیقات کی روشنی میں نظر ڈالیں۔

☆ شہد کا چھتہ جو شہد کی مکھی کا گھر ہوتا ہے' اس کی بناوٹ چھ پہلو مخروطی صورتوں میں ہوتی ہے۔ یہ فنِ تعمیر ایک ایسا شاہکار ہے جو صرف اور صرف خدائی ہدایت اور ذہانت کی روشنی میں تیار ہو سکتا ہے۔ یہ جیومیٹری جیسی شکل والی ساخت تعمیراتی جگہ کے ممکنہ طور پر استعمال کو ظاہر کرتی ہے جس سے ایک بڑے حجم والی چیز کو کم سے کم جگہ کے استعمال کے ذریعے محفوظ رکھنے کے فن کا اظہار ہوتا ہے۔ مزید برآں اس تعمیر میں استعمال کیلئے اس کی گوند یا رال کا انتخاب کیا جاتا ہے جو انسانی صحت کیلئے موزوں ترین ہے۔ اس انتخاب میں بے حد احتیاط کی جاتی ہے۔

☆ شہد کی مکھی ایک جگہ بھیڑ بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ ایک شہد کی مکھی مخصوص اور طرح طرح کی آوازوں اور بازگشت کی مدد سے اپنی جسمانی ساخت کیلئے تکمیل بھی کرتی ہے اور چھتے تک واپس پہنچنے کیلئے اپنی راہ بھی ڈھونڈ سکتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں یہ حقیقت ایک مخصوص سہولت کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ شہد کی مکھی کے چھتے بنانے کی مہارت' راہ ڈھونڈنے کی خاصیت اور اس کی زندگی کے طور طریقوں پر بہت سی مخصوص کتابیں لکھی جا چکی ہیں' جو پڑھنے کے شوقین اس مضمون میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں' وہ ان کتابوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ آیئے اب شہد کی ساخت اور خواص کے متعلق غور کرتے ہیں۔ شہد کی مکھی کے چھتے کی تعمیر ہی یہ بتا دینے کیلئے کافی ہے کہ شہد کی مکھی کس قدر ماہر مخلوق ہے۔ اسکی جسمانی ساخت کے متعلق انتہائی اہم تفصیلات ظاہر ہوئی ہیں پھر یہ کس طرح آواز کی لہروں کا استعمال کرتی ہیں۔ بجائے خود ایک خوبصورت کہانی کا بیان ہے مگر کیا شہد کی مکھی صرف اپنی ضرورت کیلئے شہد تیار کرتی ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ اس لئے کہ تیار کردہ شہد کا ایک دسواں حصہ بھی اس کیلئے بہت زیادہ مقدار ہو گی۔ کیا یہ قابلِ تصور بات ہے کہ اسقدر ماہر تعمیر اور انجینئر جو کہ شہد کی مکھی ہے' اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ مقدار میں شہد تیار کرنے کے سلسلے میں اتنی بڑی غلطی کرے گی؟

کچھ ملحدانہ خیالات (یعنی اسلام کے خلاف خیالات) کے سائنسدان دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک پودا اس لئے پھول پیدا کرتا ہے تا کہ جاندار مخلوق کو ان کے قالب میں پہنچنے کیلئے رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ ہم ان گمراہ کن نظریات پر آئندہ بحث کریں گے لیکن بہر طور شہد کی مکھی کے معاملے میں گمراہ کن نظریات ذرا بھی پورا نہیں اُترتے۔ اس لئے کہ شہد کی مکھی کو کسی اور جسیمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر وہ کیوں اتنی مقدار میں شہد تیار کرے؟ چنانچہ جیسا کہ آیتِ کریمہ میں واضح کیا گیا ہے شہد تو انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص قسم کا تحفہ ہے۔

شہد کی تیاری کے عمل کی حیران کن باریکیاں

ایک جسیمہ کو اپنی زندگی کے قیام کیلئے لشکر اور نشاستے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے جو اس کی خوارک کی بنیاد تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ ان کو مختلف اقسام کے پودوں سے حاصل کرتا ہے اور قوت حیات حاصل کرنے کیلئے ان کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک مختصر سا حصہ رائبوز کی شکل میں بھی استعمال ہوتا ہے جو (DNA) کیلئے ایک بنیادی عنصر ہوتا ہے۔

رائبوز ایک خاص قسم کی شکر ہوتی ہے۔ یہ جسیمہ کیلئے ایک بنیادی ڈھانچے کا ملبہ ہوتی ہے۔ اب حیران کن بات یہ ہے کہ تمام قسم کی خوراکوں میں صرف یہ شہد ہی ہے جس میں رائبوز پائی جاتی ہے۔ جب جسم کیلئے نئے خلیوں کی تعمیر ہو یا بیماری کے بعد نشو ونما یا خون بنانے کا عمل رائبوز ان سب کیلئے بے حد اہمیت حاصل کر لیتی ہے۔ اس سلسلے میں عجوبہ ہے چونکہ شہد کی مکھیوں میں ملکہ مکھی کے علاوہ دوسری تمام مکھیوں کیلئے پیدائش کے عمل پر پابندی ہوتی ہے۔ اس لئے عام شہد کی مکھی کو رائبوز کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

شہد میں حل ہونے والے تمام وٹامن موجود ہوتے ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس میں وٹامن بی ۱۳، بی ۱۴ اور بی ٹی موجود ہوتے ہیں جو کسی اور خوراک میں نہیں پائے جاتے۔ یہ جسیموں کے جگر میں پائے جاتے ہیں۔ یہ وٹامن خلیے کے (DNA) بنانے کے عمل میں نا قابل فہم طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ شہد اور بھی کئی اہم مرکبات کا حامل ہوتا ہے جیسے فاسفورس کیمیائی ضمیر اور خلیے کی تقسیم کیلئے بی کمپلیکس وٹامن' فولک ایسڈ وغیرہ۔

شاہی جیلی...... شہد کی مکھیوں کی بالیدگی میں ایک خاص قسم کے ہارمون کی آمیزش ہوتی ہے جو حیاتیاتی مادوں میں بے حد حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ اس کو شاہی جیلی کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ہارمون شہد کی مکھیوں کی ملکہ کیلئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد یہ ملکہ عام مکھیوں سے کئی گنا زیادہ بڑی جسامت اختیار کر لیتی ہے۔ بہر حال جو ہارمون خارج ہوتے ہیں' ان کی مقدار ملکہ مکھی کی ضرورت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ مزید برآں دوسری تمام شہد کی مکھیوں کو اس جیلی کا کھانا ممنوع ہوتا ہے۔ چنانچہ شہد کی مکھیاں ضرورت سے زیادہ مقدار میں کسی غلطی کے سبب پیدا نہیں کرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری کرتے ہوئے انسانیت کی بھلائی کیلئے یہ ضرورت سے زیادہ مقدار پیدا کی جاتی ہے۔ شہد میں موجود اوپر بیان کئے گئے ہارمون کی موجودگی اس کو پرانی بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کا بے مثال علاج بنا دیتی ہے۔

اس موقع پر میں یہ بتا دینا چاہوں گا کہ جسمانی طور پر کمزور لوگوں کو کچھ عرصے قبل تلی کو پکا کر بطور علاج کھایا جاتا تھا مگر نہ تو تلی اور نہ ہی کلیجی کمزوری کے خلاف مناسب علاج ہے۔ اس کے برخلاف کمزور لوگوں کیلئے جدید علاج تو بغیر پکی ہوئی سبزیاں خاص طور پر سبز رنگ کی سبزیاں، شہد اور زیتون کا تیل بہترین غذا مانی گئی ہے۔ زیتون کا تیل وٹامن ای (E) کا حامل ہوتا ہے اور بجائے خود قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے۔ سورۂ والتین خاص طور پر زیتون کا ذکر کرتی ہے۔

شہد میں دوسرے فائدے...... شہد کی مکھی مختلف اقسام کے کھیتوں اور پودوں سے طبی نقطۂ نظر سے بے حد اور مفید اور بیش قیمت جواہر اکٹھے کرتی ہے۔ پھر ان کو شہد میں شامل کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے مختلف علاقوں میں بننے والا شہد مختلف خاصیت کی وجہ سے مخصوص بیماریوں کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے۔ ان جواہر کی خوبی یہ ہے کہ یہ ایسی بیماریوں مثلاً اعصابی بیماریوں، دل کی بیماریوں، گلے میں ہوا کی نالی سے متعلق بیماریوں اور معدے کے ورم کیلئے بے حد مفید ہوتے ہیں۔ آیتِ کریمہ میں شہد کی تندرستی عطا کرنے والے رازوں کا تعلق انہی خاصیت سے متعلق ہے۔

آیئے اب اس آیتِ کریمہ میں بیان کی گئی لطافتوں کو دُہرائیں۔ اس سلسلے میں آیت نمبر ۶۸، ۶۹ کے آخر میں بیان کی گئی بصیرتوں کا ذکر سب سے پہلے کروں گا:۔

☆ یقیناً اس میں ایک نشانی (حیران کن سائنسی حقائق) ہے ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہمیں حکم دیا جا رہا ہے کہ ہم شہد اور شہد کی مکھی کے متعلق رازوں پر پوری تحقیق کریں۔ اسلئے کہ انسان جو ہر چیز میں تجسس ظاہر کرتا ہے کہ کائنات کے ان رازوں کو دریافت کرلے وہ اکثر و بیشتر بہت سے غلط نتائج جمع کرتا ہے اور پھر باغی ہو جاتا ہے اس لئے قرآن مجید کی روشنی میں غور و فکر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اگر شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق پوری طرح غور کیا جائے تو تمام حقائق کا صحیح اِدراک ہو سکے گا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حیران کن شاہکار ہے۔ شہد کی مکھیاں اپنی ضرورت سے کئی سو گنا زیادہ مقدار میں شہد بناتی ہیں۔ یہ اس کے باوجود کہ ان کی کمپیوٹر جیسی صلاحتیں ایک انجینئر سے بھی بہتر ہوتی ہیں اور انکا آپس میں رابطہ صوتی لہروں کی مدد سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں حقائق آیت نمبر ۶۸ میں کھلے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

اسلام کے منکر اور بے دین لوگوں کے دعویٰ میں موجود گندگی اور افراتفری اسلئے ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا ایک عظیم اتفاق پر مبنی ہے جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ شہد کی مکھی کو جب یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ شہد تیار کرے جو انسانیت کے فائدہ کیلئے ہو تو ان ضدی اسلام کے غداروں کو چپ کرانے کیلئے کافی ہے کہ آیتِ مبارکہ اس طرح اختتام پذیر ہوتی ہے کہ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے۔

☆ آیتِ کریمہ کا دوسری حقیقت کا پرزور اظہار مختلف اقسام کی شہد کی ان تمام خصوصیات سے متعلق ہے جو ان کے صحت مند خواص سے متعلق ہے۔ یہ اظہار کہ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے۔ (آیت نمبر ۶۹) شہد میں موجود مختلف اقسام کی کیمیاوی خصوصیات کی طرف اشارہ ہے۔ ان میں کچھ کیمیائی اشیاء صرف طبی خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔ شہد کے خاص بالیدگی دینے والے ہارمون (شاہی جیلی) سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ رائبوز ہلکے پیلے رنگ کی ہوتی ہے اور وٹامن بی ۱۲ پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔ کچھ لاکھیں (نامیاتی مرکبات) اور صحت بخش کیمیائی اجزاء نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں۔ فاسفورس کے کچھ مرکبات اور کچھ قسم کے خمیر گاڑھے بھورے مائع کی صورت میں ہوتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ بیان کرتی ہے کہ اس کے پیٹ کے اندر سے نکلتا ہے' یہ اس حقیقت کو پر زور طریقے سے بیان کرتا ہے کہ شہد کی مکھی جو کچھ حاصل کرتی ہے' اسے اسی صورت میں شہد کی شکل نہیں دیتی بلکہ یہ ان تمام کیمیائی اجزاء کو جو یہ مختلف پھولوں سے اکٹھا کرتی ہے' ایک خاص طریقہ عمل کے ذریعے شہد میں تبدیل کرتی ہے۔ جیسے ایک لیبارٹری میں مختلف اجزاء کو خاص فارمولے کے تحت ملا کر محلول تیار کیا جاتا ہے۔

☆ شہد کے جو خواص زخموں کے صحیح کرنے اور صحت کیلئے انتہائی مفید ہونے کے سلسلے میں ہیں' کسی ظنی بحث کے متقاضی نہیں ہیں ان کے فوائد سب مانتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے سیکھ چکے ہیں ان کے اثرات کے بہت سے پہلو ہیں۔

شہد کی مکھی جو سب لوگوں کیلئے شفاء اور فائدے کا ذریعہ ہے' ان حشرات میں سے ہے جنہیں یہ راز عطا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسکے ذہن کو ایک پن کے سرے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے' ایسی شفاء اور رازوں کا حامل بنایا ہے جس کی نسبت کوئی بیان نہیں کی جاسکتی یہی وجہ ہے کہ اس عظیم سورت کا نام مکھی یعنی النحل رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے شہد کی مکھی اپنے ودیعت کے کئے گئے رازوں کے ذریعے اسلام کے منکروں' مادہ پرستوں اور کافروں کی زبان کو اپنے ڈنک سے ڈس رہی ہے اور کافروں کو یہ صدا دے رہی ہے کہ تم نے کئی بار چیزیں ایجاد کیں مگر ایک مکھی نہ بنا سکے۔ میرے ربّ جل جلالہ نے مجھے اس قدر فائدے مند بنایا ہے کہ میرے پیٹ سے نکلنے والا پانی شفاء کا باعث ہے۔ کیا اب بھی اس کی وحدانیت کو نہیں مانو گے۔

آبِ زم زم اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف......ابن حبان اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کرۂ ارض پر سب سے بہترین' مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے۔

حدیث شریف......دار قطنی میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے' اس کیلئے مفید ہوگا۔ اگر شفاء کی غرض سے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا۔ اگر پیاس کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے تسلی دے گا اور اگر سیراب ہونے کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے سیراب کرے گا۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرات اسماعیل علیہ السلام کا ہے۔

جدید تحقیق ...... ابتداء میں 1935ء میں مصری کیمیا دانوں نے آبِ زم زم پر تحقیق کی۔ ان کے مطابق آبِ زم زم میں یہ کیمیاوی اجزاء موجود ہیں:۔

(۱) میگنیشیم سلفیٹ (۲) سوڈیم سلفیٹ (۳) کیلشیم کاربونیٹ (٤) پوٹاشیم نائٹریٹ (٥) ہائیڈروجن سلفائیڈ۔

سائنسدانوں کے مطابق جس پانی میں پوٹاشیم نائٹریٹ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہوں' وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔ ان دو اجزاء کا پانی میں موجود ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس میں گندے نالے کا پانی شامل ہے۔ مصری کیمیا دانوں کا یہ تجزیہ بالکل غلط ہے کیونکہ مکہ معظمہ میں پاکستان کی طرح گندے پانی لے نالے نہیں ہیں۔ گھروں میں بیت الخلاء کے نیچے ایک گہرا کنواں بنایا جاتا ہے جس میں غلاظت جمع ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے غلاظت کا حصہ رستے رستے زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

ڈاکٹرز کی تحقیق......ایک ڈاکٹر آبِ زم زم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے پیشاب کی زیادتی اور جلد غصہ آنے کا مرض تھا مگر میں جب 1998ء کو حج پر گیا اور وہاں تقریباً ساٹھ دِن قیام کیا۔ اس دوران آبِ زم زم کا خوب استعمال رکھا۔ الحمدللہ چند دِنوں کے بعد مجھے وہاں ہی محسوس ہوگیا تھا کہ پیشاب کی زیادتی کم ہوگئی اور غصہ بھی بہت کم ہوگیا۔ (حج پر جانے والے حضرات جانتے ہیں کہ وہاں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں)۔ کئی مرتبہ تو لاکھ برداشت کرنے پر بھی غصہ آہی جاتا ہے)۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام کمال آبِ زم زم کا ہے۔

جُذام کی بیماری

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجذوم سے دُور رہو جیسا کہ تم شیر سے خود کو دُور رکھتے ہو۔ (صحیح بخاری)

حدیث شریف...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجذوم (جُذام زدہ) کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھتے رہو۔

سائنسی تحقیق...... جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں مرۃ سرۃ کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے تمام اعضاء کا مزاج اس کی شکل وصورت بگڑ جاتی ہے۔ جذام کے اتنے باریک جراثیم ہوتے ہیں کہ اگر آپ مائیکرواسکوپ سے دیکھیں تو سوئی کے نوک پر سات سو جراثیم ہوتے ہیں اور ہر جرثومے کی شکل شیر جیسی ہوتی ہے۔ جذام کی بیماری کثرت سے شیر کو ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسکی شکل شیر کے رنگ وروپ کی سی ہو جاتی ہے۔ اس بیمار کے قریب جو جاتا ہے اسے پھاڑ کھاتا ہے یا جو اس سے قریب ہوتا ہے اس کی بیماری کی وجہ سے اس میں شگافتگی ہوتی ہے۔

الغرض کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے فرمادیا کہ جذام سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

جُذام کی چھوت

مجذوم کی سانس کی بدبو کی شدت اتنی ہوتی ہے کہ جو آدمی مجذوم کے ساتھ رہتا ہے یا وہ عورت جو مجذوم کے نکاح میں ہو' ایک ہی بستر میں مجذوم کیساتھ سوتی بیٹھتی ہو تو وہ بیماری اس پر بھی اثر کر جاتی ہے۔ بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کے اثر سے اس کو بھی جذام ہو گیا۔ ایسے ہی اس کے بڑھاپے کے وقت میں ان کی اولاد کو بھی یہ بیماری اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس طرح جو کوسل' دق یا خارش کا مرض لاحق ہو' اسی لئے مسلول اور مجذوم کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔

غصے کی تباہ کاریاں اور جدید سائنسی تحقیق

غصہ وہ بیماری ہے جو بنے بنائے کام کو بگاڑ دیتا ہے۔ اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ جب انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے تو نادانی سے کام لیتے ہوئے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے۔

حدیث شریف...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری، مسلم شریف)

غصے کے نقصانات کے بارے میں سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے ؟

جدید سائنسی انکشافات...... ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ریڈفورڈ بی ولیمز کے مطابق غصے اور عداوت رکھنے والے افراد جلدی مرجاتے ہیں۔ انکے مطابق اس سے انسانی دِل کو ہی نقصان پہنچتا ہے جو تمبا کو اور ہائی بلڈ پریشر سے پہنچتا ہے امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے سائنسی ادیبوں کے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ وقت سے پہلے محض نفرت اور عداوت کے جذبات کی شدت کی وجہ سے چل بستے ہیں۔ غصہ اور بغض دل کے دردوں کے اہم اسباب میں سے ایک ہے۔ اسی طرح حرص طمع میں مبتلاء بے چین اور بے صبر افراد بھی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی تمناؤں کے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو لوگ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھتے ہیں اور ان کے مزاج میں برداشت، قناعت اور صبر و شکر کا مادہ ہوتا ہے' زندگی کے حالات کا مقابلہ بہتر طور پر کرتے ہیں۔ غصہ دراصل حواس اور اعصاب کا ترجمان ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس آدمی میں قوتِ برداشت کم اور قوتِ فیصلہ میں عجلت ہے۔ حتیٰ کہ یہ آدمی نادم اور پشیمانی سے ہر وقت دوچار رہتا ہے۔

محترم حضرات! آج ہم فضول میں بات بات پر غصہ کرتے ہیں۔ اگر کسی شخص سے ہم بات کریں اور وہ اس کو نہ سمجھ سکے یعنی دوبارہ پوچھے تو بھی ہم غصہ کرتے ہیں۔ حالانکہ غصہ حرام ہے۔ اس کو پی جانے کا حکم ہے۔ ہمیں یہ ہمارے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آج سائنس نے بھی اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔

جھوٹ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات

جھوٹ وہ بیماری ہے جس میں ہر شخص مبتلا ہے۔ بات بات میں جھوٹ بولنا ہماری عادت بن چکی ہے مگر اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لیجاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لیجاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات...... سچ بولنے سے انسان کی جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے۔ اس امر کا انکشاف برطانیہ سے ڈرٹھ تھراپی کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ جھوٹ بولنا انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے۔ خاص طور پر جھوٹ بولنے والی خواتین بے خوابی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہی کیفیت اگر بڑھ جائے تو السر کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ ٹروتھراپی کے ماہر بریڈ لینڈ کے مطابق حقائق کو کھولنے والے کڑوے سچ بولنے سے جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے والی خواتین حقائق چھپا چھپا کر مختلف نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جھوٹ بولنے والی خواتین کو اکثر اپنا جھوٹ ثابت کرنے کیلئے نظریں گھاڑھ کر بات کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق جھوٹ بولنے سے عورت کی جسمانی ساخت کے علاوہ خوبصورتی پر بھی بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دنیا میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کی خواتین سب سے جھوٹی خواتین ہیں جبکہ امریکہ کی خواتین جھوٹ اور سچ مکس کر کے بولتی ہیں۔

محترم حضرات! آج جھوٹ بولنا فیشن بن چکا ہے۔ جھوٹ بول کر اگر کسی سے جان چھڑالی جائے تو ہم دل ہی دل میں خوش ہوتے ہیں کہ آج ہم نے فلاں مسلمان کو کیسا بے وقوف بنایا ہے۔ اس کے علاوہ جھوٹ بول کر ہم سامنے والے کو ڈراتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں، میں تو مذاق کر رہا تھا۔ حالانکہ مذاق میں جھوٹ زیادہ سخت ہے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذاق میں جھوٹ بولنے والوں کیلئے تین مرتبہ ہلاکت فرمائی۔ یہ بیماری بھی ہے جسے سائنسی تحقیق نے بھی تسلیم کیا۔

گالیاں دینا اور سائنسی انکشافات

گالیاں دینا ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکا ہے کہ چھوٹے بچے سے لے کر بوڑھے آدمی تک لوگ باتوں میں گالیاں دیتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری زبان کا حصہ ہے۔ اگر گالی نہ دی جائے تو ہماری مادری زبان مکمل نہیں ہوگی۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ اگر گالی نہ دی جائے تو لوگوں کو مزہ نہیں آتا۔ پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ بڑوں سے زیادہ بچے اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

پیرا سائیکولوجی کی تحقیق...... یورپ کا ایک مشہور دانشور اپنی کتاب (The Master & The Part) میں لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایتھر (عالم ملکوت) میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک تصور میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی کوفت ہوئی تھی۔

ہر لفظ یونٹ ایک ایٹم ہے جس میں اندرونی جذبوں کی بجلیاں ہیں اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور ال عالم لطیف (کاسک یا آسٹرول ورلڈ) دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ ایک ہلکی کی مثال گالی کی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔ یہ آگ کہاں سے آتی ہے؟ الفاظ سے مجموعے سے اور یہ الفاظ میں آگ اس سینے اور دل سے آتی ہے جس سے گالی نکلتی ہے اور وہ آگ گالی کے ذریعے دوسرے کے اندر منتقل ہو جاتی ہے۔

لیڈ بیٹر کہتا ہے کہ میں آپ کو کہوں گا کہ کبھی گالیاں نہ دیں۔ یہ آپ کی صورت کو مسخ یعنی بگاڑ دیتی ہے۔

شراب کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمت پانچ کام کرنے لگے تو ان پر ہلاکت ہے:-

۱...... جب آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگیں۔

۲...... جب مرد ریشم کے کپڑے پہننے لگیں۔

۳...... جب لوگ گانے والی عورتوں کو رکھ لیں گے۔

٤...... جب مرد مردوں اور عورت عورتوں سے کام چلانے لگیں۔

٥...... جب شراب پینے لگیں۔

حدیث شریف...... حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے (اور) اس کا دوسرا نام رکھ لیں گے۔ ان کے سروں پر گانا بجانا کے آلات استعمال کئے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بندر اور خنزیر بنادے گا۔ (ابن ماجہ شریف)

شراب کا اعصابی نظام پر اثر اور جدید سائنسی تحقیق

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہوجاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائیڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے۔ اسطرح اس نظام کے برقی رابطے میں خلل اندازی کرتی ہے۔ یہ خراب اثر دو مختلف ذریعوں سے ظاہر ہوتا ہے۔اس کا پہلے پہل اثر نشے کے اچانک حملے کی صورت میں ہوتا ہے۔

لیکن اس کا دیرپا اثر بہت ہی خطرناک ہوتا ہے۔شراب اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی ہے جس سے کئی اقسام کی بیماریاں لگنا شروع ہوجاتی ہیں۔مزید برآں اگرچہ شروع شروع میں شراب کی خرابی غیر معمولی یا غیر واضح بھی ہو تب بھی اس کے دیرپا خراب اثرات شروع ہی سے مرتب ہوتے رہتے ہیں۔چنانچہ کچھ لوگوں کے یہ دعوے کہ ہمیں شراب کا نشہ نہیں چڑھتا' ہم پر شراب کا اثر نہیں ہوتا' محض طفل تسلی اور خود فریبی ہے۔

شراب کے برے اثرات جوانی اور بطور خاص بچپن میں بے حد زیادہ ہوتے ہیں۔عام طور پر معمولی بیماریاں جیسے ہڈیوں کی کپکپی، ہائینورائس اور کوراساف کے مجموعہ علامات شراب کی کارستانیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر قابل علاج حد تک ہوتا ہے۔الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس عصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

شراب جس میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے' تخلیقی خلیوں میں داخل ہوکر بیحد نقصان پہنچاتی ہے۔اس کی عام فہم مثالوں میں نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں۔ بہت سے مطالعات اور سروے یہ حقیقت ظاہر کرتے جارہے ہیں کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے تخم اور بیضہ جات کے خلیے کو بہت آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمہ یا جھٹکے کا شکار ہوتے ہیں۔شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ ہوتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر رولو ہارجر کی رپورٹ...... خبر رساں ایجنسی اسٹار کی انڈیانا پولیس امریکہ سے 1958ء کی اطلاع کے مطابق انڈیانا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانون مسائل کی کمیٹی کے کتابچے کا ایک حصہ ہے' بتایا ہے کہ شراب کے نشے میں اکثر اثرات دماغ پر پڑتے ہیں۔شراب پیتے ہی خون میں مل کر چند سیکنڈوں میں دماغ تک پہنچ جاتی ہے اور اس کی معمولی مقدار بھی اپنے بد اثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔

مسلمانوں نے شراب کے بداثرات کے پیش نظر اس کو اُم الخبائث یا بدیوں کی ماں (جڑ) قرار دیا ہے۔گویہ نام بالکل صحیح ہے۔ یعنی یہ ام السکر ات یعنی تمام نشہ آور چیزوں کی ماں قرار دی جانی چاہئے کیونکہ ہر نشہ آور چیز کو جو بھی خاصیت اور اثر ہوتا ہے اور جو نتائج اس کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں' وہ بدرجہ اتم اس میں پائے جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر تمام مسکرات کی مضرتیں اور نقصان ایک ہی نشہ میں مجتمع ہیں۔افیون' بھنگ' پوست وغیرہ اگر اضمحلال وانحطاط پیدا کرتی ہیں اور ہمارے خون میں حدت وجوش پیدا کرتی ہیں تو یہ اس قسم کے اثرات اپنے اندر رکھتی ہے۔شراب میں بدمست کبھی جوش میں آکر گالیوں بلکہ مرنے مارنے پر اُتر آتا ہے کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوف زدہ ہوکر کانپنے لگتا ہے۔ حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہوکر بکواس اور نامعقول حرکات کرنے والوں کے ساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ خیز سلوک کرنا شروع کر دیا ہے۔جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسران ان کی تمام خرافات ٹیپ ریکارڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلے میں بند کر لیتے ہیں۔ جب اس کے ہوش ٹھکانے لگتے ہیں تو وہ ریکارڈ لگا کر اسے سناتے ہیں۔وہ بے چارہ ندامت اور شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے اور پانی پانی ہو جاتا ہے۔

فرانس میں شراب کے خلاف آواز...... فرانس میں شراب کے خلاف آواز اُٹھتی دیکھ کر جولائی 1995ء کو شراب تیار کرنے کے کارخانوں کے مالکوں کی مجلس کے صدر اور اس صفت کے دیگر برسر اقتدار لوگوں نے مملکت فرانس کے صدر سے مل کر مطالبہ کیا کہ وہاں عام اعلان کا اعادہ کرے کہ شراب ہمارا قومی مشروب ہے۔ یوں تو شراب پینے سے صحت کے برباد ہونے کے ہزاروں واقعات ہر ملک میں پیش آتے رہتے ہیں لیکن ان ملکوں میں جو شراب خوری کے مرکز ہیں' اس کی تباہ کاریاں حیرت میں ڈال رہی ہیں۔

فرانس جہاں ہوٹلوں میں شراب سستے داموں دستیاب ہوتی ہے مگر پینے کا سامان سادہ پانی بھی قیمتاً مشکل ملتا ہے۔ 1956ء کی اعداد و شمار کی رپورٹوں سے پتا چلتا ہے کہ اس ملک میں ہر سال صرف شراب خوری سے پیدا ہونے والے مہلک امراض سے پندرہ ہزار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور اس سے کئی گنا زیادہ افراد ایسے امراض میں مبتلا ہوکر زندگی اور موت کے درمیان سسک رہے ہوتے ہیں۔گویا ہر پینتیس منٹ کے بعد ایک قیمتی جان اس خونخوار دیوی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

شراب اور نشے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد...... یو ایس اے امریکہ میں جیسا کہ صدر مجلس امتناع شراب امریکہ نے شاہ سعود والی حجاز کو ان کے ملک میں شراب اور دیگر مسکرات کے امتناع پر تہنیت پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ اڑسٹھ ہزار انسان شراب خوری سے ہر سال ہمارے ملک میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ان اعداد و شمار سے تمام دنیا میں صرف اس ایک تباہ کن نشے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا باآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یورپین ممالک اور ان کی نو آبادیات اور زیر اثر ملکوں میں کرسمس اور نیو ایئر ڈے پر عوام تو الگ رہے مذہبی رہنما بھی شراب بے دریغ پیتے ہیں اور ضبط نفس کی تمام حدود توڑ کر وہ لوگ اپنی جو حالت بنا لیتے ہیں ناگفتہ بہ ہوتی ہے اور ان تقاریب پر نوخیز لڑکے اور لڑکیاں جن کی حرکات نازیبا' شنیع افعال اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں' ان پر ان تمام ممالک کے ابتدائی ایام جنوری کے اخبارات خوب روشنی ڈالتے ہیں۔

عیسائی فرقے کا مشہور یورپی اخبار...... میکسیکن سٹی وعیسائی مذہب کے سب سے بڑے فرقہ رومن کیتھولک کا مذہبی مرکز اور یورپ کے شہر کے مشہور اخبار ' اوزرویٹورومانو' نے 20 نومبر 1960ء کے نمبر میں بدیں الفاظ کاک ٹیل وشراب جس میں مختلف قسم کے شراب اور مصالحہ جات ملائے جاتے ہیں' کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اس کا گاہے گاہے پینا تو کسی حد تک پسندیدہ ہے لیکن اس کا روزانہ استعمال' جسمانی اور اخلاقی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ اس کے بدنتائج میں شراب خوری' جگر و دل اور شریانوں کے نقائص' جلدی امراض کی جانب رُجحان' دماغ پر خون کا دباؤ' اعصابی کمزوریاں' رعشہ' بے خوابی جن کے ساتھ اس نے ایک سوال اُٹھایا کاک ٹیل (لفظی معنی مرغ کی دم) کے جسے بچھو کی دُم کہنا بجا ہے' اخلاقی ضرر رسانی کا کیا علاج کیا جائے؟

عیسائی مذہب میں عشاء ربانی کی تقریب بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اہم جز وشراب ہوتا ہے۔شراب کے خلاف اس کے مرکز سے آواز اُٹھنا چہ معنی دارو۔

محترم حضرات! یہ سارے نقصانات جو ہم نے بیان کئے' یہ سب حقیقی ہیں۔جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے مگر آج ہم اس کو فیشن سمجھ کر پیتے ہیں اور پینے کے بعد فخر محسوس کرتے ہیں۔

آہ! جس منہ سے ہم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں' جس کے منہ سے قرآن مجید اور دُرود وسلام پڑھتے ہیں اسی پاک زبان سے ہم شراب پینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ایک غیرت مند مسلمان کیلئے اس سے زیادہ بڑی بات لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔

بیوٹی رپورٹ کے انکشافات

لپ اسٹک کا نقصان...... زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے سے ہونٹوں کا قدرتی حسن ختم ہو جاتا ہے اور اگر خواتین فوری علاج نہ کریں تو ہونٹوں کا قدرتی رنگ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتا ہے۔ اس امر کا انکشاف غیر ملکی جریدے کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نوعمر سے خواتین زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے کی شوقین ہوتی ہیں جس سے ہونٹ متاثر ہوتے ہیں بعض اوقات ہونٹ کے ٹشو مستقل طور پر مر جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق لپ اسٹک بھی ہونٹوں کو قدرتی حسن سے محروم کر دیتی ہے بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بے شمار ایسے وائرس جنم لیتے ہیں' جو نہ صرف ہونٹوں کی صحت خراب کرتے ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ علاج نہ کروانے سے سرطان کا مرض بھی لگتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کے کھانے پینے اور آلودگی سے بچانا چاہئے' ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا خواتین کیلئے لپ اسٹک نقصان دہ ہے۔ (رپورٹ: ویکلی سن)

میک اپ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات

ڈیل کارنیگی کے انکشافات...... میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گزری ہے۔ اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دُور تو نہیں جا رہے ہیں۔ فیشن اور رواج کی دنیا نے ہمیں صرف دھوکا اور فریب دیا ہے۔ میک اپ حسن نسواں کیلئے تھا لیکن جتنا نقصان اس نے حسن نسواں کو دیا ہے' شاید ہی کسی چیز نے نہ دیا ہو۔ جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے۔ بارود نے تباہ کاریوں کی انتہا کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نقصان کم ہے' جتنا نقصان میک اپ سے ہوا ہے' وہ زیادہ ہے۔

محترم حضرات! آج کل ہماری مائیں بہنیں میک اپ اس قدر استعمال کرتی ہیں' یوں لگتا ہے پوری شیشی خالی کر دی ہیں اور اصلی چہرہ تو بالکل غائب ہو جاتا ہے۔ صرف میک اپ ہی نظر آتا ہے۔ سائنسی تحقیق سے آپ نے اندازہ لگا لیا کہ یہ کتنا نقصان دہ ہے پھر اسکے بعد بے پردگی کے ساتھ شادیوں اور بازاروں میں گھوما جاتا ہے۔ غیر مرد کی نظر پڑتی ہے۔ کیا ہماری غیرت گوارہ کرتی ہے؟ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ میک اپ کے سامان میں کتنا خطرناک کیمیکل استعمال ہوتا ہے۔ اس سے کیا کیا نقصانات ہو رہے ہیں۔

چند نقصانات درج ذیل ہیں:۔

(۱) چہرے کے مہاسے (۲) چہرے پر سیاہ دانے (۳) لیس دار تھیلی نما مہاسے (٤) کیل اور چھائیاں (٥) ناک پر دانوں کا بگاڑ (٦) عام پھوڑے پھنسیاں (۷) پھپھوند سے پیدا ہونے والے امراض اور یہ وہ امراض ہیں جو جدید سائنس نے دریافت کیئے ہیں۔

روزے کے فوائد اور جدید سائنسی انکشافات

حدیث شریف......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث شریف......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو پوری زندگی کے روزے اس کا بدل نہیں ہوسکتے۔ (ابن ماجہ)

کھجور سے روزہ اِفطار اور جدید تحقیق

حدیث شریف......حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے افطار کرنا چاہے' اس کو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے' اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے' اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کے وقت اِفطار فرماتے تھے۔ چند کھجوروں سے' اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پی لیتے۔ (ترمذی شریف از کتاب پیغام مصطفیٰ)

سائنسی تحقیق......صبح سحری کے بعد شام تک کھایا پیا نہیں جاتا اور جسم کی کیلوریز یا حرارے مسلسل کم ہوتے رہتے ہیں۔ اس کیلئے کھجور ایک ایسی معتدل اور جامع چیز ہے کہ جس سے حرارت اعتدال میں آجاتی ہے اور جسم گونا گوں امراض سے بچ جاتا ہے۔

اگر جسم کی حرارت کو کنٹرول نہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل امراض پیدا ہونے کے خطرات ہوتے ہیں:۔

(۱) لو بلڈ پریشر (۲) فالج (۳) لقوہ (٤) سر کا چکرانا وغیرہ۔

غذائیت کی کمی کی وجہ سے خون کی کمی کے مریضوں کیلئے افطار کے وقت فولاد کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور وہ کھجور میں قدرتی طور پر میسر ہے۔ بعض لوگوں کو خشکی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جب روزہ رکھتے ہیں تو انکی خشکی بڑھ جاتی ہے۔ اس کیلئے کھجور چونکہ معتدل ہے' اس لئے وہ روزہ دار کیلئے مفید ہے۔

گرمیوں کے روزہ میں روزہ دار کو چونکہ پیاس لگتی ہے' اگر افطار کے وقت فوراً ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو معدے میں گیس' تبخیر اور جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہوتا ہے اور اگر یہی روزہ دار کھجور کھا کر پھر پانی پی لے تو بے شمار خطرات سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کھجور میں بہت توانائی اور برکتیں رکھی ہیں۔ بعض اوقات میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم صرف کھجور اور پانی ہی پر گزارہ فرماتے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کھجور کی برکتیں اپنی زبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمائی ہیں اور موجود سائنس نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

روزہ اور انسان

القرآن (ترجمہ)...... اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گے ہیں' جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔

(پ۲،سورۃ البقرۃ:۱۸۳،۱۸۴)

ہم سب جانتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آیات میں ہمارے لئے دین کے اہم رُکن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمام تفصیلات بتائی گئی ہیں ہم آیت ۱۸۴ کے آخری حصہ میں بیان کردہ حقائق کا طبی نقطۂ نظر سے مطالعہ کریں گے تو اس حصہ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ روزہ ایک بے حد اچھی چیز ہے جس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہم اس سے حاصل کردہ رحمتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم سچ کو پہنچان سکیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ روزے سے نظام ہضم کو آرام ملتا ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں مگر جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی' اس حقیقت کا بتدریج علم حاصل ہوا کہ روزہ تو ایک معجزہ ہے۔ اسی وجہ سے آیتِ مبارکہ کے آخری حصہ میں یوں فرمایا گیا ہے کہ اگر تم جانو!۔

سائنسی تناظر

روزے کا نظام ہضم پر اثر...... نظام ہضم جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے' جیسے کہ منہ اور جبڑے میں لعابی غدود' زبان' گلا' نالی (یعنی گلے سے معدے تک خوراک لے جانے ولی نالی) معدہ' بارہ انگشت آنت' جگر' لبلبہ اور آنتوں کے مختلف حصے وغیرہ تمام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کا اہم حصہ یہ ہے کہ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹری نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں، جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا اِرادہ ہی کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کردیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے۔

روزہ ایک طرح سے اس سارے نظام پر ایک مہینہ کا آرام طاری کردیتا ہے مگر درحقیقت اسکا حیران کن اثر خاص طور پر جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کا کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی ہوتے ہیں۔ یہ اسطرح تھکان کا شکار ہوجاتا ہے۔ جگر ایک ایسے چوکیدار کی طرح ہے جو ساری زندگی چوکیداری کیلئے کھڑا ہو۔ اسی طرح صفرا کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کیلئے ہوتا ہے' مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتا ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

دوسری طرف روزے سے جگر کو چار گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزے کے بغیر بالکل ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدے میں داخل ہوجائے تو پورے نظان ہضم کا کمپیوٹر اپنا کام شروع کردیتا ہے اور جگر فوراً عمل میں مصروف ہوجاتا ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک مہینہ تو لازمی ہونا چاہیئے۔

جدید دور کا انسان جو اپنی زندگی کی غیر معمولی قیمت مقرر کرتا ہے' بہت سے طبی معائنوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کردیتا ہے لیکن اگر جگر کے خلئے کو بولنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ ایسے انسان سے کہتا کہ تم مجھ پر ایک بڑا احسان روزہ رکھ کر ہی کرسکتے ہو۔

جگر پر روزے کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ جو خون کے کیمیائی عمل سے اس کے اثر اندازی سے متعلق ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں سے ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے۔ اسے یا تو وہ لقمہ کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اسے ہضم ہوجانے کے عمل کی حفاظت کرنا ہوتی ہے روزے کے ذریعے جگر قوت بخش کھانے کے سٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہوجاتا ہے۔ اس طرح جگر اپنی توانائی

خون میں گلوبین جو جسم کے محفوظ رکھنے والے نظام کو بلندی دیتا ہے' روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے' اس تحفہ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔ انسانی معدہ روزے کے ذریعہ جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے' وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اس ذریعے سے معدے سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے روزے کے دوران تیزابیت جمع نہیں ہوتی۔ اگرچہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے لیکن روزے کی نیت اور مقصد کے تحت تیزابیت کی پیداوار رُک جاتی ہے۔ اس طریقے سے معدے کے پٹھے اور معدے کی رطوبت پیدا کرنے والے خلئے رمضان کے مہینے میں آرام کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ زندگی میں روزہ نہیں رکھتے' ان کے دعووٴں کے برخلاف یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

روزہ آنتوں کو توانائی بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ سب رطوبت کے بننے اور معدے کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔ آنتوں کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کو بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے۔ جیسے انتڑیوں کا حال روزے کے دَوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی' اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزے کے دوران خون پر فائدہ منداثرات...... دِن میں روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔ زیادہ اہم یہ بات ہے کہ سیلوں کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ٹشو یعنی پٹھو پر دباوٴ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر دباوٴ یا عام فہم میں ڈائسٹالک دباوٴ دِل کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران ڈائسٹالک پریشر ہمیشہ کم سطح پر رہتا ہے۔ یعنی اس وقت دل آرام یا ریسٹ کی صورت میں ہوتا ہے۔ مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناوٴ یا ہائپر ٹینشن کا شکار ہے۔ رمضان کے ایک مہینے کے روزے بطور خاص ڈائسٹالک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ روزے کا سب سے اہم اثر دورانِ خون پر اس پہلو سے ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس سے خون کی شریانوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس حقیقت کا علم اب عام ہے کہ خون کی شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے کا پوری طرح تحلیل نہ ہونا ہے جبکہ دوسری طرف روزے میں خاص طور افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام روزے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچتا۔ اس طرح خون کی شریانوں کی دِیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء جم نہیں پاتے۔ اس طرح شریانیں سکڑ کر محفوظ رہتی ہیں۔ چنانچہ موجودہ دَور کی انتہائی خطرناک بیماریوں جن میں شریانوں کی دیواروں کی سختی نمایاں ترین ہے جس سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے۔ چونکہ روزے کے دوران گردے جنہیں دوران خون ہی کا ایک حصہ سمجھا جا سکتا ہے' آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اس لئے جسم کے اعضاء کی قوت بھی روزے کی برکت سے بحال ہوتی ہے۔

خلیہ (سیل) پر روزے کا اثر...... روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن قائم رکھنے سے ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلئے جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذِمہ دار ہوتے ہیں' ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے آرام وسکون ملتا ہے جس سے ان کی صحت مندی میں اِضافہ ہوتا ہے۔ خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود' گردن کے غدود' تیمولیہ اور لبلبہ کے غدود شدید بے چینی سے ماہِ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تاکہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کرسکیں اور مزید کام کرنے کیلئے اپنی توانائیوں کو جلادے سکیں۔

روزے کے اعصابی نظام پر اثر...... اس حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہئے کہ روزے کے دوران چند لوگوں میں پیدا ہونے والا چڑچڑاپن اور بے دلی کا اعصابی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس قسم کی صورتحال ان انسانوں کے اندر انانیت یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ عبادت کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام نفرتوں اور غصے کو دور کرتی ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہوکر ختم ہوجاتی ہیں۔ اس طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں' تقریباً مکمل طور پر ختم ہوجاتے ہیں۔

روزے کے دوران ہماری جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہوجاتی ہیں۔ اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وُضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہوجاتی ہے، اس سے دماغ میں دوران خون کا بے مثال توازن قائم ہوجاتا ہے جو صحت منداعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ اندرونی غدودوں کو جو آرام وسکون ملتا ہے' وہ پوری طرح سے اعصابی نظام پر اثر پذیر ہوتا ہے جو روزے کا اس انسانی نظام پر ایک اور احسان ہے۔ انسانی تحت الشعور جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف وشفاف اور تسکین پذیر ہوجاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور اُلجھن کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

خون کی تشکیل اور روزے کی لطافتیں...... خون ہڈیوں کے گودے میں بنتا ہے۔ جب کبھی جسم کو خون کی ضرورت پڑتی ہے تو ایک خودکار نظام ہڈی کے گودے کو حرکت پذیر کر دیتا ہے۔ کمزور اور لاغر لوگوں میں یہ گودہ خاص طور پر سست حالت میں ہوتا ہے۔ یہ کیفیت بڑے بڑے شہروں میں رہنے والوں کے ضمن میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے پیلے چہروں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے۔ اسکے نتیجے میں لاغر لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص خون کی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہو' اسے طبی معائنہ اور ڈاکٹر کی تجویز کو ملحوظ خاطر رکھنا ہی پڑے گا چونکہ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام مل جاتا ہے۔ یہ ہڈی کے گودے کیلئے ضرورت کے مطابق اتنا مواد مہیا کرتا ہے جس سے با آسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے۔ اس طرح روزے سے متعلق بہت سی اقسام کی حیاتیاتی برکات کے ذریعے ایک دُبلا پتلا شخص اپنا وَزن بڑھا سکتا ہے۔ اسی طرح موٹے اور فربہ لوگ بھی روزے کی عموی برکات کے ذریعے وَزن کم کر سکتے ہیں۔

اب آیئے اس آیت مبارکہ کے آخری حصہ کی طرف دوبارہ آتے ہیں تاکہ قرآنی معجزہ دیکھ کر دِل باغ باغ ہو جائے۔

ارشاد ہوا...... اگر تم جانو (یعنی اگر تم جسم کے حیاتیاتی علم کو سمجھو) تو تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے کہ تم روزہ رکھو (چاہے اس میں تمہیں مشکلات بھی نظر آئیں)۔

روزے کے روحانی فوائد اور دیگر برکات اپنی جگہ موجود ہیں مگر ہم نے یہاں صرف سائنسی تحقیق پیش کی ہے۔ صرف سائنسی تحقیق نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ایسا دین اسلام جس کے نظام کو صرف آپ دیکھیں تو فائدے سے کوئی چیز خالی نہیں۔ نماز پڑھو تو فائدہ' زکوٰۃ دو تو فائدہ' روزے سے جسمانی فائدہ۔ الغرض کہ ہر چیز میں فائدہ ہی فائدہ۔ ان باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جس دین کے اصول میں اس قدر فوائد ہوں' وہ دین خود کس قدر فائدہ مند ہو گا۔

نظرِ بد کی حقیقت اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم نظر بد کیلئے دعا تعویذ کرائیں۔ (بخاری شریف از کتاب انوارالحدیث، ص ۱۸۸)

حدیث شریف...... حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دعا تعویذ کراؤ' اسے نظر بد لگی ہے۔

دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تعویذ پہننا جائز ہے اور نظر بد حق ہے۔ یعنی انسان کو کسی دوسرے کی نظر لگ سکتی ہے۔ اسی طرح جانوروں کو انسانوں کی نظر بد لگ سکتی ہے بعض دفعہ اسی نظر بد لگ جانے کی وجہ سے جانور بیمار یا مر بھی جاتے ہیں۔ اب آیئے اس نظر بد کے متعلق سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے، دیکھتے ہیں۔

سائنسی تحقیق...... نظر نہ آنے والے علوم یعنی مخفی علوم کی تحقیق کا نام پیرا سائیکالوجی ہے۔ ماہرین کے مطابق ہر انسان کی آنکھ سے غیر مرئی لہریں نکلتی ہیں جن میں ایموشنل انرجی کی بجلی بھری ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بجلی مسامات کے ذریعے جسم میں جذب ہو کر جسم کی تعمیر یا تنزلی کا باعث بنتی ہے۔

اگر ایموشنل انرجی کی بجلی یا لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے اور اگر لہریں منفی ہوں تو مسلسل نقصان پہنچتا ہے۔ نظر بد والے شخص کی آنکھ سے نکلنے والی لہریں دراصل منفی ہوتی ہیں اور ان کے اندر اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ جسم کے نظام کو دیکھ کر اپنی غیر مرئی لہریں چھوڑ دیں تو دوسرے شخص کا چہرہ سیاہ ہوگیا تو اس کی بدنظر کی لہروں نے اس کے خون میں میلانن کو زیادہ کردیا جس سے جلد کی رنگت سیاہ ہوگئی۔

سنتِ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہوگیا کہ نظر بد حق ہے۔ اسی طرح اسکا برعکس ہے کہ اگر نظر بد حق ہے تو پھر اچھی اور نیک نظر بھی حق ہے۔ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے مردِ کامل کی نظر کسی عام مسلمان کو لگ جائے تو اس کے دل کی کلی کھل اُٹھتی ہے۔ معلوم ہوگیا کہ جب منفی شعاعوں سے نظر بد لگ سکتی ہے تو پھر مثبت شعاعوں سے نظرِ حق بھی لگ سکتی ہے۔ الغرض کہ نظر بد بہت بری چیز ہے' یہ انسان کو برباد کردیتی ہے۔

عصا رکھنے کی سنّت اور سائنسی تحقیق

احادیث میں ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دست حق پرست میں عصا مبارک (لاٹھی مبارک) رکھا کرتے تھے۔ لاٹھی ہاتھ میں رکھنا میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہی نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی سنت رہی ہے۔ اسکے بے شمار فوائد ہیں۔ اگر سنت کی نیت سے ہاتھ میں لاٹھی رکھیں گے تو ہمیں فوائد بھی ہوں گے اور سو شہیدوں کا ثواب بھی ملے گا۔

سائنسی انکشافات...... سر لیپل گریفن نے ایک مشہور کتاب (سیاست کے فرعون یا دی چیف آف پنجاب) میں کئی مقامات میں یہ بات واضح کی کہ لاٹھی جسم کا سہارا اور ساتھی ہے' اس کا جسم کے اعصابی نظام پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جسکے ہاتھ میں ہمہ وقت لاٹھی ہوگی' اس لاٹھی کا غیر مرئی اثر اس کے جسم اور روح پر پڑتا رہے گا۔ یہ آدمی بزدل نہیں ہوگا۔ میں نے پنجاب کے امیر اور رئیس لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ہاتھ میں لاٹھی یا ڈنڈا رکھتے ہیں جس کے پاس میں نے عصا دیکھا ہے یقیناً انہیں میں نے دلاور دور بین دیکھا ہے۔

چونکہ عصا سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے' اس لئے جس ہاتھ میں عصا ہوگا وہ ہاتھ مضبوط ہوگا۔ اس میں غیر معمولی طاقت اور قوت بڑھ جائے گی۔ چونکہ زندگی میں زیادہ ضرورت دائیں ہاتھ کی ہے' اسلئے دایاں ہاتھ مضبوط ہونا چاہئے اور اس کی طاقت' قوت اور مضبوطی عصا میں مضمر ہے۔

(۱) عصا جسم کے نظام کو متوازن رکھنے میں قوت اور مدد دیتا ہے (۲) عصا کی وجہ سے دایاں ہاتھ چونکہ گرفت میں مصروف رہتا ہے اس گرفت کا اثر فزیالوجی کے مطابق دل اور دل کے اعصاب اور عضلات پر پڑتا ہے (۳) عصا کے رکھنے سے دل مضبوط ہوتا ہے اور بزدلی دُور ہوتی ہے لاٹھی اور عصا سے موذی جانور کا خطرہ ختم ہوجاتا ہے۔

نام کا اثر اور جدید سائنسی انکشافات

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نام دیا' ہمیں اپنی پہچان سکھائی' ہمیں عزت دی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کا سلیقہ سکھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہماری اصل پہچان ہے۔

حدیث شریف...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں قیامت کے دن تمہارے باپ دادوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔ (ابوداؤد از کتاب پیغام مصطفیٰ)

نام انسانی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا اچھا ہونا ضروری ہے۔ جو نام اسلام کے مطابق ہو' وہ اچھا ہے اور جو اسلام کے خلاف ہو یا اس سے کوئی برا پہلو نکلتا ہو' وہ برا ہے۔ لہٰذا اسلام میں اس امر کی بڑی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کے نام رکھتے وقت اچھے ناموں کو مدِ نظر رکھا جائے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادت پر اثر اور اس کی خود کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ عموماً برے ناموں کے اثرات بچوں کے اخلاق پر بھی پڑتے ہیں۔ اس بارے میں سائنس کیا کہتی ہے' آیئے دیکھتے ہیں۔

پروفیسر پیرل ماسٹر کی تحقیق...... پیرا سائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی۔ یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اسکے الفاظ کی ہے۔ طاقت دراصل الفاظ میں ہے۔ چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

توکل اور جدید سائنسی انکشافات

اپنی تدابیر اور کوشش کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا نام توکل ہے۔توکل دراصل انسان کے دِلی ارادے کی ایک حالت ہے جس میں انسان دُنیا کی تمام اشیاء سے بالاتر ہو کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل پر اُمید اور بھروسہ قائم رکھنا توکل ہے۔توکل اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا راستہ ہے جو صدق دل سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کیلئے کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دیتا۔

حدیث شریف...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ کرنا چاہئے تو وہ تمہیں اس طرح رِزق دے جس طرح پرندوں کو رِزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور یہ وہ لوگ ہونگے جو نہ جنتر منتر کراتے تھے نہ فال بدلیتے تھے اور اپنے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تھے۔ (بحوالہ مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات...... اس وقت یورپی برادری بے شمار نفسیاتی امراض سے دوچار ہے۔اس کی بنیادی وجہ توکل کی زندگی کا فقدان ہے۔اگر ان سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ اس نقصان کے عوامل تلاش کرتے ہیں اور وہ مل جاتے ہیں۔اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اور اگر عوامل نہیں ملتے تو بھی اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں۔حتیٰ کہ بعض اوقات دِلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

بالکل یہی کیفیت ایک گھر دار خاتون کی ہے کیونکہ گھر میں رہتے ہوئے بہر حال اسے گھریلو مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔اب یہاں اسلام صبر اور توکل کا دَرس دیتا ہے لیکن یورپین زندگی کے اشتعال میں صبر اور توکل کی چیز ہی نہیں گزری۔اس لئے وہاں طلاق کی زیادتی ہے۔نفسیاتی ماہرین کے مطابق توکل آدمی کو بے شمار خطرناک نفسیاتی امراض سے نجات دیتا ہے اور اس توکل کی وجہ سے انسان معاشرت کا اچھا شہری اور فرد بن سکتا ہے۔

قرآن مجید ...... کائنات کی اشیاء کا منبع

جدید علم کائنات مشاہداتی طور پر یہ بتاتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب تمام کائنات دھوئیں کا بادل تھی۔ ایک مبہم بہت زیادہ ٹھوس اور گرم گیسوں کا مجموعہ تھا۔ یہ جدید علم کائنات کی غیر متنازع حقیقت ہے۔ اب سائنسدان اس دھوئیں میں سے نئے ستاروں کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ ہم اس دھوئیں کے مادہ میں رات کو ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کو اس طرح دیکھ لیتے ہیں جیسا کہ یہ پوری کائنات۔

القرآن (ترجمۂ کنزالایمان) ...... پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا۔ (پ۲۴،سورۂ حم السجدہ:۱۱)

کیونکہ زمین اور آسمان اسی دھوئیں سے بنائے گئے ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے موجود تھے پھر اس قسم کے دھوئیں سے ان کو بنایا گیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا۔

القرآن (ترجمۂ کنزالایمان) ...... کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا۔

(پ۱۷،سورۃ الانبیاء:۳۰)

قرآن مجید میں پہاڑوں کا تذکرہ

ایک کتاب جس کا نام (Earth) ہے دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ایک بنیادی حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کتاب کے دو مصنفوں میں سے ایک کا بڑا نام پروفیسر فرانک پریس ہے۔ پروفیسر فرانک پریس امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مشیر رہے ہیں اور بارہ سال تک نیشنل اکیڈمی آف سائنسز واشنگٹن ڈی سی کے صدر رہ چکے ہیں۔ ان کی کتاب (Earth) کے مطابق پہاڑوں کے نیچے تہیں Roots (Underlying) بچی ہوتی ہیں۔ یہ گہرائی میں مضبوطی کے ساتھ جمی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس طرح پہاڑ کھونٹے کی شکل کے نظر آتے ہیں۔ اس بات کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے کہ

(ترجمہ) اور کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔

جدید سائنس نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ پہاڑ سطح زمین کے نیچے گہرائی نہیں رکھتے اور بعض اوقات سطح زمین سے بلند بھی ہو جاتے ہیں۔

تو پہاڑوں کی صورتحال کو صحیح طور پر واضح کرنے کیلئے مناسب ترین لفظ میخ ہے جس کو ہم کیل بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ میخیں سطح زمین کے اندر مضبوطی سے جمی ہوئی اور چھپی ہوئی ہیں۔ سائنسی تاریخ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ پہاڑوں کے نیچے گہری تہوں کا نظریہ (Theory) اُنیسویں صدی کے آدھے سے زیادہ گزر جانے کے بعد معلوم ہوا ہے۔

پہاڑ زمین کی تہہ (پرت) کو مضبوطی سے جمانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(P.No 44/45) The Geological Concept of Mountain In The Quran

یہ زمین کو ہلنے سے روکتے ہیں۔

القرآن (ترجمۂ کنزالایمان) ...... اور اسنے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور راستے کہ تم راہ پاؤ۔

(پ۱۵، سورۃ النحل: ۱۵)

اسی طرح سطح زمین کی ساخت کے بارے میں حالیہ نظریہ یہ ہے کہ پہاڑ زمین کو ثبات عطا کرتے ہیں۔ یہ بات زمینی علوم میں 1960ء کے بعد آئی ہے کہ کیا کوئی شخص یہ تصور کر سکتا تھا کہ یہ بڑے اور ٹھوس پہاڑ جو اس کے سامنے موجود ہیں زمین کے نیچے گہرائیوں میں ان کی تہہ پھیلی ہوئی ہیں جس کو آج سائنسدان وثوق سے بیان کر رہے ہیں۔

علم ارضیات کی کتابوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں جب پہاڑوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ زیادہ پہاڑوں کے ان حصوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین کے اوپر ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتابیں علم ارضیات کے ماہرین کی لکھی ہوئی ہیں لیکن یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ اس نے جدید ترقیاتی یافتہ علم ارضیات سے اپنا لوہا منوایا۔

قرآن مجید اور بادل...... سائنسدانوں نے بادل کی ساخت کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بارش والے بادل نہایت متعین طریقے سے ترتیب وتشکیل دیئے گئے ہیں اور خاص اقدامات اور خاص قسم کی ہوا اور بادلوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

بارش کے بادلوں کی قسم کو بارشی بادل یا ابر مطیر کہا جاتا ہے...... ماہرین موسمیات نے اس بات کا مطالعہ کیا کہ کس طرح یہ ابر مطیر تشکیل پاتے ہیں اور کس طرح یہ بارش' ژالہ باری اور گرج چمک پیدا کرتے ہوئے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ بارشی بادل یعنی ابر مطیر بارش پیدا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتے ہیں۔

(۱) **ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا**...... ہوا بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ابری تودوں کو اسی علاقے کی طرف دھکیلتی ہے جہاں تمام بادل ایک خاص جگہ مرتکز ہو جاتے ہیں اور ابر مطیر تشکیل پاتا ہے۔

(۱) **ملاپ**...... پھر ان چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ ہو جاتا ہے جس سے بڑے بڑے بادل تشکیل پاتے ہیں۔

(۳) **بادلوں کا انبار**...... جب چھوٹے بادل اِکٹھے ہوتے ہیں' ہوا اوپر کی جانب حرکت کرتی ہے اور بڑے بادل اندر سے اپنا حجم بڑھاتے ہیں تو ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کے درمیانی حصے میں زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ بہ نسبت کنارے والے حصوں کے درمیانی حصہ اس لئے ہوتے ہیں۔ یہ ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کی ہیئت کو عمودی بنانے کا سبب بنتی ہے۔ اس طرح بادلوں کا انبار اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ یہ عمودی نشو ونما بادل کی ہیئت کو فضا کے ٹھنڈے علاقوں تک پھیلاتے ہیں۔ وہاں پانی کے قطرات اور ژالہ باری میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب یہ پانی کے قطرات اور ژالے بہت زیادہ بھاری ہو جاتے ہیں تو یہ بادلوں میں بارش اور ژالہ باری کی شکل میں نیچے آنا شروع کر دیتے ہیں۔

(بحوالہ The Atmosphere, Anthes & OTher Page No 259)

(Elements of Meteorology, Mellean & Thospson Page No 141-142)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (ترجمۂ کنزالایمان) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادلوں کو پھر انہیں آپس میں ملاتا ہے پھر انہیں تہہ پر تہہ دیتا ہے تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے پھر ڈالتا ہے انہیں جس پر چاہے پھیر دیتا ہے انہیں سے چاہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک پھر آنکھ لے جائے۔ (پ۱۸،سورۃ النور:۴۳)

ماہرین موسمیات نے حالیہ سالوں میں جدید ترین آلات مثلاً جہاز' سیاروں' کمپیوٹر' بادبانی غباروں کی مدد سے بادلوں کی ساخت' بناوٹ اور ترتیب وتشکیل کی تفصیلات کو معلوم کیا ہے۔ دوسرے جدید ترین اور طاقتور آلات کی مدد سے ہوا اور اس کی سمت کا مطالعہ' نمی' رطوبت اور اس کا تغیر' سطح کا تعین اور فضائی دباؤ کا تعین وتغیر کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔

ماہرین موسمیات نے اپنی تحقیق سے پتا چلایا ہے کہ بارشی بادل اور ابر مطیر جو ژالہ باری کی برسات کرتا ہے پچیس ہزار سے تیس ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آتا ہے اور پہاڑ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

(Elements of Meteorology, Mellean & Thospson Page No 141-142 حوالہ)

سورۃ النور کی آیت نمبر 43 میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ژالہ باری کے حوالے سے یہ آیت بجلی کے کوندے برق کا ذکر کیوں کر رہی ہے؟

اس ضمن میں اس موضوع کی ایک اہم کتاب (Meterology Today Aherens P. No 437) کو دیکھتے ہیں' وہ ہمیں کیا بتاتی ہے۔ اس کا ترجمہ یوں ہے۔ (ترجمہ) بادل میں بجلی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اولے بادل کے کسی ایسے منطقے کے درمیان سے گزرتے ہیں جس میں بہت زیادہ سرد پانی کے قطرے یا برف کے کرسٹل ہوتے ہیں۔ جب یہ سیال قطرے اولوں سے ٹکراتے ہیں تو وہ جم جاتے ہیں اور پانی داخلی حرارت چھوڑتے ہیں۔ اس سبب سے اولوں کی سطح پر برف کے کرسٹل سے گرم تر رہ جاتی ہے۔ پھر جب اولے برف کے کرسٹل سے ٹکراتے ہیں تو ایک حیرت انگیز واقعہ ہوتا ہے۔ سرد شے سے برقیئے گرم شے کی طرف بہتے ہیں۔ ایسا ہی عمل اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب بہت سرد شدہ قطرات آب اولوں سے لمس کرتے ہیں اور مثبت برقی چارج شدہ ذرّات اپنے اصلی سے جدا ہوتے ہیں۔ یہ ہلکے ہلکے برقی چارج والے ذرّات اور چلتی لہروں کے ذریعے بادلوں تک پہنچتے ہیں۔ اولے جو منفی طور پر معمولی چارج ہوتے ہیں' بادل کے نچلے حصے کی طرف گرتے ہیں اور اسی طرح بادل کا نچلہ حصہ منفی طور پر چارج ہو جاتا ہے اور بجلی کی شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ گویا بادلوں میں بجلی پیدا کرنے والے بہت اہم عنصر ہیں۔ ابر وباراں اور گرج چمک کے متعلق یہ معلومات حال ہی میں دریافت ہوئی ہے۔ 1600 قبل مسیح تک موسمیات پر ارسطو کے افکار وآراء کا غلبہ تھا۔ مثال کے طور پر ارسطو نے کہا کہ فضاء دو قسم کے بھاپوں پر مشتمل ہے۔ مرطوب اور خشک۔ ارسطو نے مزید کہا کہ بجلی کی کڑک اور گرج چمک خشک بھاپ کے قرب وجوار کے بادلوں سے تصادم کی آواز ہوتی ہے اور آسمانی بجلی خشک بھاپ کی ایک رقیق اور دھندلی سی آگ شعلہ اٹھتی ہوئی ایک شکل ہے علم موسمیات سے متعلق یہ وہ چند افکار وخیالات تھے جو قرآن مجید کی تائید کرتے ہیں۔

پانی اور قوت

القرآن...... (ترجمہ) کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے۔

جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس آیت کو سمجھنے سے پہلے ہمیں خود زندگی کے عجوبہ کا علم ہونا چاہئے۔ ایک جسیمہ کی تعریف اور تشریح بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ تک مختلف طریقوں سے کی جاتی رہی ہے جس میں ڈی وائسن کی 1950ء میں ڈی این اے کی دریافت کے بعد جسیمہ کی صحیح پہچان اور زیادہ واضح تعریف ممکن ہوسکی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ زندگی عبارت ہے۔ اس ڈی این اے کی نقل تیار کرنے سے جو کسی جسیمہ میں پہلے سے موجود ہو۔

زندگی اور قوت میں ایک باریک فرق ہوتا ہے۔ زندگی ایک طرح سے خصوصیاتی ڈھانچہ ہوتا ہے جبکہ قوت حیات کو اس ڈھانچے کا مقرر کردہ کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔ یہ نظریہ جو کسی حد تک مشکل سے سمجھ میں آتا ہے' ایک مثال کے ذریعے با آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

زمین میں کچھ وائرس اور کچھ بیکٹیریا اپنے اردگرد کے حالات کی وجہ سے اپنی کارگزاری ظاہر نہیں کرسکتے۔ یعنی وہ نہ ہی حرکت کرسکتے ہیں اور نہ ہی مزید تخلیق کرسکتے ہیں۔ جیسے ایک طرح سے جامد زندگی۔ مخصوص حالات میں یہ اپنی حرکت کی صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں اور تخلیقی عمل بھی شروع کردیتے ہیں۔ یہاں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ زندگی عبارت ہے۔ وائرس اور بیکٹیریا کی ساکت اور متحرک حالت سے جبکہ قوت حیات کا مطلب ان کی محرک حالت ہی ہے۔ آیتِ کریمہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے' وہ زندہ ہونا جو قوت حیات کے مترادف ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ قرآنی آیات میں لفظ انتہائی اہم رازوں کے حامل ہوتے ہیں۔

اصل معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔ اب اس آیتِ مبارکہ میں اہم نکات کی نشاندہی کرتے ہیں:۔

☆ پندرہ صدیاں قبل زندگی کا تصور جانوروں تک محدود تھا۔ بعض حلقوں میں نباتات پودوں کو بھی اس زمرے میں شامل سمجھا جاتا تھا جبکہ دوسری طرف یہ آیت انتہائی صراحت سے جانوروں اور نباتات سے ماوراپیش کرتی ہے۔ تمام جاندار چیزوں کی تعریف میں چیز کے نظریہ سے قوت حیات بہت سی نوع کی چیزوں کا احاطہ کرتی ہے۔ قرآن کے اس ایک بیان سے قوت حیات کے نظریہ کو اتنی وسعت مل جاتی ہے کہ وائرس اور (DNA) مالیکیول وغیرہ کا مکمل احاطہ کرلیتی ہے۔ اس طرح ایک سائنسی حقیقت کو چودہ صدیاں قبل ہی انسانیت کو بطور پیشگی بتادیا گیا۔

☆ قوت حیات پانی ہی سے نکلتی ہے اور پانی سے توانائی حاصل کرتی ہے۔ آیتِ مبارکہ کہ تخلیق (خلقنا) نہیں کہتی بلکہ کہتی ہے قوت دی (وجعلنا)۔

☆ اس کے بعد آیت اس اعلان پر ختم کرتی ہے کہ کیا ایمان لائینگے' اس کا اشارہ کفار کی طرف ہے۔ یہ بات ہمارے موجودہ دور کے کفار کیلئے بھی ہے۔ اس لئے کہ ابھی تیس سال قبل ہی تو قوت حیات کیلئے پانی کے ناگزیر ہونے کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

☆ آیئے اب غور کریں کہ ابھی حال ہی میں علم حیاتیات کے قوانین کے دریافت کے مطابق قوت حیات کیلئے پانی کیوں ناگزیر سمجھا گیا ہے۔ جدید علم حیاتیات نے ثابت کردیا ہے کہ پانی کے سالموں کے H اور OH آئین (INO) (رواں برقی پاری کے جوہر یا جواہر) کے ذریعے پیدا ہوسکتے ہیں۔ خاص طور پر جو فاسفورس' امینو ایسڈ اور شکر کا مرکب ہوتا ہے کہ آمیزش کے عمل میں پانی (ATP) آئن ہی استعمال ہوتا ہے۔ تابکار ہائیڈروجن کے ساتھ تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ڈی این اے سالمیے ہائیڈروجن آئن صرف پانی ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ اسی تجربے نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہائیڈروجن آئن سے جسے حرکت پذیر ہائیڈروجن کہتے ہیں' رائبوز شکر اور امینو ایسڈ نگائیڈ کے درمیان ایک مسلسل برقی میدان ہوتا ہے۔ اس طرح وہ بنیاد تیار ہوتی ہے جس پر قوت حیات برقرار رہتی ہے۔ قوت حیات اس وقت حرکت پذیر ہوتی ہے جبکہ یہ برقی میدان بیکٹیریا یا ایک زندہ مگر خوابیدہ حالت میں ہوتا ہے یعنی بیکٹیریا حرکت پذیر ہوکر مزید پیدائش کے عمل میں لگ جاتا ہے۔

یہ اصول تمام قسم کے جسمیوں کے متعلق بھی اس طرح ہے۔ یعنی خلیے صرف ہائیڈروجن کی مدد سے ہی اپنی مصروفیات یا حرکت جاری رکھ سکتے ہیں۔ خلیوں کی کیمسٹری پر تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ تمام برقی سلسلے خلیے میں لائسوسوم اور پانی کے برقی چارج کی مدد سے قائم رہتے ہیں۔ مزید یہ کہ تمام کیمیائی سلسلے خلیاتی لیبارٹری جسے ہم مٹوکونڈریا کہتے ہیں' پانی کے آئن کی وساطت سے ہی کارگر ہوتے ہیں۔ بھاری پانی کے ساتھ تجربات میں جہاں ہائیڈروجن کو آئسوٹوپس سے تبدیل کردیا جائے یہ ثابت ہوا کہ پانی کا سالمہ جسم میں سات سے چودہ تک رہتا ہے' پھر خارج ہوتا ہے اور پانی کے نئے آئن اس کی جگہ لے لیتے ہیں۔ اس طرح پانی نئی اور تازہ قوت حیات مہیا کرنے کا باعث ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسمیے پانی کے ختم ہوجانے (شدید پیاس) کو برداشت نہیں کرسکتے۔

پانی اور قوت حیات کا تعلق اسی پر ختم نہیں ہوجاتا' عام معنی میں قوت حیات کیلئے توانائی کی ضرورت مسلسل طور پر رہتی ہے۔ یہ توانائی آئن کے تبادلے سے حاصل ہوتی ہے۔ خوراک کے کھانے کا عمل کیمیائی ربط اور بعض سالموں کے تحلیل ہونے سے پیدا ہونے والی برق سے مشابہ عمل پیدا ہوتا ہے۔ ان تمام پھرتیلے اعمال میں خلیہ H اور OH آئن تبادلے کی بنیاد مہیا کرتے ہیں جسے بین الاقوامی تجارت میں زرتبادلہ کی اِصطلاح بیان کرتی ہے۔ ایک خلیہ اس وقت صحت مند ہوتا ہے جب پانی کے وہ آئن جو اسے گھیرے میں لئے ہوتے ہیں' خود توازن میں ہوں' ورنہ یا تو بیماری آجاتی ہے یا موت واقع ہوجاتی ہے۔

چنانچہ پانی زندگی کی جین اور قوت حیات کی بنیاد ہے اور آیتِ کریمہ اس لطیف موشگافی کو اس خوبصورتی سے بیان کرتی ہے کہ اس سلسلے میں قرآنی معجزہ کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اس حقیقت کو دوبارہ پرزور طریقہ سے بیان کرتی ہے کہ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

خلیے کا تنفس یعنی طاقت بخش چیزوں کا خرچ' آئن سے تعلق رکھتا ہے۔ پانی اور قوت حیات کے درمیان عظیم تعلق کو ابھی تسلی بخش طریقہ سے ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً الیکٹروکیمسٹری اور بائیوکیمسٹری یہ پوری طرح نہیں بتاسکتے کہ ایک خاص وقت کے بعد پانی کا ذخیرہ کیا کرتا ہے۔ ابھی تک صحیح طور پر دریافت نہیں ہوسکا۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ خلیے میں کھانے والے نمک یا سوڈیم کلورائیڈ کے استعمال کا مقصد سالموں میں پانی کے خرچ اور اس کے جمع ہونے سے متعلق ہے۔

درحقیقت ہر جسیمہ اپنی مختصر سی لیبارٹری میں پانی کو نقدی کی طرح خرچ کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے جسم میں گلینڈز (غدودوں) میں خاص قسم کے ہارمون پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خلیوں کے اپنے اندر اور ایک دوسرے کے درمیان پانی کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں جسم میں موجود بہت سے مراکز بدن کی رطوبت کو جدا کرنے والے گلینڈز سے ایک کمپیوٹر جیسے نظام کے ذریعے منسلک ہیں۔ مثلاً بخار سے پہلے فالتو پانی نکل جاتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم مدافعتی جنگ میں مصروف ہے جس میں بیکٹیریا کی موجودگی یا حملہ مشکل ہو جائے ہمارے جسم نقصان دہ جراثیم کو زندہ رہنے کی مہلت نہیں دیتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل اس آیت کریمہ کے راز کے احساس کے تحت ہی وقوع پذیر ہے۔

بارش کا پانی اور سائنس

آب مینہ یعنی بارش کا پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کیلئے ایک عظیم اور بے نظیر تحفہ اور نعمت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

(ترجمہ) اور اس نے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کیلئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے۔ (سورۃ البقرۃ:۲۲ کا کچھ حصہ)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

(ترجمہ) وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چار پایوں کو چراتے ہیں۔ اسی پانی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اُگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ (سورۃ النحل)

مندرجہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مینہ یعنی بارش کے برسنے اور اس کی وجہ سے انسان اور جانوروں اور نباتات کو حیات نو میسر آنے والی باتیں اشاروں میں بتائی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش نہ ہو تو ہرے بھرے درخت مرجھا جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں۔ آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ جہاں بارش نہیں ہوتی، وہاں قحط سالی اور زندگی بے رونق ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس...... ہوا میں شامل بخارات کا فضا کے بالائی سرد طبقوں میں پہنچ کر عمل تکفیف سے بادل کی صورت اختیار کر لینا اور پانی کی شکل میں زمین پر گرنا بارش ہے۔ گرمی کی وجہ سے عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس سے ہوا میں بکثرت بخارات جذب ہو جاتے ہیں گرم ہوا میں بخارات کو جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور سرد ہوا میں کم گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر اُٹھتی ہے۔ ذرّات اور بخارات سے لدی ہوئی گرم ہوا بلندی پر پہنچتی ہے تو عمل تکفیف سے بخارات قطروں کی شکل اختیار کر کے بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ قطرات خاکی ذرّات کے گرد لپٹ جاتے ہیں لیکن جب یہ مزید بخارات کے مل جانے سے بھاری ہو جاتے ہیں تو بارش کی شکل میں زمین پر گر پڑتے ہیں۔ شبنم، کہر اور برف بھی اسی طرح وجود میں آتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ شبنم اور کہر کا عمل ہوا کے زیریں میں ہوتا ہے یعنی زمین کے نزدیک اور بادل، بارش اور برف وغیرہ ہوا کے بالائی حصوں میں وجود میں آتے ہیں۔

بارش کے پانی سے وہ حضرات سر دھوئیں جن کے بالوں میں چکنائی اور خشکی بہت ہوتی ہے۔ بارش کے پانی سے جھاگ اچھی اور بڑی ملائم بنتی ہے جن سے بالوں کی جڑوں سے چکنائی اور خشکی نکل جاتی ہے لیکن بارش کے برسنے کے شروع میں پانی جمع نہ کریں کیونکہ فضا میں دھواں' کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے۔ شروع کی بارش اس کو دھو کر لاتی ہے۔ اس کے بعد کی بارش کو جمع کریں۔ اس کے علاوہ نہار منہ پینے سے کئی بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ امریکہ کے دیہاتی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہاں کی خواتین اپنی چھتوں پر خالی برتن رکھ دیتی ہیں۔ جب بارش سے ان کے برتن بھر جاتے ہیں وہ اس پانی کو سر دھونے میں استعمال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ بارش کا پانی کپڑے دھونے کیلئے بھی اچھا ہے۔

اللہ اللہ! عقل حیران ہے کہ بارش جیسے پانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے برکتوں سے بھرپور فرمایا ہے اور قرآن مجید میں بھی چودہ سو سال پہلے فرما دیا گیا اور آج جدید سائنس نے بھی اس کی تائید کی کہ بارش ایک عظیم نعمت ہے جو کمالات سے مالا مال ہے۔

اللہ اللہ! قرآن مجید وہ کلام ہے جسے دیکھ کر سائنسدانوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا۔ اس میں ساری حکمتیں اور دانائیاں رکھ دی گئی ہیں۔ درحقیقت سائنس نے جو تحقیقات پیش کی ہیں' یہ تو مختصر ہیں۔ صرف قرآن پر تحقیق اگر یہاں بیان کی جائے تو کتابوں کی کتابیں بھر جائیں۔ اس کی اتنی وسعت ہے' غیر مسلم سائنسدانوں نے واضح الفاظ میں یہ چیز بیان نہیں کی مگر انکے ذہنوں نے یہ سوچا تو ہوگا جس قرآن میں اوّل آخر سارے علوم موجود ہیں۔ جس میں علمی' ادبی' تحقیقی ساری چیزیں پہلے بیان کر دی گئیں' جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر کئی انبیاء علیہم السلام کے تذکرے موجود ہیں۔ جب قرآن میں اتنے علوم موجود ہیں تو یہ قرآن جس ہستی پر نازل ہوا ان سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کی وسعتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ بات سائنسدانوں نے ضرور سوچی ہوگی۔

روغن زیتون کی مالش اور جدید تحقیق

حدیث شریف......حضرت علقمہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے۔ اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ (ابو نعیم)

حدیث شریف......زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے جس میں ایک کوڑھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

جدید سائنسی تحقیق......جسم کی مالش سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے۔ یہ ایک ایسا راز ہے جو ہمارے ملک کے جہلاء کو بھی معلوم ہے۔ کشتی لڑنے والے پہلوانوں کا گھنٹوں اپنے بدن پر تیل ملوانا اور گھر کی بڑی بوڑھیوں کا تاکید کر کے ننھے بچوں کے بدن پر میدہ اور گھی یا صرف تیل کی مالش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام مالش کے فائدہ سے اچھی طرح واقف ہے۔

بچوں کے کمزور سینے مالش سے بہت جلد طاقتور ہو جاتے ہیں۔ کمزور بچوں کیلئے مالش ایک نعمت ہے۔ جن بچوں کا سینہ کمزور ہو ان کے سینوں کی مالش روزانہ کی جائے۔ مالش ہاتھ کی ہتھیلیوں سے آہستہ آہستہ کی جائے اور بچے کے سینے پر زیادہ بوجھ نہ دیا جائے۔ کمزور بچوں کیلئے مچھلی کا تیل یا روغن زیتون کی مالش بہت مفید ہے۔ مالش سے خشکی دُور ہوتی ہے۔ جسم مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے بال بڑھتے ہیں۔ آنکھ اور دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ پاؤں اور ہاتھ کے تلوؤں پر مالش کرنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ مالش کیلئے گائے کا گھی، بادام روغن، روغن زیتون اور سرسوں کا تیل خصوصاً کچی گھانی کا تیل مفید ہے۔ مالش سے خشکی دور ہوتی ہے، بلغم، خون اور گرمی کا اعتدال پیدا ہوتا ہے اور تکان دور ہوتی ہے۔ جسم خوبصورت بنتا ہے اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے دماغ اور آنکھوں میں طراوت آتی ہے۔ بینائی میں اِضافہ ہوتا ہے۔ بال بڑھتے ہیں اور نیند اچھی آتی ہے۔ ہاتھوں اور تلوؤں کی مالش سے بھی نگاہ تیز ہوتی ہے اور کم خوابی کی شکایت دور ہوتی ہے۔ مالش سارے جسم پر کرنی چاہئے۔ خصوصاً سر، ناف، ہاتھوں اور پاؤں کے تلوؤں پر تیل کی مالش، ناک اور کان میں تیل ڈالنا بے حد مفید ہے۔ بخار، کھانسی، دَمہ اور قے کے مریض مالش نہ کریں۔

ورلڈ میڈیکل کانفرنس کے صدر رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر ولیم اولسر نے اپنی تقریر میں مالش کے متعلق کہا، مالش علم حکمت کی ایک جدا شاخ ہے۔ یہ طریقہ علاج قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ دوسرے علاجوں کی طرح اس میں کوئی بناوٹ نہیں ہے۔ اس لئے اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں۔ مالش سے یقیناً تندرست انسان کی خوبصورتی اور جوانی اور مریض کو تندرستی حاصل ہوتی ہے۔

ماں کے دودھ کے فوائد اور جدید سائنس

جدید تحقیق ...... ماہرین نفسیات کے مطابق ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہے تو غیر محسوس لہریں دودھ کے ساتھ منتقل ہوتی رہتی ہیں اور یہی لہریں بچے اور ماں کے درمیان محبت' خلوص اور احترام کا باعث بنتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس بچے کو ماں دودھ نہ پلائے بلکہ مصنوعی دودھ یعنی ڈبے کا دودھ پلائے' خادمہ اور آیا اس بچے کو گود میں لے اور بچے کی پرورش کرے حتیٰ کہ بچہ بڑا ہو کر جوان ہو جائے تو جس بچے نے ماں کے دودھ کی شیرینی اور محبت حاصل نہ کی' ماں کی گود کا انس اور گرمائش حاصل نہ کی ہو اس بچے سے ماں کی محبت اور والدین کے احترام کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟

یورپی صبح صبح بستے لٹکائے بازار سے توس اور برگر لیکر کھاتے جاتے ہیں اور سکول کیلئے دوڑتے جاتے ہیں۔ آجکل بالکل یہی کیفیت پاکستانی اونچے گھرانوں کی ہو گئی ہے' جو ماں بچے کو اپنے ہاتھ سے پکا ہوا ناشتہ نہ کھلائے (کیونکہ ناشتے کے ذریعے محبت اور مروت کی لہریں بچے کے اندر منتقل ہوتی ہیں) وہ اس سے کس طرح احترام' ہمدردی اور خدمت کی توقع کر سکے گی۔

بہر حال ماں کا دودھ بچے کی تندرستی اور صحت کیلئے عظیم نعمت ہے۔ اب تو ریڈیو' ٹی وی' اخبارات وغیرہ بھی چیخ چیخ کر خشک دودھ کی مذمت کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں ماں کو قدرت نے دودھ دیا ہوتا ہے۔ ہزاروں میں کم ایسے کیس ہوتے ہیں کہ ماں کا دودھ کم ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی علاج کے ذریعے دُرست ہو سکتا ہے۔ باقی تمام عورتیں معالج کے کہنے پر دودھ نہیں پلاتیں حالانکہ یہ بات بھی بہت غلط ہے۔ اس کے علاوہ اکثر عورتیں حسن نسواں کے زوال کے ڈر سے دودھ نہیں پلاتیں۔ اس کے ردِّ عمل میں قدرت نے انہیں سینے کے کینسر میں مبتلا کر دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کا وظیفہ اور جدید تحقیق

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص وِتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لہب اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے گا تو وہ شخص دانتوں کی تمام بیماریوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

جدید تحقیق...... میرا ابھی یہ تجربہ رہا ہے۔ مجھے یہ وظیفہ معلوم نہ تھا۔ ایک دن میرے دانتوں میں شدید درد ہوا۔ مجھے دن میں کسی نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کا وظیفہ بتایا۔ میں نے نیت کی کہ رات کو عشاء میں وتر کی رکعتوں میں یہ عمل کرنا ہے۔ میں نے وتر کی تین رکعتوں میں یہ عمل کیا۔ الحمدللہ سلام پھیرنا تھا کہ سارا درد دُور ہو گیا۔ آج چھ سال گزر چکے ہیں۔ دانتوں کا درد نہیں ہوا۔

میرے پیر و مرشد امیر جماعت اہلسنّت حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی ایک مرتبہ فرما رہے تھے کہ آج سے کئی برس پہلے میں افریقہ کے تبلیغی دَورے پر تھا۔ میں تنزانیہ گیا۔ تنزانیہ افریقہ کا ایک شہر ہے۔ وہاں میری ملاقات ایک ڈینٹسٹ سے ہوئی۔ ڈینٹسٹ کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے' جسے وہ دانتوں پر مار کر بتا دیتے ہیں کہ آپکے دانت کتنے مضبوط ہیں۔ چنانچہ اس ڈینٹسٹ نے میرے دانتوں پر آلہ مارا اور مجھے کہنے لگا کہ مولانا! اس عمر میں آپ کے دانت اتنے مضبوط ہیں' آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ڈینٹسٹ سے کہا کہ میرے شیخ نے مجھے یہ وظیفہ بتایا ہے (یعنی وِتر کی نماز والا طریقہ) جو یہ پڑھے گا' سو سال کی عمر تک گنہ کھائے گا' اتنے مضبوط دانت ہو جائیں گے۔ ڈینٹسٹ نے کہا، مجھے وہ وظیفہ لکھ دو' میں خود بھی اس پر عمل کروں گا۔

دانتوں کی بیماری ایسی ہے کہ آدمی کو اس کا دَرد نیند حرام کر دیتا ہے۔ پاکستان میں اس کا علاج کافی سستا ہے۔ امریکہ میں بہت مہنگا علاج ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ امریکہ والے کہتے ہیں کہ امریکہ میں اس کا علاج اتنا مہنگا ہے کہ جتنی رقم ڈالروں میں امریکہ میں دانتوں کے علاج پر خرچ ہوتی ہے اس سے کم رقم میں ہم پاکستان میں بھی آ جاتے ہیں۔ علاج بھی کرواتے ہیں اور رشتہ داروں سے مل کر واپس امریکہ چلے جاتے ہیں۔ پھر بھی رقم بچ جاتی ہے۔ اتنا مہنگا علاج ہے۔ وتر کی نماز والا وظیفہ ضرور اپنائیں' علاج آپ خود دیکھیں گے۔

زکوٰۃ دینے سے مال کا بڑھنا اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت **والذین یکنزون الذھب والفضۃ** نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں گزری۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری مشکل آسان کردوں گا۔ وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ آیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں گزری ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اسی لئے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے اور اللہ تعالیٰ نے اسی لئے میراث مقرر کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی الفاظ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا تاکہ تمہارے وارث اسی سے فائدہ اُٹھائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔ پھر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں انسان کے بہترین خزانے کی اِطلاع نہ دوں۔ وہ خزانہ صالح عورت ہے۔ جب تو اس کی طرف دیکھے تو کوش کردے اور جب اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہو تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد شریف)

مشاہدات...... یہ بات مشاہدات میں سے ہے کہ زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے' کم نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے اس سال دس ہزار روپے زکوٰۃ نکالی تو آئندہ سال آپ پندرہ ہزار روپے زکوٰۃ نکالیں گے۔ یہ باقاعدہ تجربات اور مشاہدات میں ہیں' اس بات کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔

اس کے علاوہ اگر آپ پابندی سے زکوٰۃ نکالتے ہیں تو آپ کا مال کسی غلط جگہ ضائع نہیں ہوگا اور مال تباہی اور بربادی سے بھی بچ جائے گا۔ یہ آپ سب جانتے ہیں مگر اخلاص ضروری ہے۔

تجارت کے معاملات اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سچا امانتدار تاجر نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کے زمرے میں ہوگا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے جو بیچنے میں، خریدنے میں اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم کھانے سے مال بک جاتا ہے لیکن برکت جاتی رہتی ہے۔ (بخاری شریف)

خرید و فروخت انسانی معاملات کا بڑا اہم حصہ ہے بلکہ آپس میں تعلقات کی بنیاد ہے اور اسی خرید و فروخت کو تجارت کہا جاتا ہے۔ تجارت ایک بابرکت پیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اِضافہ رِزق کا خاصہ دخل رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اس پیشے میں اللہ تعالیٰ نے عظمت بھی رکھی اور ایماندارانہ تجارت انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

جدید سائنسی تحقیق...... خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔ رزق صرف مال ہی نہیں ہے بلکہ ہماری ہر صفت رزق ہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں ہر کام اہل یورپ کی ترقی کے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے طریقۂ کاروبار سے ہم ایسے متاثر ہوئے ہیں کہ پرانے بزنس ریکارڈ منگوا کر پڑھے اور درس گاہوں میں پڑھوائے جاتے ہیں۔ اساتذہ بزنس اینڈ منسٹریشن کے طالب علموں میں فخر سے ان کے کاروبار کے انداز پڑھاتے اور سکھاتے ہیں۔

لوگ بچوں کو کاروبار کے طریقے سکھانے کیلئے امریکہ، برطانیہ بھجواتے ہیں۔ کوئی اتنی ہمت نہیں کرتا کہ اپنی بنیادی تعلیم سے استفادہ کرلے۔ اگر صرف سیرت رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو تمام طریقہ کار ہمارا مذہب سکھاتا ہے۔

یورپ کے ماہرین...... Moore اپنی کتاب میں کامیاب کاروباری بننے کیلئے وعدہ کی پابندی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ کامیاب تاجر کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی پابندی کرے، اس سے اس کی حیثیت اور شخصیت میں پروقار اِضافہ ہوگا۔ لوگ خوشی کے ساتھ اس کے ساتھ کاروبار کریں گے۔

اگر کسی سودے پر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اس کا فیصلہ اِنصاف سے کیا جائے۔ بیشک انصاف سے کیا گیا فیصلہ کاروباری سودوں میں آپ کیلئے سونے کا ستون ثابت ہوگا۔ لوگ آپ پر اعتماد کریں گے۔

جھوٹی قسم اور جدید تحقیق...... یورپ کا ایک ماہر Ross نے اپنی کتاب Foundation of Ethics میں لکھتا ہے، سودے بازی میں سچ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دوسرے کو وہی مال دیجئے جس سے آپ کے کارکن کو Job Satisfaction ہوگی تو آپ کی پروڈکشن بڑھے گی۔ اس میں ملازم کی عزت، اس کی اُجرت وقت پر ادا کرنا شامل ہے۔ یہ بات ایک طویل ریسرچ اور سروے کی بنیاد پر کہی گئی ہے اور یہی بات ہمارے مذہب میں زور دے کر کہی گئی ہے۔

آج ہم مال کو بیچنے کیلئے کہہ دیتے ہیں، قسم خدا کی! یہ میڈان جاپان ہے، حالانکہ چائنا کا ہوتا ہے۔ قسم خدا کی! بیس کی خرید ہے، حالانکہ پندرہ روپے میں ہم نے خریدا ہوتا ہے۔ یہ سب کہہ کر مال کو حرام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا حلال طریقہ سے نہیں کہہ سکتے؟ اس میں کم بچت ہے مگر برکت بہت ہے۔ یہی چیز جو ہم نے چھوڑ دی، یورپین ممالک نے اپنالی۔

سور کا گوشت اور جدید سائنسی تحقیق

القرآن...... (ترجمۂ کنزالایمان) اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مرداراور خون اور سور کا گوشت۔

(پ ۲، سورۃ البقرہ:۱۷۳ کا کچھ حصہ)

سائنسی تحقیق...... ماہرین کہتے ہیں کہ سور کو وہ تمام بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جو انسان کو ہوسکتی ہیں۔ مثلاً اس کی خون کی نالیوں میں چربی آتی ہے۔ اسے دل کا دورہ پڑتا ہے۔ اسے بلڈ پریشر ہوتا ہے اور جس گھر میں سور موجود ہو یا جو اسے کھائیں' اس کا وجود ان کیلئے ہمہ وقت خطرہ کا باعث یوں ہوگا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بیماریاں منتقل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ جبکہ گائے' بھینس' بکری اور مرغیوں کی اکثر و بیشتر بیماریاں انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتی ہیں جیسے کہ میری تمام مرغیاں رانی کھیت کے متعدی بیماری سے مرسکتی ہیں لیکن اس کے باوجود میرے اہل خانہ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا جبکہ اس قسم کی بیماری سوروں میں پھیل جائے تو ان کو رکھنے والے' کھانے والے محفوظ نہ ہوں گے۔

محترم حضرات! آپ نے دیکھا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا، اسکے کس قدر نقصانات ہیں یہ تو بالکل مختصر کھلے ہیں۔ ہر مسلمان کو حرام چیزوں سے بچنا چاہئے' جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمایا۔

مُردار خون اور جدید سائنسی تحقیق

سورۂ بقرہ میں مراد خون بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ یقیناً پھر اس میں نقصان اور مضر صحت ضرور ہوگا۔ آیئے دیکھتے ہیں اس کے سائنسی پہلو کیا ہیں؟

مرنے کے بعد جانور کا پوسٹ مارٹم کرنے کے باعث موت کا پتا چلایا جا سکتا ہے۔ بیماری کا پتا چلنے کے بعد یہ بھی پتا چل سکتا ہے یہ بیماری کھانے کو متاثر کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس کی مثال مرغی سے لے لیجئے۔ اگر آپ کی مرغی مر جائے تو اسے پہلے ڈاکٹر کے پاس لیجائیے گا جو اس کا پوسٹ مارٹم کرے۔ پھر جسم کے کچھ حصوں کا خوردبینی معائنہ کروایئے۔ ان تمام کاموں کے اخراجات اور وقت کو توجہ میں رکھنے کے بعد فیصلہ آسان ہے کہ جانور کسی بیماری سے مر گیا' اس کا گوشت کھانا تندرست انسان کیلئے ٹھیک نہیں۔

کسی زندہ جسم سے نکلنے کے بعد خون فوراً جم جاتا ہے۔ جم جانے کے بعد جو لوتھڑا بنتا ہے' اس میں موجود لحمیات کو ہضم کرنے والے جوہر انسانی معدہ میں نہیں ہوتے' بلی' کتا' شیر' چیتا' بھیڑیا وغیرہ خونخوار جانوروں کے جسم میں نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر کوئی انسان خون پیئے گا تو خون اس کے معدہ میں جا کر جم کر وہاں ہضم کرنے والے جوہروں کو بھی ناکارہ کر دیگا۔ اس طرح خون نہ صرف یہ کہ خود ہضم نہ ہوگا بلکہ اپنے بعد آنے والی غذا کو بھی ناقابل ہضم بنا دے گا۔ نظام انہضام کو کچھ عرصے کیلئے خراب کرنے کے بعد جسم آخر کار خون کو باہر نکال دیتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس عمل کے دوران قولنج کی شکایت بھی پیدا ہو جائے۔

جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق

جھٹکے کا گوشت کسے کہا جاتا ہے؟...... باہر ممالک مثلاً یورپی ممالک میں ایک بڑا سا کمرہ ہوتا ہے' وہاں وہ لوگ جانوروں کو اکٹھا کرتے ہیں جس طرح گائے ہے۔ وہ لوگ مشینی پٹی لگادیتے ہیں جس پر کوئی چیز کھڑی کردی جائے تو اسے چلنا نہ پڑے۔ اس طرح قطار در قطار جانور آتے ہیں' وہاں کونے پر ایک ہتھوڑے کی مانند چیز لگی ہوتی ہے۔ وہ سیدھی جانور کے سر پر لگتی ہے جس سے جانور فوراً چکرا کر گر جاتا ہے۔ ایک چھری بلیڈ کی مانند لگی ہوتی ہے۔ جانور کے چکراتے ہی وہیں موجود آدمی بٹن دباتا ہے اور وہ چھری سیدھی گائے یا کسی جانور کی گردن پر لگتی ہے' وہ وہیں کاٹ دیا جاتا ہے۔

نیویارک کے یہودی...... میرے پیرومرشد امیر جماعت اہلسنّت حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق القادری صاحب دام ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ہم جب امریکہ کے تبلیغی دورے پر تھے تو ہم نیویارک کی مارکیٹ کی طرف گئے۔ وہاں ہم نے عجیب بات دیکھی کہ نیویارک کے یہودی قصاب کی دُکان سے گوشت نہیں خریدتے بلکہ مسلمانوں کی دکان سے گوشت خریدتے ہیں۔ معلوم کرنے پر یہ بات سامنے آئی کہ یہودی کہتے ہیں جس طریقے سے مسلمان اپنے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ ذبح کرنے کا طریقہ بالکل دُرست ہے اور یہودی جو جھٹکے کا گوشت بیچتے ہیں' وہ صحت کیلئے نہایت ہی نقصان دہ ہے کیونکہ جانور کے سر میں جب ہتھوڑا لگتا ہے تو اس کی خون کی روانی رُک جاتی ہے۔ پھر وہ کاٹتے ہیں تو خون کافی دیر کے بعد نکلتا ہے۔ اس کے نقصان دہ اثرات جانور کے گوشت پر پڑتے ہیں۔ لہٰذا وہ گوشت کھانا انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ہے۔

مسلمانوں کے ذبیحہ کی سائنسی حقیقت...... اسلام نے جانوروں کو قابل خوراک بنانے کے بنیادی شرط یہ قرار دی ہے کہ اس کے جسم سے سارا خون باہر نکل جائے۔ عام حالات میں اس غرض کیلئے گردن کے سامنے کی طرف کی چار نالیاں Arteries, Carotid, Jugur, Veins کے ساتھ شہ رگ بھی کاٹ دی جائے۔ اس عمل کی وجہ سے جانور فوراً بے ہوش ہوجاتا ہے۔ دل سے سر کو جانے والی دونوں شریانیں اور وریدیں کٹ جانے سے خون تیزی سے نکلتا ہے۔ اب وہ تڑپنے لگتا ہے کیونکہ دماغ کا جسم کے عضلات سے تعلق حرام مغز کی معرفت قائم رہتا ہے۔ جانور کے بازو اور ٹانگیں زور سے ہلتی ہیں تو ان کے آخری کناروں میں رُکا ہوا خون بھی وہاں سے نکل جاتا ہے۔

یورپی ممالک میں مدتوں جانوروں کا جھٹکا کیا جاتا رہا۔ پھر انہوں نے جدید شکل دیتے ہوئے Guillotin بنالی جو جانور کو کٹہرے پر کھڑا کیا جاتا ہے اور اوپر سے ایک بھاری چھرا گر کر سرتن سے جدا کردیتا ہے۔ تجربات سے معلوم ہوا کہ مشین سے اس طرح کاٹا ہوا گوشت جلد خراب ہوجاتا ہے۔ چونکہ خون اس کے اندر رہ جاتا ہے۔ اس لئے پکاتے وقت بدبو دیتا ہے۔

جدید طریقہ سے ذبح کرنے میں جانور کو بے ہوش کرنے کیلئے جو دماغی چوٹ بجلی کے جھٹکے سے لگائی جاتی ہے' وہ اسے جسمانی صدمہ کی کیفیت میں مبتلا کرکے ہسٹامین کی پیدائش کا باعث بنتا ہے۔ جھٹکے کے گوشت کو کھایا جائے تو نہایت ہی بدمزہ ہوتا ہے۔ یورپ میں حس ذائقہ رکھنے والے کئی لوگوں کو اسلامی طریقہ سے ذبح کیا ہوا گوشت کھلایا تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا جو لذت اسلامی طریقے سے ذبح کرنے میں ہے' وہ دوسرے میں نہیں ہے۔ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ جانوروں کیلئے بھی آرام دہ ہے اور کھانے والوں کیلئے بھی لذت دار اور نقصان دہ بھی نہیں ہے۔

مریض کی عیادت اور سائنسی انکشافات

حدیث شریف...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ' قیدی کو رہائی دلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مژدہ سنایا، جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ لوٹے وقت تک جنت کے باغات میں میوہ خوری میں رہتا ہے۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مریض کی عیادت کیلئے جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کراؤ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

حدیث شریف...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مریض کی عیادت کیلئے جاتا ہے تو وہاں پر دریائے رحمت میں اس وقت تک بیٹھا رہتا ہے جب تک وہ وہاں رہا بلکہ وہ اس دوران دریا میں ڈبکیاں لگاتا ہے۔ (مالک، احمد)

جدید تحقیق...... نیویارک کے ہسپتالوں میں ایک عجیب مشاہدہ کیا گیا۔ وہ مریض جو ہسپتالوں میں تنہا پڑے رہتے تھے انکو بہترین علاج اور نگہداشت کے باوجود پوری طرح فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ جن مریضوں کو ملنے والے اور بیمار پرسی کرنے والے آتے رہتے تھے ان میں تندرستی کی رفتار دوسروں سے بہتر پائی گئی۔

ان مشاہدات کے بعد نیویارک کے پادریوں نے ہسپتالوں میں جانا شروع کر دیا۔ وہ مریضوں سے ملتے' ان کی بیماریوں کے بارے میں گفتگو کرتے اور آخر میں ان کے ساتھ مل کر ان کی صحت یابی کیلئے التجا کرتے اور عیادت کرنے والوں کی توجہ پانے والے اکثر لاعلاج مریض بھی شفایاب ہونے لگے۔ امریکہ رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ نے اس مسئلہ کو روحانیت سے تعبیر کیا اور اس کا کہنا تھا کہ دعا کرنے سے ان کو فائدہ ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ مریض کا ذہن پریشان ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیماری کے تفکرات کی وجہ سے کسی بھی ترکیب کو آزمانے کو تیار ہوتا ہے۔ اسلام نے مریض کی ذہنی کیفیت کو سب سے پہلے محسوس کیا اور اس کے بارے میں ایسے مفید مشورے دیئے جن سے مریض کے ذہن کو اطمینان اور سکون میسر آ جاتا ہے۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہمیں اسلامی طریقے ملے ہیں۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیمار کی عیادت کا بھی حکم دیا اور فرمایا کہ جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اپنے ہاتھ کا پچھلا حصہ اس کے سر پر رکھ کر اس کی طبیعت پوچھو۔ مریض جب اپنی عیادت کیلئے کسی کو آتا دیکھتا ہے تو اس کے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے۔

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا اور سائنسی انکشافات

حدیث شریف...... حضرت ابوحمیرۃ عمران صنعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ مجھے بخار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا، اسے (زم زم) کے پانی سے ٹھنڈا کرو کیونکہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی لپیٹ میں سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بخار آگ کا حصہ ہے۔ اس لئے اسے ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بخار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اسے سر پر اُنڈیل لیتے اور غسل فرماتے۔

احادیث مبارکہ میں بخار کو آگ کی لپیٹ اور جہنم کی پھٹکار قرار دیا گیا۔ اس کا علاج کرنے اور اس کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیٔ برحق ہونے کے ساتھ طبیبِ اعظم بھی ہیں، جو بیماری کی پہچان بھی بتاتے ہیں اور اس کا علاج بھی بتاتے ہیں۔

جدید سائنسی انکشافات...... لوہی کونی نے ہائیڈروپیتھی کے اصول میں تحریر کیا ہے کہ پانی چونکہ عناصر اربعہ میں ہے۔ اس لئے اس کی انسان سے بہت قریب کی نسبت ہے۔ میرے تجربات میں تمام بخار کے مریض، طاعون کے مریض، گردے اور اعصاب کے مریضوں کا علاج بھی پانی ہی ہے۔ ایسے مریضوں کو پانی میں نہلایا جائے۔ ان پر پانی اُنڈیلا جائے اور پانی پلایا جائے۔ تحقیق ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد ٹھنڈک پہنچانا ہے۔ اگر بیمار (بخار والے مریض) کو آپ رضائی میں پیک کر کے سلادیں تو وہ بخار کو شدت سے محسوس کریگا۔ آپ بھی ہاتھ لگا کر چیک کرینگے تو شدید بخار محسوس ہوتا اور مریض کو آپ پنکھے کے نیچے سلادیں تو وہ بخار کی شدت میں کمی پائے گا۔

کلونجی سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اوپر کالے دانوں (کلونجی) کو لازم کرلو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماریوں میں موت کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں جس کیلئے کلونجی میں شفا نہ ہو۔ (مسلم شریف)

عربی میں کلونجی کو حبۃ السوداء کہتے ہیں اور فارسی میں سویز کہتے ہیں۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلونجی کو سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا قرار دیا ہے۔

کلونجی پر جدید تحقیق

☆ کلونجی جسم کے کسی بھی حصے میں واقع رُکاوٹ یعنی سدہ کو دُور کرتا ہے۔

☆ تبخیری مادہ کو خارج کرتی ہے۔

☆ معدے کو مضبوط بناتی ہے۔

☆ حیض، دودھ اور پیشاب لاتی ہے۔

☆ اگر اسے پیس کر سرکہ میں ملا کر کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔

☆ اگر کلونجی کا تیل نکال کر گنج پر لگایا جائے تو بال اُگتے ہیں اور بال جلد سفید نہیں ہوتے۔

☆ پرانے زُکام میں مفید ہے۔ اس کو گرم کر کے سونگھنا بھی زکام میں مفید ہے۔

☆ کلونجی کا دھواں سانس کی تکالیف کو دُور کرتا ہے۔

☆ روٹی کیساتھ کھائیں تو پیٹ میں ہوا نہیں بھرتی۔ زُکام، فالج، لقوہ، بھولنے کی بیماری، چکر اور گھبراہٹ وغیرہ دُور ہوجاتے ہیں۔

☆ سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہو تو کلونجی سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔

☆ کلونجی کو پانی میں پکا کر شہد میں ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے۔ اسے نہار منہ روغن زیتون کیساتھ کھایا جائے تو چہرے کا رنگ لال ہوجاتا ہے۔

فقیر کا تجربہ...... الحمدللہ میرا تجربہ ہے میں صبح اُٹھ کر پندرہ بیس دانے کلونجی کے پانی کے ساتھ نگل لیتا ہوں۔ میرا یہ مشاہدہ ہے کہ کئی بیماریاں بغیر کسی دوا سے یا علاج سے صرف کلونجی کی وجہ سے دُور ہوگئیں اور اس کی شفا کی برکت میں نے محسوس کی ہے۔ کلونجی میں جو ہے سو ہے مگر اصل اثر تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے نکلے اتنے جملے کافی ہیں کہ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔

دودھ پینے کی سنت اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور اس کے بعد کلی کی اور فرمایا کہ اس کی چکنائی بخار کے مریضوں اور سر درد کیلئے بے کار ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی دوا نازل فرمائی ہے۔ پس گائے کا دودھ پیا کرو' کیونکہ یہ ہر قسم کے درختوں کے پتے چرتی ہے۔ (نسائی شریف)

جدید تحقیق...... دودھ کے پینے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:۔

☆ بکری کا دودھ لطیف اور معتدل ہوتا ہے اور امراضِ دق و سل میں مفید ہوتا ہے جبکہ گائے کا دودھ اپنے فائدے کے لحاظ سے یکتا ہے کیونکہ اس میں اکثر بیماریوں سے شفاء ہے۔

☆ دودھ وہی ٹھیک ہے جو براہِ راست جانور سے حاصل کیا جائے یا اسے دوہے ہوئے عرصہ نہ گزرا ہو' پیٹ کے زخم بھرتا ہے اور امراض سینہ کیلئے مفید ہے۔ اس میں اگر چینی کے بجائے شہد ملا کر پیا جائے تو یہ بہترین غذا' ذہنی پریشانی کا علاج' ساتھ ہی منہ اور پیٹ کے زخموں کا بہترین علاج ہے۔

☆ دودھ پینے کا صحیح وقت خالی پیٹ ہے۔ دودھ پینے کے فوراً بعد چہل قدمی کرنا یا سو جانا یہ ہاضمے کو خراب کرتا ہے۔

☆ بڑی عمر کے لوگوں کیلئے دودھ میں شہد ملا کر پینا زیادہ مفید ہے کیونکہ اس طرح تبخیر پیدا نہیں ہوتا۔

کدُّو اور جدید تحقیق

کدو ایک عام سبزی ہے۔ ہر سبزی کی طرح جو کہ پوری دنیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا بے مثال ہونا اس لئے ہے کہ اسے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔

حدیث شریف...... حضرت وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے کدو موجود ہے کہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔ مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل ہے۔ (بحوالہ طبرانی شریف)

حدیث شریف...... ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کدو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے مخاطب کرتے ہوئے طبیبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! جب خشک گوشت پکاؤ تو اس میں کدو ڈال کر اضافہ کرلیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

کدو کے متعلق جدید تحقیق...... کدو کے فوائد جن کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلدی ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا۔ خود جلدی ہضم ہونے کیساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

☆ بخار کے مریضوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ بخار کے مریضوں کو آرام اور سکون مہیا کرتا ہے۔

☆ کدو کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔

☆ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے درد میں آرام ملتا ہے۔

☆ کدو پیاس بجھاتا ہے۔ جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے۔ پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

☆ کدو کے پانی کلیاں سے کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

کھیرے کی سنت اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ کھیرے کھا رہے تھے۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

☆ بہترین کھیرا پکا ہوتا ہے۔ یہ جسم کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ طبیعت میں اور خاص طور پر معدے اور آنتوں میں کسی وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو کھیرا کھانے سے سکون ملتا ہے۔

☆ پیشاب آور ہے اور اس کا مسلسل استعمال جسمانی کمزوری دُور کرتا ہے۔

☆ کھیرا کھانے سے معدے اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔

☆ مثانے کی سوزش، جلن کو دُور کرتا ہے۔ اگر اس کے چھلکے پیس کر کتا کاٹے مریض کو چٹائے جائیں تو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

چقندر کے فوائد اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوشی محسوس کرتے تھے کیونکہ اس روز ایک بڑھیا آتی تھی جو ہنڈیا میں چقندر کی جڑیں اور جَو ڈال کر انکو خوب پکا کر لاتی۔ اس میں خدا کی قسم نہ تو چربی ہوتی تھی نہ چکنائی۔ ہم جمعہ پڑھ کر اس کے پاس جاتے۔ اسے سلام کرتے اور وہ بڑھیا اپنا پکوان ہمارے آگے رکھتی اور ہم اسی کھانے کی خوشی میں جمعے کے دن مسرور رہتے۔

یہ خاتون چقندر اور جَو کی دیگ پکا کر ہریسہ کی مانند گھوٹ کر مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر فروخت کرتی تھی۔

جدید تحقیق...... چقندر کے فوائد کے متعلق جدید تحقیق مندرجہ ذیل ہے:۔

☆ چقندر اگرچہ ٹھنڈک رکھتا ہے مگر ایسی کہ جسم کو ناگوار نہیں گزرتی۔

☆ جسم کے سدے کھولتا ہے۔ ایگزیما اور پتھری میں مفید ہے۔

☆ چقندر کاٹ کر سر پر ملنے سے گرتے بال رُک جاتے ہیں۔

☆ اسے پکا کر اور پانی میں گھوٹ کر لگانے سے سر کی جوئیں مر جاتی ہیں۔

☆ چقندر کے پانی کو شہد کے ساتھ پیا جائے تو بڑھتی ہوئی تلی کو کم کرتا ہے اور جگر میں پیدا ہونے والی رُکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔

☆ چقندر کے پتوں کا پانی نکال کر اس سے کلی کرنا یا اسے مسوڑھوں پر ملنے سے دانتوں کا درد دُور ہو جاتا ہے۔ بعض طبیبوں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے آئندہ دانتوں کا درد جاتا رہے گا۔

☆ بال کم ہوں تو چقندر کے پانی سے دھونا مفید ہے اور چقندر دَستوں کو بند کرتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کا وبال اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوسری جگہ (شہر یا بستی میں) غلہ لے کر آئے جس سے لوگوں کو خوراک ملتی ہے' ایسا شخص مرزوق ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کو رزق دے گا اور جو شخص ضرورت کے وقت غلہ روکے گا (مہنگائی کا انتظار کرے) ایسا شخص معلون ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

محترم حضرات! آج تاجر حضرات اپنے گوداموں میں مال اسٹاک کر کے رکھ لیتے ہیں تاکہ مہنگائی اور اناج کی قلت ہو تو ہم اس کو منہ مانگے داموں بیچیں۔ اناج کی ہر آدمی کو ضرورت ہوتی ہے۔ امیر بھی کھاتا ہے' غریب بھی کھاتا ہے' بادشاہ بھی کھاتا ہے اور رعایا بھی کھاتی ہے۔ اس لئے سب اسے خریدیں گے۔ لہٰذا وہ منہ مانگے دام مانگتے ہیں۔ امیر آدمی تو خرید لیتا ہے مگر غریب آدمی جو بیچارہ پہلے سے مالی مشکلات میں گرفتار ہے' مزید تکلیف میں آجاتا ہے۔ یہ کام تاجر حضرات کرتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اس میں برکت کا خاتمہ ہے۔ ظاہر میں منافع ہی منافع ہے مگر باطن میں نقصان ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ جدید تحقیقی رپورٹ اس بارے میں کیا کہتی ہے۔

اقتصادی اُمور میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ

اشیائے خوردونوش کا استعمال مارکیٹوں میں اس قدر میسر ہو کہ اس کا ملنا کسی بھی وقت مشکل نہ ہو۔ گاہک کی صورت حال چونکہ ضرورت مند ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ضروریات کا خیال کرنا تاجرانہ زندگی کا اصول ہے۔ اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کا قانون بروقت عمل میں رہے اور وہ لوگ جو اس جرم میں مبتلا ہیں' ان کے خلاف سخت کاروائی کا اجراء ہونا ضروری ہے تاکہ ریاست کے عوام بہتر زندگی گزار سکیں۔ (ورلڈ ہیلتھ رپورٹ)

حقوق العباد میں عام طور پر ایک یا کچھ افراد کو تکلیف پہنچتی ہے مگر ذخیرہ اندوزی سے ایک نہیں بلکہ پورے شہر یا پورے ملک وقوم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس جرم سے لاکھوں یا کروڑوں لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ ان میں معصوم بچے' بوڑھے اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح سے اگر کوئی تاجر دوائیوں کا ذخیرہ کرے اس لالچ میں کہ یہ مہنگی ہوں گی اور میں زیادہ نفع کماؤں گا تو اب سوچئے کہ مریضوں پر یہ ظلم ہوگا یا نہیں۔ پھر مریضوں کی اکثریت غریبوں کی ہوتی ہے۔

اولاد کے حقوق اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کیلئے ایک صاع صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی تہذیب سے زیادہ ایک باپ کا اپنی اولاد کیلئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور نہ اسے حقیر سمجھے اور نہ اس پر بیٹوں کو ترجیح دے تو خدا تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

جدید تحقیق...... یورپ میں اولاد کی اچھی تربیت نہیں کی جاتی بلکہ ماں باپ دونوں کام کاج میں لگے ہوتے ہیں۔ بچے کو آیا کے پاس رکھوا کر چلے جاتے ہیں۔ وہ ڈبے کا دودھ پلاتی ہے اور ٹائم پاس کرتی ہے۔ اس طرح بچہ اپنے والدین کی تربیت اور پیار سے محروم رہ جاتا ہے۔

اس کا وبال یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ لڑکا یا لڑکی دن بھر کالج میں اور رات کو کلب میں گزارتے ہیں۔ ہر لڑکی کا کوئی نہ کوئی بوائے فرینڈ ساتھ ہوتا ہے اور ہر لڑکے کی کوئی نہ کوئی گرل فرینڈ ساتھ ہوتی ہے۔ خوب شراب بھی پی جاتی ہے مگر والدین کو فرصت ہی نہیں کہ وہ یہ معلوم کریں کہ میری جوان بیٹی یا جوان بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اگر کبھی والدین اونچی آواز سے ڈانٹ دیں یا اپنی بیٹی کو تھپڑ رسید کر دیں تو یہی اچھی تعلیم و تربیت سے محروم، پیار و محبت سے محروم لڑکی اپنے والدین کی شکایت پولیس کے محکمے میں کرتی ہے۔ یورپی تحقیق بھی یہی ہے کہ والدین کی اچھی تعلیم و تربیت نہ ہونے کی وجہ سے سترہ اور اٹھارہ سال سے کم عمر کی لڑکیاں شادی سے پہلے ماں بن جاتی ہیں پھر اس کا خمیازہ والدین بھگتتے ہیں۔

اسلام جہاں ہر کسی کے حقوق کی بات کرتا ہے، وہاں والدین کو بھی یہ لمحہ فکر یہ دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو۔ کچھ وقت اپنی اولاد کو بھی دو۔ تمہاری اولاد کیا کرتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ اس کا خیال رکھا جائے، ورنہ برے دِنوں کا انتظار کیا جائے۔

نقل اُتارنے کی ممانعت اور تحقیقی دُنیا

اسلام میں کسی کا مذاق اُڑانے اور نقل اُتارنے کی ممانعت ہے۔

نقل اور نفسیات

فرائڈ کے نظریات...... نقل دراصل ذہن کے اس حصے کا برعکس ہے جس سے آدمی دوسرے کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے۔ نقل میں تنقید کا پہلو بھی ہے اور اختیار کا بھی۔ یعنی بعض اوقات کسی کی بری عادت کو ظاہر کرنے کیلئے بالکل وہی عمل کیا جاتا ہے حالانکہ یہ انسانی سوچ اور سمجھ پر اتنا برا اثر ڈالتا ہے جس سے زبان کی لکنت' آواز کی کمی جیسے امراض پیدا کرتا ہے۔

ہومر کے تجربات...... نقل سے ذہنی صلاحیتوں کا نکھار تقریباً ختم ہوجاتا ہے۔ انسان گہری سوچ کو چھوڑ کر صرف لکیر کا فقیر بن جاتا ہے اس کی اپنی سوچیں کم اور دوسروں کی نقل کی زیادہ پڑی ہوتی ہے۔ اس کا نقصان اس کی عملی زندگی میں زوال کا باعث بنتا ہے۔

کسی کا مذاق اُڑانا اور نقل اُتارنا منع ہے مگر نیک لوگوں کی نقل بغیر کسی بغض وعداوت اور دِلی محبت کے ساتھ اُتارنے کی ممانعت نہیں ہے کیونکہ اچھوں کی نقل اچھی چیز ہے۔ کسی کو اچھا کام کرتے دیکھ کر اچھا کام کرنے کی کوشش کرنا' اس نیک شخص کا انداز اپنانا یہ صحیح ہے بلکہ اس سے ظاہری اور باطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دعا کے برکات اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث شریف...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ خدا تعالیٰ مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرنے کو دعا کہا جاتا ہے۔ دراصل دعا عبادت کا ایک حصہ ہے کیونکہ انسانی زندگی کا مقصد عبادت اور اطاعت ہے اور عبادت ہی انسان کو مقام عبدیت تک پہنچاتی ہے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دعا مانگنے کا بھی حکم ہے۔

حدیث شریف...... حضرت عثمان بن حنیف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک اندھا شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری بینائی کیلئے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ بہتر ہوگا۔ اس نے کہا دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے کہو اے اللہ جل جلالہ! میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وسیلے سے بینائی چاہتا ہوں۔ اس نابینا نے ایسا ہی کیا اور آنکھ دُرست ہوگئی۔

(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی)

جدید تحقیق......دعا بندہ کا اپنے خالق سے براہِ راست مکالمہ ہے۔ جدید ماہرین نفسیات دعا کی معالجاتی اہمیت سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ احساس گناہ جو کہ تشویش' خوف اور ڈپریشن کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس کو فرد کے ذہن سے نکال کر پھینکنے میں دعا بحیثیت آلہ علاج بہت اہمیت کی حامل ہے۔

بقول ولیم جیمز......دعا خارجی ماحول میں کوئی تبدیلی پیدا کر سکے یا نہ مگر باطن میں تبدیلی یقیناً ہوتی ہے۔ مذہب کے اندر یہ یقین واثق ہے کہ جو نتائج کسی اور طریقے (طبعی طریقے) سے پیدا نہیں ہو سکتے' وہ دعا سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ (نفسیات واردات روحانی)

بقول فریڈ مائرز......میرے لئے یہ ایک امر واقعہ ہے کہ ہمارے اردگرد ایک روحانی عالم ہے اور روحانی عالم کا مادی سے حقیقی رابطہ ہے مادی عالم کا قیام اسی روحانی عالم کی بدولت ہے۔

لیڈ بیٹر کے خیالات......عام طور پر دعا سے مراد وہ کلمات لئے جاتے ہیں جو ایک فرد اپنے سماجی' معاشی' طبی اور روحانی مسائل کے حل میں مدد مانگتے ہوئے اپنے رب کے حضور عرض کرتا ہے۔ لیڈ بیر (Invisible Helpers Page No.4) پر لکھتا ہے، 'دعا کیا ہے؟' کاسمک ورلڈ میں قوت کے خزانوں کا منہ کھول دینا' یہ ایک زبردست ذہنی و جذباتی جدوجہد ہے اور اس دنیا میں جو ایک نظام کے تحت چل رہی ہے' ہر کوشش کا کوئی نہ کوئی صلہ ہوتا ہے۔ یہاں نتائج اعمال سے یوں بندھے ہوئے ہیں کہ انہیں جدا کرنا ممکن نہیں۔ یہی یورپی صوفی ایک مقام پر کہتا ہے کہ گداز میں ڈوبی ہوئی ہر آواز کا جواب فوراً آتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو لوگ کائنات کو مردہ سمجھنے لگیں۔ دعا اور قبولیت ایک سکے کے دو رخ ہیں۔ قبولیت اسی طرح کا دعا کا دوسرا رُخ ہے جس طرح نتیجہ سبب کا (The Master & The Path Page No.23) (آر ڈبلیو ٹرائن) کے بقول ہر خیال ایک لہر ہے جو دماغ سے نکلنے کے بعد موزوں صلہ لے کر واپس آتی ہے۔

مارکیس ایلیس کے الفاظ......اگر انسان پہلے ہی اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے کہے (بقول مارکیس ایلیس) اے ربّ جو کچھ تجھے پسند ہے وہ مجھے بھی پسند ہے۔ تیرے ہر عمل میں میری بہتری ہے، تو اس صورت میں اسے پریشانی نہ اُٹھانا پڑتی۔ سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ دعا سوال بھی ہے اور علاج بھی ہے۔ اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے اثرات انسانی زندگی پر بھی بہت اچھے پڑتے ہیں اور دعا مانگنے کے بعد انسان اطمینان اور سکون محسوس کرتا ہے۔

آنسو بہانا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے۔ (ترمذی شریف)

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دو آنکھیں جہنم میں نہیں جائیں گی۔ ایک وہ آنکھ جو اسلامی سرحد کی حفاظت کیلئے جاگتی ہو دوسری وہ جو خوفِ خدا جل جلالہ میں آنسو بہائے۔

جدید تحقیق...... رونے کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر سب کو پتا چل جائے تو لوگ سب کام چھوڑ کر رونا شروع کر دیں۔ رونے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہنسنے والے کی بجائے رونے والا ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ہم میں سے بہت کم لوگ رونے کی افادیت سے آگاہ ہیں۔ اگر اس مفید عمل کے فوائد پتا چل جائیں تو لوگ زیادہ سے زیادہ رونا شروع کر دیں۔

ایک بھارتی اخبار کی تحقیق کے مطابق رونے سے آنکھوں کی بے شمار بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ بے شمار نہ پوری ہونے والی خواہشات رو دھو کر پوری کروالی جاتی ہیں۔ رونے سے گناہوں کی دھلائی بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے اپنے ربّ جل جلالہ کی محبت میں رو رو کر بڑے بڑے راز اور مقامات پا لیتے ہیں۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنی اُمت کے غم میں روتے تھے۔ رونے سے اپنے محبوب کو پایا جاتا ہے۔ رونے سے محبوب کو بھی راضی کیا جاتا ہے۔

کھیلوں کے نقصانات اور تحقیق

اسلام قید کا مذہب نہیں ہے اور نہ ہی سختی کا مذہب ہے بلکہ اسلام پابندی کا مذہب ہے۔ اُمت جب بھی ان پابندیوں کو اپنے اوپر لاگو کر کے زندگی گزارے گی وہ خوشحال اور کامران اور ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی لیکن آج ہم نے صحت و تندرستی' تفریح کو حاصل کرنے کیلئے جس انداز کی کوشش اور کھیلوں کا انتخاب کیا ہے' اس قسم کے کھیلوں میں پڑے رہنا بھی منع ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے' جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:۔

القرآن...... (ترجمہ) اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کیلئے ذِلت کا عذاب ہے۔ (سورۂ لقمان:۶)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لھو ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی اور کام کی بات سے غفلت میں ڈالے۔ ان میں تمام کھیلوں سے بچنے کا حکم ہے۔ جن میں خصوصاً فٹ بال' اسنوکر اور کیرم بورڈ شامل ہیں جو کہ سخت حرام ہیں۔

ڈاکٹر اڈمن کی وارننگ...... میرے خیال میں جتنی عریانی اور فحاشی جیم خانوں اور کلبوں نے پھیلائی' موجودہ کھیلوں کے نظام نے اتنی فحاشی نہ پھیلائی۔ حتیٰ کہ بعض لاعلاج امراض کو پھیلانے کیلئے کھلاڑیوں نے بہت بڑا کام کیا اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ کھیلوں کے نظام سے پھیلنے والی تمام بیماریوں کا قلع قمع کیا جائے تو اس کا واحد حل ایسے کھیلوں کو اختیار کیا جائے جو یا تو اندرون خانہ ہوں یا پھر ان کھیلوں میں کھلاڑی کے بدن ڈھکے ہوئے ہیں۔

حدیث شریف...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو۔ (مشکوٰۃ شریف)

جدید تحقیق...... آج کل ہمارے یہاں جو کھیل مثلاً فٹ بال' ہاکی' ٹیبل ٹینس اور کشتی وغیرہ کھیلوں میں ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ نظر آتا ہے جو کسی صورت حلال نہیں ہے۔ مرد تو مرد ہیں آج کل عورتوں نے بھی ان کھیلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ اس کھیل میں حصہ لے کر گنہگار ہوتے ہیں اور عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر گنہگار ہوتی ہے کیونکہ گھٹنے ستر عورت کے زمرے میں آتے ہیں۔ ستر کھلا دیکھنا حرام ہے۔ اس لئے عوام بھی حرام کی مرتکب ہوتی ہے۔ اسی طرح ویڈیو گیم اور کیرم بورڈ بھی حرام ہے۔ کراچی کے دارالعلوم امجدیہ نے حال ہی میں ویڈیو گیم، اسنوکر، فٹ بال اور کیرم بورڈ کھیلنے اور دیکھنے پر حرام کا فتویٰ دیا ہے۔ جو حضرات اپنی دکانوں پر یہ سلسلے کرتے ہیں ان کی بھی کمائی حرام ہے۔ اس لئے کہ جتنے لوگ یہ گناہ کرتے ہیں آپ ان سب کا سبب ہیں۔ لہٰذا آپ بھی گنہگار ہوں گے اور کوشش کریں کہ اس کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

ویڈیو گیم اس لئے منع ہے کہ اس میں تصویریں ہوتی ہیں۔ تاش پتے بھی کھیلنا منع ہے۔ اس میں بھی تصویریں ہوتی ہیں۔ جوئے کے علاوہ ٹائم پاس کرنے کیلئے کھیلنا بھی گناہ ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو کھیلوں سے روکے۔ اولاد کو ان کاموں سے روکنا والدین کی ذِمہ داری ہے کیونکہ اس کا بہت برا اثر بچوں پر پڑتا ہے۔ ساتھ ہی ان کی آنکھیں بھی چھوٹی سی عمر میں خراب ہوجاتی ہیں۔

کفار و مشرکین اس قدر چالاک اور مکار ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ان کاموں میں لگا دیا ہے۔ امریکہ اتنا بڑا ملک ہے مگر اس کی کوئی کرکٹ ٹیم نہیں ہے۔ ان بد مذہبوں نے مسلمانوں کو ان کاموں میں اُلجھا کر عبادت و اطاعت سے دُور کر دیا ہے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کو نہ جانے کب عقل آئے گی؟

تحفہ دینے کی سنت اور مشاہدات

حدیث شریف...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو تو باہمی محبت پیدا ہوگی اور دِلوں سے دشمنی اور بغض دُور ہوجائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث شریف...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مجھے تحفہ میں کوئی بکری کا ایک پایہ بھی پیش کرے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اور اگر کوئی دعوت میں ایک پایہ بھی کھلائے تو میں اس کی دعوت میں ضرور جاؤں گا۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق...... تحفہ ایک محبت کی نشانی ہے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تحفہ محبت بڑھاتا ہے۔ جب آپ کسی کو تحفہ دیں تو قدرتی طور پر آپ کے دل میں ایک عجیب خوشی ہوتی ہے۔ دل کو تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح جس کو تحفہ دیا جائے اس کی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ وہ اپنے دل میں یہ طمانیت محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے بھی محبت رکھنے والا کوئی ہے وہ سب کو بتاتا ہے اور وہ تحفہ دکھاتا ہے۔ حالانکہ کتنی ہی کم قیمت چیز ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اب تُو بھی اس کو تحفہ دے تاکہ وہ بھی خوش ہو اسطرح وہ بھی تحفہ دیتا ہے پھر محبت بڑھتی ہے۔ دوستی بھی مضبوط ہوتی ہے۔ کسی ناراض دوست کو بھی تحفہ دیا جائے تو وہ بھی خوش ہوتا ہے اور ناراضگی دُور ہوتی ہے۔ محبت میں اِضافہ ہوتا ہے۔ تحفہ دیتے وقت سنت کی نیت کرلی جائے کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تحفہ دیتے تھے تو اس کا ثواب بھی ملے گا۔

مگر افسوس کی بات ہے کہ اب پہلے جیسی محبتیں نہیں رہیں بلکہ آپس میں صرف جو بھی ہے' سامنے ہی سامنے ہے۔ دلوں کے اندر بغض وعداوت ہے۔ کوئی کسی کی ترقی نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ہمارے ہر کام میں مفادات شامل ہوگئے ہیں۔

مثلاً میں اس کی میت میں جاؤنگا تو وہ بھی ہمارے یہاں آئیگا۔ میں اگر کسی بیٹی کی شادی میں جاؤں گا تو وہ بھی میرے یہاں آئیگا۔ اسی طرح تحفہ اس بنیاد پر دیا جاتا ہے کہ میں اسے تحفہ دوں گا تو وہ بھی مجھے اس سے بڑھ کر تحفہ دے گا۔ انہی مفادات کی وجہ سے محبت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ عہد کو توڑیں گے آپس میں قتل کے واقعات ہونے لگیں گے اور جس قوم میں فحش کام ہونے لگیں گے اللہ عزّ وجل ان پر موت کو مسلط کر دیگا اور جو لوگ زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ (حاکم)

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

انٹرنیٹ سے جہاں تبلیغ واشاعت کا ذریعہ ہے وہاں بے حیائی بھی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک چاقو سے پھل فروٹ کاٹے جاتے ہیں اور مریض کے مرہم کا بھی کام لیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کو غلط کام میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قتل وغارت گری بھی کی جا سکتی ہے لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس انٹرنیٹ سے اچھے کام کم اور برے کام زیادہ ہوتے ہیں۔ نوجوان نسل کو تباہی کے راستے پر دھکیل دیا ہے۔

انٹرنیٹ کیفے یا تباہی کا دروازہ

تحقیقی رپورٹ...... انٹرنیٹ سے تباہی و بربادی پھیلانے میں اہم کردار کیفے کا ہے۔ ہر علاقے میں تین تین چار چار کیفے کھل چکے ہیں۔ حال ہی میں پی ٹی وی نیوز کی رپورٹ جو کہ ایک سروے رپورٹ تھی، اس میں بتایا گیا کہ نوجوان بیس یا تیس روپے دیکر روزانہ کیفے میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہاں وہ چیٹنگ (Chatting) کرتے ہیں۔ لڑکا لڑکی بن کر بات کرتا ہے۔ اسی طرح لڑکی لڑکا بن کر بات کرتی ہے۔ کئی کئی گھنٹوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آخر کار ایسی چیٹنگ میں نوبت شادی تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ اس میں صرف اور صرف الفاظوں والی محبت ہوتی ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ سامنے والا کون ہے اور کیا ہے؟ یہ ایک نشہ ہے جس کو لگ جائے وہ بڑی مشکل سے چھوڑ پاتا ہے۔

دوسری تحقیقی رپورٹ...... دوسری جانب اسی انٹرنیٹ سے نوجوان فحاشی اور عریانیت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بے حیا اور بے ہودہ تصاویر جس میں لباس کو کا کوئی تصور ہی نہیں ہوتا، نوجوان اسے دیکھتے ہیں۔ اس ویب سائٹ میں بے ہودہ قسم کے ناچ اور عریانیت عام ہوتی ہے۔ لاکھوں ایسے نوجوان لڑکے اور نوجوان لڑکیاں اس کام میں مبتلا ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا نشہ ہے جو بہت مشکل سے چھوٹتا ہے۔ یہی چیز شہوت پرستی اور زنا کاری کی طرف مائل کرتی ہے۔ پانچ سالوں کے اندر اس بے حیا سائٹ نے جو تباہی مچائی ہے، وہ سو سال میں کوئی نہیں مچا سکا۔ یہ یہود و نصاریٰ کی بھیانک چال ہے، جو کہ مسلمانوں کو خراب اور بے حیاء بنانے کیلئے استعمال کی جا رہی ہے۔ آج یہود و نصاریٰ کامیاب ہیں۔ مسلمانوں کو عقل کب آئے گی؟ تحقیقی رپورٹ میں والدین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھیں کہ لڑکا اور لڑکی کہاں جا رہے ہیں اور اس بات کا بھی خاص رکھا جائے کہ وہ اپنا جیب خرچ کہاں استعمال کرتے ہیں اور اپنی اولاد پر نظر رکھی جائے۔ یہ دور بڑا نازک دور ہے۔ بگڑنے میں کچھ دیر بھی نہیں لگتی۔ پھر ایسا نہ ہو کہ بعد میں والدین کو اپنی اولاد کے کئے پر پچھتاوا ہو اور پھر رونے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور جدید تحقیق

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

(ترجمہ) اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ (جل جلالہ) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر'
بے شک اس کی پکڑ دردناک ہے کڑی ہے۔ (پ۱۲، سورۂ ہود:۱۰۲)

تحقیقی رپورٹ...... (۱) Misless Isipi River میں ہر سال سیلاب آتا ہے۔ پانی کا زیادہ سے زیادہ اخراج ڈیڑھ لاکھ کیوسک تک پہنچتا ہے۔ گزشتہ سال سیلاب آیا تو پانی کا اخراج ساڑھے سات لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا۔ جتنے پل اور ڈیم بنے ہوئے تھے' پانی ان کے نیچے کے بجائے اوپر سے گزرنے لگا۔ سات ریاستیں زیرآب آگئیں۔ 30 بلین ڈالر کا نقصان ہوا۔

(۲) امریکی ریاست ٹیکساس میں تارپیڈو آیا جس کی طاقت 10 نائیٹروجن بموں سے زیادہ تھی۔ اس نے مکانوں کی چھتوں کو اُڑا کر رکھ دیا۔ کاروں کو اُٹھا کر پٹخ دیا۔ چند لمحوں میں خوبصورت آبادیاں کھنڈرات میں تبدیل ہوگئیں۔ کئی بلین ڈالرز کا نقصان ہوا۔ نام نہاد سپر پاور محو حیرت رہ گیا۔

(۳) امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں تاریخ کا عبرتناک زلزلہ جنوری 1994ء کو رات چار بجے آیا۔ یہ سترہ جنوری کی وہی رات ہے جب امریکہ نے بغداد شریف کے مقدس مقامات پر بم گرائے تھے۔ زلزلے کے نقصانات عجیب تھے۔

(٤) وقت سے پہلے زلزلے کی اطلاع پانے والے آلات خاموش تھے چونکہ زلزلے کا Epilinentre سطح زمین سے نو کلومیٹر نیچے تھا۔ انجینئرنگ کے نقطۂ نظر سے اس زلزلے کی Fault Probabity One In Ten Thousand تھی۔
انجینئر مطمئن تھے کہ یہ زلزلہ کبھی نہیں آئے گا۔ جب آگیا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ سپر پاور کی ٹیکنالوجی دھری کی دھری رہ گئی۔ زلزلے کا Ampitude سات سے زیادہ تھا۔ پینتالیس سیکنڈ کا وقت یوں لگتا تھا کہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ سوئے ہوئے لوگ بستروں سے گیند کی طرح اُچھل کی نیچے آگرے۔

اس کے علاوہ 11 ستمبر 2001ء کا واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان سے باتیں کرنے والی اونچی اور عالیشان عمارت جسے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا' وہ امریکہ جو یہ کہتا ہے کہ ہم آنے والی مکھی کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ہمارا سیٹلائٹ نظام اتنا تیز ہے مگر اسی امریکہ کی اتنی بڑی عمارت کو بڑے بڑے طیاروں نے نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔ نہ مارنے والے کا پتا ہے نہ نقصان کا اندازہ۔ ہزاروں لوگ مارے گئے اور نام نہاد سپر پاور امریکہ ہل گیا۔

نام نہاد سپر پاور کا ظلم...... امریکہ وہ نام نہاد سپر پاور ہے جس نے عرصہ دراز سے ظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے' اس کی بدمعاشی پوری دنیا میں پائی جاتی ہے۔ اس میں اصل کردار یہودیوں کا ہے کیونکہ امریکہ کے پیچھے یہودی لابی ہے جو ہمیشہ اپنے مفادات کیلئے کام کرتی ہے۔

افغانستان جیسے کمزور ملک پر حملہ کر کے اس نے اپنی بھڑاس نکالی۔ شرم بھی نہ آئی ایک غیر مسلح اور کمزور ملک سے لڑائی لڑی۔ وہ بھی اکیلے لڑنے سے ڈرتا تھا۔ لہٰذا سارے چوہوں کو جمع کر کے حملہ کیا۔ ہزاروں بے گناہ عورتیں' بچے اور آدمی شہید ہوئے جس طالبان کا بہانہ اس نے بنایا' وہ اتنی تعداد میں نہ مرے جتنے عام لوگ مرے۔ امریکہ کے بھی کئی فوجی مارے گئے اور کئی امریکی جہاز تباہ ہوئے جس کے بارے میں بتایا نہیں جاتا۔

عراق جیسے غریب ملک پر دل چاہتا ہے بمباری کرتا ہے جس میں ہزاروں لوگ اب تک شہید ہو چکے ہیں۔ عراق پر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ دواؤں پر پابندیاں ہیں جس کے باعث لاکھوں بچے اب تک شہید ہو چکے ہیں۔ عراق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ہتھیار بناتا ہے۔ اس پر بمباری کی جائے حالانکہ امریکہ اسلحہ بناتا ہے اور بیچتا بھی ہے۔ لہٰذا وہ دو طرح سے مجرم ہے۔ اس پر ڈبل بمباری ہونی چاہئے۔ بالآخر شیطان امریکہ نے عراق کے مظلوم مسلمانوں پر بمباری کر دی جس سے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور اب بھی قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔

جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی پر بمباری کر کے امریکہ نے ہزاروں لوگوں کو مروایا۔ اسی طرح اپنی ناجائز اولاد اسرائیل کے ہاتھوں ہزاروں فلسطینیوں کو مروا چکا ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے؟

اللہ تعالیٰ ہر بڑی چیز کو چھوٹی چیز سے مرواتا ہے۔ وہ ابرہہ جو کعبۃ اللہ شریف کو ڈھانے کیلئے آیا تھا' اسے چھوٹی سی مخلوق ابابیل سے مروایا تھا۔ نمرود جیسے ظالم کو اللہ تعالیٰ نے مچھر جیسی کمزور چیز سے مروایا۔ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انگوٹھے چومنا اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اذان کہی تو جب 'اشهد ان محمدا' پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا۔ یہ دیکھ کر حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح کرے تو میں کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا۔ (موضاعت کبیرو، مقاصد حسنہ، ص ۳۸۴)

فقہ حنفی کی کتابوں شرح وقایہ، ردمحتار، درمختار (صفحہ نمبر ۲۶۷، جلد اوّل، باب الاذان) الطحاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ میں انگوٹھے چومنے کو جائز اور مستحب لکھا ہے۔

جدید تحقیق:

- ☆ نام محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر انگوٹھے چومنے سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے۔
- ☆ انگوٹھے چومنے والا کبھی اندھا نہیں ہوگا۔
- ☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔
- ☆ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔
- ☆ محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اضافہ ہوگا۔

گفتگو کا اسلامی طریقہ اور جدید سائنسی تحقیق

گفتگو کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق بات کی جائے۔ بلا ضرورت ہر وقت اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہنا خلافِ سنت ہے۔ بات نرمی سے کرنا چاہئے۔ ہمیشہ درمیانی آواز سے بولنا بہتر ہے یعنی نہ زیادہ آہستہ بولا جائے کہ مخاطب سن ہی نہ سکے کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے اور نہ زیادہ چیخ کر بولا جائے کہ سننے والا تنگی محسوس کرے۔

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دفعہ آدمی ایک ایسی بات کہتا ہے جو اُسے پسند ہوتی ہے اور وہ اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے اور کبھی ایسی بات کہتا ہے کہ جو خداوند تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتی ہے اور وہ اس کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ (بخاری شریف از کتاب پیغام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حدیث شریف...... حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایماندار کے ترازو میں قیامت کے دن سب سے زیادہ بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اچھی عادت ہے اور خدا عزّ وجل بد گفتار اور بے ادب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ترمذی شریف از کتاب پیغام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جدید تحقیق...... نفسیات کے بہت بڑے ماہر کا کہنا ہے کہ جب کسی سے گفتگو کرو تو دوسرے کی بات غور سے اور توجہ سے سنو' ٹھہر ٹھہر کر بولو' دوسرے کو سننے کا موقع دو۔ سنو بھی اور سناؤ بھی' اہم بات کو سمجھانے کیلئے اسے دُہرا بھی سکتے ہو' اگر دوسرا بات کر رہا ہو تو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ۔

روحانیت کی حقیقت اور سائنس

القرآن:

(ترجمہ) یہاں تک کہ چیونٹیوں کے نالے پر آئے ایک چیونٹی بولی۔اے چیونٹیو! اپنے گھر میں چلی جاؤ‘
تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اوران کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔ (پ۱۹،سورۂ نمل:۱۸،۱۹)

(ترجمہ) سلیمان نے فرمایا،اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں تخت حضور میں حاضر کروں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا کچھ عمل تھا کہ میں اُسے حضور میں حاضر کردوں ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا اور کہا یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے۔ (پ۱۹،سورۂ نمل:۳۸،۳۹،۴۰)

تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اوران کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔ (پ۱۹،سورۂ نمل:۱۸،۱۹)

حدیث شریف...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گردونواح میں جاتے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا وہ السلام علیک یارسول اللہ (ﷺ) کہتا تھا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... صاحب دلائل الخیرات اپنی کتاب دلائل الخیرات میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو وہ میرے پاس پیش کیا جاتا ہے مگر اہل محبت کا دُرود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

سب سے پہلے روحانی قوت اور قوتِ سماعت قرآن سے ثابت کی گئی۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے ذرّہ برابر چیونٹی کو ان بلوں میں دیکھ بھی لیا‘ آواز بھی سنی اور ان کی زبان بھی سمجھ لی‘ یہ قرآن سے ثابت ہے۔ایک نبی علیہ السلام کو اللہ عزّ وجل نے اتنی طاقت دی ہے تو امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا طاقت دی ہوگی۔

دوسری دلیل ملکہ بلقیس کا تخت دوسرے ملک سے لانا وہ بھی صرف ایک درباری جو سلیمان علیہ السلام کی اُمت کا ایک فرد تھا جس نے کئی ہزار میل کی مسافت طے کرکے تخت اُٹھا کر واپس آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر بھی کردیا وہ بھی پلک جھپکنے سے پہلے کردیا‘ یہ بھی قرآن سے ثابت ہے۔اس سے اندازہ کریں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک اُمتی کی یہ روحانی طاقت ہے تو پھر اُمتِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اولیاء کی کیا روحانی پاور اور اختیارات ہوں گے۔

روحانیت اور جدید سائنسی انکشافات

سائنس خلا میں سیارے چھوڑتی ہے خلا میں کئی کئی لاکھ فٹ کی بلندی پر اسے چھوڑا جاتا ہے پھر اس میں ایک آدمی بھی بٹھایا جاتا ہے وہ خلا میں ہوتا ہے زمین پر بیٹھ کر کمپیوٹر کے ذریعے سائنسدان اس سیارے میں بیٹھنے والے شخص کی نبض چیک کر سکتے ہیں کہ آیا یہ بیمار تو نہیں ہو گیا۔

موبائل فون جس میں نہ تار ہے نہ کیبل سسٹم ہے پھر بھی لیزر شعاعوں کے ذریعے ایک آدمی کراچی میں بیٹھا دور ممالک میں اس سے باتیں کرتا ہے ایک پلاسٹک کا مشینی پرزہ یہ کام کر دیتا ہے۔

فیکس مشین جو سیکنڈوں میں یہاں کا پیغام وہاں سیکنڈوں میں پہنچاتی ہے (جہاں ہوائی جہاز کے ذریعے جانے میں دو یا تین دن سفر کرنا پڑتا ہے)۔ یہ سب سائنسی ترقی ہے مگر اس سارے کارناموں کے پیچھے یہی بات سامنے آتی ہے کہ انہیں جو عقل دی ہے وہ خداعزّ وجل کی عطا کردہ ہے۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ جب یہ مشینیں اتنی پاور رکھتی ہیں تو اللہ عزّ وجل کے نیک بندے کتنی طاقت رکھتے ہوں گے۔ کئی لاکھ کی بلندی پر ایک آدمی کی نبض چیک کی جاسکتی ہے تو کیا۔

عجب ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینے میں وہ کر اپنے غلاموں کو دنیا کے کسی بھی حصے میں ملاحظہ فرماسکیں اور اللہ عزّ وجل کی عطا سے ان کی مدد کریں۔ سائنسدانوں نے یہ کام عقل سے کیے۔ میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی طاقت ان کے خداعزّ وجل کی طرف سے ہے۔

ہمارا ایمان ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس آنکھ سے زمین پر دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں زمین کی تہہ تک دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے آسمان کو دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں آسمانوں اور عرشِ الٰہی کو دیکھتے ہیں جس آنکھ سے بندوں کو دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے اللہ عزّ وجل کو دیکھتے ہیں جو آنکھ اللہ عزّ وجل کو دیکھ لے پھر اس آنکھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں رہ سکتی۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

الغرض کہ روحانیت پر سائنس بھی یقین رکھتی ہے اور ہم روحانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مسور کی دال اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے لئے کدو موجود ہے یہ دماغ کی صلاحیت بڑھاتا ہے اور تمہارے لئے مسور کی دال موجود ہے۔ جس کی تعریف کم از کم ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان مبارک پر رہی۔ (طبرانی شریف)

جدید تحقیق...... مسور اور چقندر ملا کر پکانے سے جسم کو عمدہ غذا ملتی ہے اس میں پودینہ ڈالنا بہتر ہے۔ مسور کو اگر خشک مچھلی کے ساتھ کھایا جائے تو بہترین غذا ہے۔ مسور کی دال کو گھی اور دودھ میں ملا کر چہرے پر ملنے سے جلد چمکدار ہوتی ہے۔ اسے گرم پانی میں گھوٹ کر لگانے سے پیروں کی جلن دُور ہوتی ہے۔ مسور اور خربوزے کے بیج دودھ میں پیس کر بدن پر ملنے سے جلد صحت مند نظر آتی ہے۔

جَو کا کھانا اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی اور اس نے جو کی روٹی کے ساتھ کدو گوشت پکایا۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑی محبت کے ساتھ سالن سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے رہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف...... حضرت یوسف بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا' اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اس کا سالن ہے اور کھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

جدید تحقیق...... پیشاب میں خون اور پیپ کے مریض میں وجہ جو کوئی بھی ہو مناسب علاج کیساتھ جو کا پانی اگر شہد ڈال کر پلایا جائے تو یہ تکلیف پندرہ دن میں ختم ہو جاتی ہے بعض دفعہ یہی علاج پتھری نکالنے کا باعث بھی ہوا۔

☆ پرانی قبض کیلئے جو کے دلیے سے بہتر کوئی دوائی دیکھی نہ گئی۔

☆ خون کی کولیسٹرول کو کم کرنے کیلئے جو کے دلیے سے کوئی دوائی مفید نہیں۔

☆ جو کا دلیا کھانے سے خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

☆ امریکی رسالہ ڈائجسٹ کے پچھلے مشاہدات پر مبنی ایک طویل مضمون میں بتایا ہے کہ جو کا دلیا کھانے سے دل کے دورہ کا خدشہ کم ہو جاتا ہے اور خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

☆ اعصابی دردوں، ورم، سوزشوں اور خارش کی مختلف اقسام میں جو کے استعمال کو مفید بتایا ہے۔ جو کا آٹا سرکہ میں گوندھ کر ہر قسم کی خارش میں لگانا مفید ہے سر کی پھپھوندی کو دور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کو شہد کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں تو بلغم اور ورم تحلیل ہوتے ہیں۔

☆ جو اور گیہوں کی بھوسی کو پانی میں اُبال کر اس پانی سے کلیاں کریں تو دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

☆ جو بدن کو مضبوط کرتا ہے چونکہ یہ جلدی ہضم ہوتا ہے اس لئے کمزوری اور بدہضمی کے مریضوں کیلئے غذا اور دوا ہے۔

جو کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اسے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس آٹے کو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے لگنے کا شرف حاصل ہے۔

سرکہ اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے گھروں سے سالن کا پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے اسے طلب کیا اور فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔ (مسلم، ابن ماجہ)

حدیث شریف...... حضرت اُم ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے۔ میں نے کہا نہیں! البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہے۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق:

☆ سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا ایک حسین امتزاج ہے یہ جسم سے غلط مادوں کو نکالتا ہے اور طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔

☆ سرکہ معدے کے التہاب کو دور کرتا ہے۔

☆ جسم سے زہریلی ادویہ کے اثر کو دور کرتا ہے۔

☆ پتہ سے صفرا کے نکلنے کی رفتار کو اعتدال پر لاتا ہے۔

☆ جسم کے کسی حصے میں اگر خون جم جائے تو یہ اسے حل کر کے پھر سے سیال بنا دیتا ہے۔

☆ بچے والی عورت کا اگر خون رُک جائے تو سرکہ کے لیپ اور سرکہ پینے سے جاری ہو جاتا ہے۔

☆ پیاس کو بجھاتا ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتا ہے۔

☆ تلی کے بڑھنے کو روکتا ہے جسم میں ورم کی پیدائش کو روکتا ہے۔

☆ خوراک کو ہضم کرتا ہے خون صاف کرتا ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو دُور کرتا ہے۔

☆ سرکہ کو گرم کر کے اگر اس میں نمک ڈال کر پیا جائے تو یہ منہ کی غلاظت کو دور کرتا ہے، حلق میں تلخی، جلن، بوجھ کو دور کرتا ہے، گلے کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے اور وہ لوگ جن کو سینے میں بوجھ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے ان کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

☆ گلے کے اندر لٹکنے والے کوے کی سوزش، حساسیت اور اس کے ٹیڑھا پن میں مفید ہے۔

☆ گرم سرکہ کا غرارہ کرنے سے دانت کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

☆ چہرے کو جاذب نظر بناتا ہے، موسم سرما میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔

سرکہ گنے کا رس، چقندر، جامن، انگور، کشمش، میوا، تاڑی، گندم، جَو، کھانڈ کی راب اور دوسرے پھلوں سے تیار ہوتا ہے۔ یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ انسان کب سے سرکہ بنا رہا ہے مگر زمانہ قدیم سے اس کا ذکر کتابوں میں ہے۔ تاریخ کے ہر دور میں اسے غذا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

کھجور کے فوائد اور تحقیق

حدیث شریف......حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھا رہے تھے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، مسلم) ابوداؤد نے اضافہ کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے برابر کرلیتا ہوں یا تربوز کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف......حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کھجور نہ ہوں وہ گھر ایسا ہے جیسے اس میں کھانا نہ ہو۔

جدید تحقیق:

☆ کھجور کھانا قوت کا باعث ہے۔

☆ کھجور جگر کو طاقت دیتی ہے۔

☆ ویدک طب میں یہ منہ کی خشکی دُور کرنے میں اکسیر ہے۔

☆ کھجور کی گٹھلی جلا کر دانتوں پر مل جائے تو منہ کے تعفن کو دور کرتی ہے دانتوں سے میل اُتارتی ہے جہاں سے بھی خون بہتا ہے اس کی راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے زخموں کو صاف کر دیتی ہے۔

☆ بھارتی ادارہ طب نے کھجور کو اعصاب باہ اور جسم کو تقویت دینے والا قرار دیا ہے اس کو دودھ میں پکا کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

کھجور کے بارے میں احتیاط

حدیث شریف...... حضرت اُمِ سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ نیم پختہ کھجور کو پرانی کھجور کے ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔

حدیث شریف...... حضرت ام المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ان کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اسوقت ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے یہ اُن کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ دونوں کھاتے رہے پھر سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم اب اور مت کھاؤ کہ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور کمزور ہو۔ (ابن ماجہ، ترمذی، مسند احمد)

حدیث شریف...... حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مجلس رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کھجور کھا رہا تھا ان دِنوں میں میری آنکھ دُکھ رہی تھی۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھجور کھا رہے ہو جب کہ تمہاری آنکھیں دُکھ رہی ہیں۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میری سیدھی آنکھ دُکھتی ہے جبکہ میں کھجوریں اُلٹی جانب سے کھا رہا ہوں (طبرانی)

حدیث شریف...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جس نے صبح اُٹھتے ہی عجوہ کھجور کے سات دانے کھالئے اس دن اسے جادو اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح نہار منہ کھجوریں کھایا کرو کہ ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک عورتوں کے حیض کی کثرت کیلئے کھجور سے بہتر اور مریض کیلئے شہد سے بہتر اور کوئی دوائی نہیں۔

مچھلی کی غذائیت اور جدید تحقیق

حدیث شریف......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے لئے مچھلی اور ٹڈی کا مردہ حلال کردیا گیا اور ہم دو خون یعنی کلیجی اور تلی کھا سکتے ہیں۔ (ابن ماجہ، مسند احمد)

مچھلی کے فوائد اور جدید تحقیق

مچھلی کی قسمیں بے شمار ہیں۔ان میں سے بہترین وہی ہیں جن کا ذائقہ اچھا لگے۔مقدار خوراک زیادہ نہ ہو اس کی جلد موٹی نہ ہو گوشت نہ تو زیادہ چکنا اور نہ ہی باسی ہو اچھی مچھلی وہ ہے جو صاف اور چلتے ہوئے پانی میں ہو اس کی خوراک آبی نباتات پر مشتمل ہو جس دریا سے مچھلی پکڑی جائے وہ ایسا ہو کہ اس میں پتھر اور ریت ہوں اس دریا کے پانی پر کھلی دھوپ پڑتی ہو اس کا پانی رواں ہو یا اس میں موجیں اُٹھتی رہتی ہوں۔سمندری مچھلی میں عمدہ غذائیت ہوتی ہے اس کی تاثیر سرد لیکن زود ہضم بلغم پیدا کرتی ہے' گرم مزاجوں کی اصلاح کرتی ہے' نمکین پانی کی مچھلیاں اپنے اثرات میں فضیلت رکھتی ہیں۔اس کے علاوہ مچھلی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

- ☆ مچھلی جسم کو فربہ کرتی ہے' مقوی اور ہے اور دودھ بڑھاتی ہے۔
- ☆ سل' دق' خشک کھانسی اور ضعف گردن میں مفید ہے۔
- ☆ مچھلی کھانے یا اس کا شوربہ پینے سے کئی زہریلے جانوروں کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔
- ☆ اسکے کھانے کے بعد پیاس لگتی ہے اسکو رفع کرنے کیلئے سرکہ کی سکنجبین یا تھوڑی سونٹھ کا استعمال بہت مفید ہے۔
- ☆ جس مچھلی میں چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوں اس میں غذائیت کم اور مضرت زیادہ ہوتی ہے۔
- ☆ خالی مچھلی جلد ہضم ہوتی ہے' روٹی ساتھ ہو تو دیر لگ جاتی ہے' مچھلی کے کباب اگر کوئلوں پر سینک کر بنائے جائیں تو بہت مفید ہیں۔
- ☆ جس مچھلی کو بیسن لگا کر تلا گیا ہو اس کو اگلے دن کھانے سے اس کی غذائیت خراب اور وہ پیٹ کیلئے نقصان دہ ہوتی ہے۔
- ☆ چشموں کی مچھلی امراض چشم میں بہت مفید ہے۔اس کو مسلسل کھانے سے بال سیاہ ہو سکتے ہیں۔

علماء اور مشائخ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے بعد دودھ نہیں پینا چاہئے حالانکہ ڈاکٹر اور سائنسی ماہرین اس کی اجازت دیتے ہیں مگر احتیاطاً مچھلی کے بعد دودھ پینے سے بچا جائے۔ ہمارے قطبِ مدینہ شیخ عرب و عجم حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مچھلی کے بعد دودھ پینے سے منع فرماتے تھے۔الغرض کہ مچھلی جنت کی غذا ہے' اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

محبت کی شادیاں اور سائنسی انکشافات

اسلام میں کسی غیر محرم لڑکی کے ساتھ بے تکلفی کے ساتھ گفتگو' اس کے ساتھ بیٹھنا' ہاتھ ملانا' مذاق مستیاں کرنا' گھومنا پھرنا اس کو سخت منع کیا گیا ہے۔ اسلام جب ان چیزوں کو روکتا ہے تو پھر عشق و محبت کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟

اسلام لَو میرج (Love Marriage) کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ وہ کسی غیر محرم کی طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اگر اتفاقاً پہلی نظر اُٹھ گئی تو پھر فوراً نگاہوں کو نیچے کرلیا جائے۔ آج کل لوگ لڑکیوں کو دیکھتے ہیں ہم ان سے کہیں کہ بھائی یہ گناہ ہے تو سامنے والا فوراً شیطانی جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جب اتنی اچھی چیز پیدا کی ہے تو اسے دیکھ کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ میں نے کئی لوگوں سے یہ سنا اور پھر میں نے کہا کہ اگر یہی بات تمہاری بہن کو دیکھ کر کوئی کہے تو تم کیا کرو گے؟ وہ فوراً غصہ میں آگیا اور کہنے لگا کہ اس ذلیل آدمی کی آنکھیں پھوڑ دوں گا۔ میں نے کہا جسے تم دیکھ رہے ہو وہ بھی تو کسی کی بہن ہوگی یا نہیں؟ اس کے علاوہ محبت کی شادیوں میں منگنی کے بعد گھوما جاتا ہے حالانکہ منگنی کی بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں تاوقتیکہ نکاح نہ ہو جائے' وہ لڑکی اس کیلئے غیر ہے' لوگ اس بات کو نہیں مانتے اس کا وبال پڑھے۔

ایک عجیب و غریب واقعہ

ایک سال قبل کھارادر کراچی میں ایک نوجوان لڑکی نے اپنی بلڈنگ سے چھلانگ مار کر خودکشی کرلی۔ معلوم کیا گیا تو پتا چلا کہ اس کی ایک لڑکے سے منگنی ہوئی تھی۔ منگنی کے بعد جیسا کہ آجکل رواج ہے کہ منگنی کے بعد منگیتر کو گھمایا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بھی گھومتے پھرتے رہے۔ کچھ دِنوں کے بعد پتا چلا کہ لڑکی ماں بننے والی ہے یعنی اُمید سے ہے۔ لڑکے نے جب یہ بیہودہ کام کردیا پھر آہستہ آہستہ یہ خبر لڑکی کے سسرال میں پہنچی تو سسرال والوں نے لڑکے سے پوچھا کیا تو نے یہ حرکت کی ہے؟ لڑکے نے انکار کردیا لڑکے والے لڑکی کے گھر گئے اور رِشتہ توڑ دیا۔ لڑکی نے جب یہ دیکھا منگیتر نے بھی اِنکار کردیا ہے' رِشتہ بھی ٹوٹ چکا ہے اس نے یہ سن کر اپنی بلڈنگ سے کود کر جان دے دی۔ اسلام کا مذہب وہ ہر کسی کی سلامتی چاہتا ہے وہ کسی کو بھی مصیبت نہیں دینا چاہتا۔

محبت کی شادیاں اکثر ناکام ہوتی ہیں

محبت کی شادیوں کی ناکامی کی بڑی وجہ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی توقعات پر پورا نہ اُترنا ہے۔ یہ بات سوشل اینڈ آرگنائزیشن (ساؤ) شعبہ خواتین کی جانب سے کیئے گئے ایک سروے میں سامنے آئی ہے۔

تنظیم کی جانب سے ارینج میرج کی صورت میں ناکامی کا تناسب صرف اٹھائیس فیصد ہوتا ہے اور ناکامی کی صورت میں فریقین کسی نہ کسی مشکل میں زندگی کے جبر سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں اور ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ بندھے رہتے ہیں۔ طلاق کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے ارینج میرج میں طلاق کا تناسب سات فیصد جبکہ محبت کی شادیوں میں طلاق کا تناسب چھ فیصد اور محبت کی شادیاں اسّی فیصد ناکام ہوجاتی ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ لومیرج کرنے والے جوڑوں کے مابین صلح کروانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اہل خانہ کی کوشش ہوتی ہے کہ میاں بیوی کو اپنی مرضی کی سزا ملے اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو خاندان والے عموماً سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے حالات کے دباؤ کی وجہ سے فریقین ایک دوسرے کو مشکلات کا باعث سمجھتے ہیں ایک دوسرے پر طعنہ زنی بھی کی جاتی ہے محبت کی شادیاں میں فریقین کو ایک دوسرے سے توقعات بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں اور انکی خواہش ہوتی ہے کہ مخالف فریق اس کے ساتھ وہی رویہ رکھے جس کا وہ شادی سے پہلے مظاہرہ کرتا تھا اور ان دعوؤں میں پورا اُترے جس کی وہ شادی سے پہلے قسم کھاتا تھا تو لومیرج کے بعد مرد روزگار کی تلاش میں اور خواتین گھریلو کاموں میں مصروف ہوکر پہلے والا رویہ برقرار رکھنے میں ناکام ہوجاتے ہیں۔

ناقدری کا احساس بھی جھگڑے کی بنیاد بن جاتا ہے جبکہ ارینج میرج کی صورت میں فریقین کسی بھی قسم کی توقعات نہ ہونے کی وجہ سے آپس میں سمجھوتا کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں لَو میرج کی صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے سے فرینک ہوتے ہیں اور وہ برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں برابری کا عدم توازن بھی اختلاف کا سبب بن جاتا ہے ارینج میرج کی صورت میں اگر خاندانوں کے تعلقات آپس میں اچھے ہوں تو اس کا اثر جوڑوں کی ازدواجی زندگی پر بھی خوشگوار ہی ثابت ہوتا ہے جبکہ لومیرج کرنے والے جوڑے مشترکہ خاندانی نظام میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتے شادی سے پہلے کی انڈراسٹینڈنگ عملی زندگی میں ناکام ہوجاتی ہے کیونکہ شادی کے بعد مسائل دوسرے ہوتے ہیں مگر ارینج میرج کی شکل میں بھی گھر والوں کو لڑکے اور لڑکی کی پسند کا خیال رکھنا چاہیئے ذہنی ہم آہنگی ہونی چاہیئے لڑکی اور لڑکے کی تعلیم اور حیثیت میں زیادہ فرق نہیں ہونا چاہیئے اور گھر والوں کو اپنی اولاد کے ذہن کو سمجھتے ہوئے رشتہ طے کرنا چاہیئے۔

والدین کے اوپر یہ کام چھوڑ دینا چاہیئے۔ والدین لڑکا یا لڑکی پسند کریں پھر تصویر کی صورت میں لڑکا لڑکی کو دیکھ لے اور لڑکی لڑکے کی تصویر دیکھ لے پسند یا نہ پسند لڑکا لڑکی دونوں کا حق ہے لیکن لَو میرج جیسے چکر نہ پالے جائیں آپ کے 95 فیصد لڑکے اور 95 لڑکیاں لَو میرج جیسی بیماری میں مبتلا ہیں یہ وَبال ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ والدین کو بھی چاہیئے کہ جلد از جلد اپنی اولاد کی شادی کریں تاکہ سینکڑوں بیماریوں سے بچ جائے۔

عدل و انصاف اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے حاکموں میں سے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور جن کیلئے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور لعنت کرو تم ان پر اور وہ تم پر لعنت کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم کیا ان حاکموں کی معزول نہ کردیں؟ اور جو عہد و پیمان ان سے کیا ہے اس کو نہ توڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ خبردار جو شخص تم پر حاکم بنایا جائے اور اسکے کسی ایسے فعل کو دیکھو جو خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی ہے تو اسکے فعل کو برا سمجھو اور اسکی اطاعت سے دستبردار نہ ہو۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عادل و منصف حاکم خدا تعالیٰ کے یہاں نور کے منبروں پر اور خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ پر ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ داہنے ہاتھ ہیں وہ عادل حکمران جو اپنے احکام میں اپنے گھر والوں میں اور اپنی حکومت میں انصاف کرتے ہیں۔ (مسلم شریف از کتاب پیغام مصطفیٰ ﷺ)

اسلام نے ہمیشہ عدل و انصاف کا حکم دیا جس قوم میں عدل و انصاف ہوگا وہ قوم آپس میں محبت رکھے گی اور جس قوم میں عدل و انصاف نہیں پایا جاتا اس قوم میں لوگ آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کریں گے اسلام نے عدل و انصاف کا حکم دے کر حکمرانی کا اصول اور ایک حکمران کو کیسا کرنا چاہئے بتایا ہے۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا انصاف اس قوم کو سکھایا اور انصاف کر کے بتایا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اسی انصاف کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں نے انصاف کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انصاف

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ گورنر و فاتح مصر کے بیٹے نے ایک غیر مسلم نوجوان کو اس لئے کوڑے مارے کہ وہ دوڑ میں ان سے آگے نکل گیا اور ان کو شرمندگی ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باپ بیٹے دونوں کو طلب کیا اور غیر مسلم کو حکم دیا کہ گورنر کے بیٹے کو کوڑے مارو اور اپنا بدلہ لو۔ جب وہ قصاص جی بھر کر لے چکا تو کہا کہ گورنر مصر کو بھی کوڑے مارو لیکن غیر مسلم نے کہا کہ ان کا کوئی قصور نہیں ان کو کیوں ماروں؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو ان کو بھی کوڑا مارتا تو ہم میں سے کوئی تم کو نہ روکتا۔ اس کے بعد گورنر مصر کو مخاطب کر کے کہا کہ تم نے کب سے لوگوں کو غلام سمجھ لیا ہے ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا تھا۔ جواب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، مجھے اس واقعہ کا علم نہ تھا اور نہ یہ شخص میرے پاس آیا۔

غلامانِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاف اور عدل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکومت کے دِنوں میں کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی بلکہ غریبوں اور دردمندوں کی گھر جا کر مدد کی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں عدل وانصاف کی ایسی حکمرانی تھی کہ انسان تو انسان زمین پر بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حکم چلتا تھا۔ مدینے میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا کوڑا یعنی درّہ زمین پر مارا اور زمین سے فرمایا کہ زمین رُک جا کیوں ہلتی ہے کیا عمر نے تجھ پر عدل نہیں کیا یہ کہنا تھا کہ زمین ہلنا بند ہوگئی اور آج تک زمین مدینہ پر زلزلہ نہیں آیا۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں عدل وانصاف کا ایسا سکہ بیٹھا تھا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے۔

جدید تحقیقی رپورٹ

ڈیل کانگی، ماڈرن، جیولاگ، فرائیڈ، ایس۔کیولا۔لاس، کیلس، ہومر، روز ویلٹ، کینیڈی، ابراہیم لنکن وغیرہ تمام سربراہان نے (واضح رہے کہ ان میں کچھ سربراہ مملکت ہیں اور کچھ سربراہ ادب ہیں) اپنی زندگی کے ساتھ بہترین مثالیں چھوڑی ہیں ان تمام مثالوں میں انسانوں کی فلاح و بہبود، کامیابی، اکرام، عفوودرگزر، رحم، مروت، محبت واُلفت شامل ہیں۔

☆ صدر روز ویلٹ بہت زیادہ ہمدرد اور جفاکش تھا۔

☆ ابراہیم لنکن غربت سے صدارت تک پہنچا، اس لئے غریبوں' ملازموں اور مزدوروں سے محبت کرتا تھا۔

☆ کینیڈی تمام زندگی انصاف اور حقوق انسانیت کا دَرس دیتا رہا' فیصلے کرتا رہا اور ان اصولوں کی جنگ لڑتا رہا۔

☆ نکلسن کوزن لوگوں کے گھروں میں جا کر کام کرتا اور ان کی مدد اور یاوری کرتا۔

یہ وہی کام ہیں جس کا حکم سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کئی صدیوں پہلے دیا تھا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاف کو بھی ایک مقام عطا فرمایا' انصاف بھی اپنے آپ پر ناز کرتا ہے کہ اسے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسلام نے ایک مقام دیا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا جاتا مگر میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی اور مقام دیا' قتل کرنے والوں کو ایک دوسرے کے اوپر نثار ہونے والا بنا دیا' انسانیت پر احسان کیا' جانوروں کے ساتھ انصاف کیا' چرند پرند' شجروحجر سے بھی محبت وشفقت سے پیش آئے' انہی کے نقش قدم پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام چلے اور دُنیا میں اور تاریخ میں مثالیں قائم کیں۔

خواب کی حقیقت اور جدید تحقیق

حدیث شریف...... سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:۔

۱...... اچھا خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتا ہے۔

۲...... برا خواب جو شیطان کی طرف سے غم میں ڈالنے کیلئے ہوتا ہے۔

۳...... ایسا خواب جس میں انسان کے وساوس اور خیالات نمودار ہوتے ہیں اگر تم سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو فوراً اُٹھ کر نماز پڑھے اور اسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

حدیث شریف...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

جدید تحقیق...... خواب ایک ذہنی سرگرمی ہے جو نیند کے دوران پیدا ہوتی ہے اس میں انسان سونے کی حالت میں مختلف صورتیں اور واقعات دیکھتا ہے۔ بہت سے کام اور سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد کبھی کبھی یہ خواب یاد رہتے ہیں اور کبھی یاد نہیں رہتے۔ بعض اوقات انتہائی واضح اور قابل فہم ہوتے ہیں جن کی تعبیر آسان ہوتی ہے اور بعض حالات میں خواب غامض اور مبہم ہوتے ہیں جن کی تعبیر دُشوار ہوتی ہے۔

مفکرین نے زمانہ قدیم ہی سے خوابوں کی تعبیر بیان کرنے اور ان کے معانی واسباب سے واقفیت کی کوشش کی ہے اور خوابوں کے مختلف اسباب ذکر کیے ہیں۔ کبھی خواب اس واسطے دکھائی پڑے ہیں کہ انسان سونے کی حالت میں بعض حسی اثر انگیز چیزوں سے متاثر ہوتا ہے۔ خواہ یہ حسی اثر انگیز چیزیں اس کے جسم سے باہر کی ہوں مثلاً آوازیں' مختلف روشنیاں یا خوشبوئیں یا یہ اثر انگیز چیزیں اس کے اندرونِ بدن سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً بھوک یا پیاس یا دَرد یا احساس یا دوسرے مختلف جسمانی احساسات کبھی خواب اس طرح پیش آتے ہیں کہ اس کی یادداشت میں زمانہ ماضی کے جو زندگی کے واقعات محفوظ ہوتے ہیں انہی میں سے بعض کی محسوس صورتیں انسان کے ذہن وخیال میں سونے کی حالت میں نمودار ہوتی ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان سونے سے پہلے جن اہم معاملات پر غور کر رہا تھا انہی پر اس کا ذہن سونے کے دوران بھی غور وفکر جاری رکھے ہوئے ہے۔ بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ کئی لوگ حالتِ بیداری میں جن علمی مشکلات پر غور وفکر کر رہے تھے' اس کا حل انہیں اپنے خوابوں میں ملا۔ کبھی خواب اس طرح کے ہوتے ہیں کہ انسانی بیداری کی حالت میں اپنی جن خواہشات کو پورا نہیں کر پاتا انہیں خواب میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتا ہے چنانچہ ایسا بہت ہوتا ہے کہ انسان کیلئے اپنی زندگی میں جن خواہشات' آرزوؤں اور حوصلہ مندیوں کو پورا کرنا دُشوار ہوتا ہے ان کے پورا ہونے کا خواب دیکھتا ہے۔

ہمارے اور آپ کے خواب کوئی معنی نہیں رکھتے مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں' انہیں جو بھی خواب آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔

والدین کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رُسوا ہوا، رسوا ہوا، رسوا ہوا' جس نے اپنے والدین دونوں کو یا کسی ایک کو بوڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت نہ پالے)۔ (مسلم شریف)

حدیث شریف...... حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، میرا اِرادہ جہاد کرنے کا ہے' میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہاری ماں ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے نہ چھوڑو کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ (بحوالہ نسائی شریف)

حقوقِ خاوند

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی شخص کو حکم دیتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا' وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کیلئے بلائے تو عورت کو اس کا حکم ماننا چاہئے اگرچہ وہ کھانا پکانے میں مشغول ہو۔ (ترمذی شریف)

بیوی کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیویوں کو نہ مارا کرو (اس کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہوگئی ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیویوں کو مارنے کی اجازت عطا فرمادی۔ اس کے بعد بہت سی عورتیں ازواجِ مطہرات کے پاس جمع ہوئیں اور اپنے خاوندوں کی شکایات کیں۔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت کرنے آئی ہیں تم میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ (ابوداؤد شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک بات کو برا سمجھے گا تو دوسری کو پسند کرے گا۔ (مسلم شریف)

اہل خانہ کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل وعیال کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کے عیب نہ بیان کرے۔ (ابوداوٗد)

رضاعی ماں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابو طفیل غنوی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ ایک عورت آ گئیں۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی' وہ اس پر بیٹھ گئی۔ جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا کہ اس عورت نے نبی (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداوٗد)

خالہ کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوگیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تمہاری خالہ (یعنی ماں کی بہن)؟ اس نے کہا، ہاں۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ (ترمذی شریف)

اولاد کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، اچھی تربیت سے زیادہ ایک باپ کو اپنی اولاد کیلئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کیلئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف)

رِشتہ داروں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے اس کی خواہش ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور عمر میں زیادتی ہو تو رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اپنے نسبوں کو یاد رکھو، جس سے اپنے رشتہ داروں کیساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، کیونکہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خاندانوں میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں برکت پیدا کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)

پڑوسیوں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا وہ اسے وِراثت میں شریک کردیں گے۔

حدیث شریف...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ (بخاری، مسلم)

یتیموں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔ (ابن ماجہ شریف)

بیوہ کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ عورت اور مسکین کی خبرگیری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، بیوہ اور مسکین کی خبرگیری کرنے والا اس شب بیدار کی مانند ہے جو عبادت اور شب بیداری میں سستی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا۔ (بخاری شریف)

مظلوم کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں' ظالم کی کیوں مدد کروں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اس کو ظلم سے روک تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (مسلم شریف)

بھوکوں' بیماروں اور قیدیوں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ' بیمار کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ (بخاری شریف)

میت کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ کسی نے پوچھا، دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا، کم از کم اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم شریف)

انتقال کرجانے والوں کے حقوق

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

انسانی حقوق اور جدید تحقیق

اسلام دنیا کا واحد ایسا مذہب ہے جو الگ الگ ہر کسی کے حقوق کے تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ انسانوں کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مظلوموں کے حقوق، بیوہ کے حقوق، یتیموں کے حقوق، میت کے حقوق اور پھر قبر میں جانے کے بعد مرحومین کے حقوق کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

دنیا کے سینکڑوں مذاہب کی سینکڑوں کتابوں میں کوئی ایک کتاب بھی دکھا دی جائے جس میں مکمل طور پر علیحدہ علیحدہ تمام لوگوں کے حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس بات کو دنیا بھر کے لیڈر اور بد مذہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام نے کائنات کو کیا کیا دیا۔

- ☆ عورتیں زندہ دفن کر دی جاتیں تھیں، اسلام نے انہیں زندگی اور مقام دیا۔
- ☆ مظلوم کو ظلم کے اندھیرے سے نکالا، ایک دوسرے کی جان کے پیاسوں کو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والا بنا دیا۔
- ☆ عربی کو عجمی پر اور کالے کو گورے پر بھی فوقیت نہیں دی۔
- ☆ بیوہ کو عزت دی اور یتیموں، مسکینوں کو سینے سے لگانا سکھایا۔
- ☆ ماں باپ کا ادب اور بڑوں کا ادب سکھایا۔
- ☆ پڑوسیوں کے حقوق اور ان کا خیال رکھنا سکھایا۔
- ☆ کسی کو تکلیف دینے اور تنگ کرنے سے روکا۔
- ☆ بیماروں کی عیادت اور مرنے والوں کے ساتھ تعزیت کرنے کا حکم دیا۔
- ☆ مرنے کے بعد اس کی قبر پر جانے اور ایصالِ ثواب کا بھی حکم دیا۔
- ☆ بچے کے پیدا ہونے سے لے کر قبر میں جانے تک کا ضابطہ اخلاق دیا۔

کوئی شخص بھی ایسا کوئی مذہب دکھا دے جو اس قدر وسعتیں اور ضابطۂ حیات دیتا ہو وہ اسلام ہی ہے جو خوشبو ہے اور خوشبو کی طرح پھیلتا ہے جو مقناطیس ہے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

انہی خصوصیات کی وجہ سے آج کل یورپ میں خصوصاً امریکہ، برطانیہ اور جرمنی جیسے ملکوں میں اسلام پھیلتا جا رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی نوجوان نسل اسلام کی طرف آ رہی ہے۔ جدید تحقیق اور سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ اور برطانیہ جیسے ملکوں میں اسلام سب سے بڑا مذہب ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد بائیس لاکھ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ستر لاکھ ہے۔

مراقبہ اور جدید تحقیق

مراقبے سے مراد کچھ دیر بیٹھ کر سوچ بچار کرنا کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے' آگے ہم کیا کریں تو ترقی کر سکتے ہیں یہ کام یعنی مراقبہ ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے' دینی طریقے سے بھی اور دُنیاوی طریقے سے بھی۔

نبیوں کے پیشوا' سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ظاہری حیات میں اپنے گھر میں اور غاروں میں مراقبہ فرماتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام بھی دین حق کے پھیلاؤ کیلئے جن میں حضرت نوح' حضرت عیسیٰ' حضرت موسیٰ' حضرت ابراہیم علیہم السلام شامل ہیں مراقبہ فرماتے رہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان' تابعین اور اولیائے کرام نے بھی چالیس دن تک اور بعضوں نے اسی دِنوں تک گوشہ تنہائی میں مراقبے اور غور وفکر کیے۔ مراقبے سے دل کو سکون' ترقی کی منزلیں آگے بڑھنے کا حوصلہ' صبر واستقامت اور منزل مقصود پر پہنچنا نصیب ہوتا ہے۔

وضو کر کے خالی پیٹ خوش الحانی کے ساتھ گوشہ تنہائی میں اور فجر کے بعد کے وقت مراقبہ کریں اس سے آپ کو مراقبے کے فوائد نظر آئینگے کیونکہ بغیر فوائد کے اتنی بڑی محنت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اسی طریقے پر مراقبے اور فوائد اور اس کے کرنے میں مسائل کا حل اور سکون وطمانیت نصیب ہونے پر سائنسی تحقیق بھی موجود ہے۔

سائنسی تحقیق...... ماہرین نے مراقبے کو ذہنی دباؤ کے مریضوں پر آزمایا۔ ذہنی دباؤ کے مریض ہمیشہ اپنی منفی سوچ کی وجہ سے دباؤ بڑھاتے رہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے منفی طریق زندگی کو پس پشت ڈال کر کسی ایک چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ ضرور آرام محسوس کرے گا اور یہی چیز اس کو تندرستی کی طرف لیجائیگی۔ مراقبہ اگر مکمل توجہ سے کیا جائے تو بے چینی' شدید خوف کا احساس اور کھلی جگہ کا خوف جیسی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

مراقبے کی طاقت ذہنی دباؤ کے مریضوں کو ٹھیک کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ یہ طاقت بھی سائنسی اصولوں پر مبنی ہے۔ جب کبھی آپ کو ناگہانی تکلیف یا حادثے کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو آپ کا دماغ فوراً ایڈرینال گلینڈ کو ہارمون مہیا کرنے کا اشارہ کر دیتا ہے۔ جب آپ کا دل بھاری پن محسوس کرتا ہے بلڈ پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے' عضلات میں تناؤ آجاتا ہے' خون کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے اور آپ پسینے میں تر بتر ہو جاتے ہیں۔ دماغی آرام سے اعصاب کو آرام آتا ہے جس سے انسان کے اندر جنگ ہو رہی ہوتی ہے اس کو روک دیتا ہے' اگر آپ مراقبہ کے عادی ہو چکے ہیں تو اوپر والے بیان کردہ حالات میں اپنے آپ پر جلد قابو پائیں گے۔

مراقبہ کوئی مشکل عمل نہیں ہے

مراقبہ سے وہی لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو دل سے توجہ سے مراقبہ کرتے ہیں مراقبہ کرنے سے کبھی اگر فائدہ نہ بھی پہنچے تو بھی اس میں نقصان نہیں ہے البتہ کہیں نہ کہیں فائدہ ضرور ہوتا ہے' ہر شخص مراقبہ کرسکتا ہے۔

روزانہ بیس منٹ کا مراقبہ ہر کسی کیلئے آسان اور اچھا ہے تاکہ انسان کے خیالات اس کے سامنے آئیں' آگے کچھ کرنے کا حوصلہ بیدار ہو اور برے حالات کیلئے ایک ذہن بنا ہوا ہوتا کہ اس پر قابو پانا آسان ہو۔

ماہرین کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ذہنی دباؤ کا شکار ہو جائے اور ذہنی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو مراقبہ کرنے سے ان دونوں حالتوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ مراقبے کا عمل آپکے اندر خوشی کا احساس بیدار کرتا ہے۔ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی وجہ ہو مثلاً آپ کو ابھی ابھی نوکری مل جائے' آپ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق کوئی چیز خرید لیں جب خوشی بغیر کسی وجہ کے ہو تو اسے آپ خوشی سے بہتر کوئی نام دے سکتے ہیں مثلاً قناعت۔

اذان بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز اور تحقیق

حدیث شریف...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کوئی انسان اور جن اور دوسری چیزیں موذن کی آواز سنتی ہیں وہ قیامت کے روز موذن کے حق میں گواہی دینگے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا' فرمارہے تھے، جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے یہاں تک کہ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ روحاء مدینہ سے 36 میل ہے)۔ (بحوالہ مسلم شریف)

حدیث شریف...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے پروردگار کو چرواہے سے بڑا تعجب ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے اس بندے کی طرف دیکھ' جو اذان دے رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے' یہ مجھ سے ڈرتا ہے' میں اس بندے کو بخش دوں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حدیث شریف...... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، قیامت کے دن موذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (مسلم شریف)

اذان نماز کی طرف بلانے کا طریقہ ہے اس کا عام مطلب خبردار اور آگاہ کرنا ہے لیکن شرعاً مخصوص الفاظ کے ساتھ نماز کے وقت کی عام لوگوں کو اِطلاع دینے کا نام ہے۔ اذان درحقیقت اصول اسلام کی اشاعت اور اعلان ہے۔ اذان کے ذریعے مسلمانوں کو دور و نزدیک سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا وقت آگیا ہے لہٰذا ہر کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف آجاؤ۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس میں کشش اور سادگی ہے اور مسلمان اذان سنتے ہی مسجدوں میں کھنچے چلے آتے ہیں۔

برٹش گورنمنٹ اور اذان

برٹش حکومت کے دَور میں ایک کیس سامنے آیا۔ ایک علاقے میں مندر اور مسجد آمنے سامنے تھیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مساجد میں صرف مقررہ اوقات میں ہی اذان کا وقت ہوتا تو مندر میں گھنٹا بجنا شروع ہو جاتے آخر کار یہ معاملہ برٹش حکومت کے سامنے آیا۔

برٹش حکومت کے اعلیٰ حکام کی ایک ٹیم تحقیقات کیلئے نکلی۔ سب سے پہلے وہ مندر میں گئی' اندر جا کر انہوں نے گھنٹے بجانے کا حکم دیا حکام کے کہنے پر مندر کے گھنٹے بجوائے گئے پھر وہ لوگ یعنی اعلیٰ برٹش حکام مسجد کی جانب گئے' مسجد میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ خادمِ مسجد نے ان سے کہا کہ جوتے باہر اُتاریئے پھر مسجد میں داخل ہوں چنانچہ حکام نے جوتے اُتارے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ خادمِ مسجد سے کہا، ہمیں اذان سنائی جائے۔ خادم نے کہا کہ اذان ہر وقت نہیں دی جاتی بلکہ خاص وقتوں اور خاص مقامات پر دی جاتی ہے لہٰذا ہم اِس وقت اذان نہیں دے سکتے' یہ سن کر اعلیٰ حکام چلے گئے۔

اس کے بعد برٹش حکومت نے یہ آرڈر جاری کیا کہ جس وقت مسلمان اذان دیتے ہیں اس وقت مندر کے گھنٹے نہ بجائے جائیں۔ اس طرح مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا گیا اور اذان کی برکت سے مسلمانوں کو سرخروئی نصیب ہوئی۔

اذان اسلامی شعار ہے اگر خوش الحانی سے دی جائے تو کیف و سرور بھی نصیب ہوتا ہے کسی مذہب میں گھنٹے' کسی مذہب میں ڈھول' کسی مذہب میں گھنٹیاں اور کسی مذہب میں آگ روشن کی جاتی ہے مگر اسلام واحد مذہب ہے جس میں پاک و صاف ہو کر باادب طریقے سے مسلمانوں کو یہ ندا دی جاتی ہے کہ آؤ بھلائی کی طرف آؤ فلاح کی طرف۔

اچھی نیّت اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف......سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف)

امام بخاری علیہ الرحمۃ حدیث کے جید اور قد آور امام ہیں۔آپ نے بخاری شریف جیسی کتاب جس میں مستند احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور یہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید کے بعد سب سے بڑی اور مستند مانی جاتی ہے' اتنی معتبر کتاب کو شروع کرنے کیلئے آپ نے اس حدیث کا انتخاب کیا جو ہم نے اوپر تحریر کی ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ جس کا مفہوم یوں ہے کہ جب بندہ کسی نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اسی وقت نیکی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے اور اگر کوئی شخص گناہ کی نیت کرتا ہے تو گناہ نہیں لکھ دیا جاتا یہاں تک کہ وہ گناہ کرلے۔معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا اجر ملتا ہے اور بری نیت کا گناہ نہیں ملتا جب تک اس پر عمل نہ کرلیا جائے۔

نیت کا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے

نوشیرواں بادشاہ ایک دن اپنے ملک کی سیر کیلئے نکلا' سیر کرتے وقت وہ ایک باغ میں پہنچا۔جب اس نے باغ دیکھا تو باغ کے اندر جانے کا اشتیاق ہوا۔باغ میں پھلوں کے درخت دیکھے۔چنانچہ انار کھانے کا دل ہوا۔اس نے خادم سے انار منگوایا' باغ کے مالی نے انار توڑ کر بادشاہ کو دیا۔وہ پھل جب بادشاہ نے کھایا تو چونک گیا کہ اتنا میٹھا اور رسدار پھل ہماری مملکت میں موجود ہے۔ یکا یک اس نے دل میں ارادہ کیا کہ اس باغ پر قبضہ کرلیا جائے تا کہ ہمارا جب دل چاہے پھل کھاتے رہیں۔دل میں یہ ارادہ کرلیا تھا اس کے بعد دوبارہ منگوایا جب بادشاہ نے انار کھایا تو بالکل بدمزہ اور بغیر رس والا تھا۔جب اس نے ایسا دیکھا تو سوچنے لگا کہ ابھی ابھی رس بھرا اور میٹھا پھل تھوڑی ہی دیر میں مزہ بدل گیا۔مالی سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ مالی نے کہا، جب میں نے پہلا انار دیا تو اس وقت بادشاہ سلامت کی نیت اچھی تھی مگر بعد میں بادشاہ سلامت کی نیت خراب تھی جس کا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے اچھی نیت کا اثر اچھا اور بری نیت کا برا اثر۔

نیت اور یورپی ماہرین کی تحقیق

ڈاکٹر لیڈی ٹرجوہرا' جو کہ سائیکالوجی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں ان کا تجزیہ ہے کہ ہوٹل کا کھانا کبھی بھی جسم اور صحت کیلئے شفاء کا ذریعہ نہیں بن سکتا کیونکہ ہوٹل والے کی نیت گاہک کی جیب سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنا ہوتی ہے۔میرا سائنسی تجربہ کہتا ہے کہ اس کھانے میں قطعی شفاء اور برکت نہیں ہوسکتی۔

علم غیب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جدید تحقیق

القرآن...... (ترجمہ) یہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب کی خبر بتانے میں بخیل نہیں۔

قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی عطا سے غیب کا علم جانتے ہیں اس کے علاوہ غیبی باتوں پر مبنی احادیث اور اس پر تحقیق اور مشاہدات بیان کیے جائیں گے۔

حدیث شریف...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مال غنیمت کو (گھر کی دولت) سمجھا جانے لگے' امانتیں مال غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کریں' زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے' دینی تعلیم دنیا کیلئے حاصل کی جائے' انسان اپنی بیوی کی اِطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے' دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے' مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے' قبیلہ (خاندان) کے سردار بدترین لوگ بن جائیں' کمینے قوم کے حکمران ہو جائیں' انسان کی عزت اسلئے کی جائے کہ وہ شرارت نہ پھیلادے' گانے بجانے والی عورتیں اس لئے گائیں کہ سامان کی کثرت ہو جائے' شرابیں پی جانے لگیں' بعد میں آنے والے لوگ اُمت کے پچھلے نیک لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو' صورتیں مسخ ہو جانے' زمین دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اسطرح ظاہر ہونگی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (مرد) ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور خداوند تعالیٰ نہ کرے کہ تم مبتلا ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ظاہر ہونگی پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی (حتیٰ کہ) اگر چوپائے گائے' بیل' گدھا' گھوڑا وغیرہ نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کو توڑ دے گی خدا تعالیٰ ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط کر دے گا جو ان کی بعض مملوکی چیزوں پر قبضہ کریگا اور جس قوم کے با اقتدار لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف فیصلے دینگے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار و انتخاب جاری کرینگے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

ان احادیث کے پڑھنے کے بعد میں آپ سے کچھ سوالات کرتا ہوں' ان پر غور فرمایئے گا کہ کیا ہم سب ان کاموں میں مبتلا نہیں ہیں!

☆ کیا ہمارے حکمرانوں نے مالِ غنیمت کو گھر کا مال نہیں سمجھ لیا؟

☆ کیا ہم دوسرے کے مال کو اپنا مال کہہ کر نہیں کھا جاتے؟

☆ کیا ہم نے زکوٰۃ کو بوجھ اور تاوان نہیں سمجھا؟

☆ کیا ہم نے دینی تعلیم دُنیا حاصل کرنے کیلئے نہیں حاصل کی؟

☆ کیا ہم نے بیوی کی غلامی اور ماں باپ کو تنگ کرنا شروع نہیں کیا؟

☆ کیا ہم نے اپنے دوستوں کو اپنے والد پر فوقیت نہیں دی؟

☆ کیا ہم مسجد میں دُنیا کی باتیں کر کے شور نہیں مچاتے؟

☆ کیا خاندان کا ذلیل آدمی خاندان کا سرپرست نہیں بن گیا؟

☆ کیا ناچ گانا ہر گھر میں شروع نہیں ہو گیا؟

☆ کیا ہم نے شراب کا نام بدل کر اس کا استعمال شروع نہیں کر دیا؟

☆ کیا ہماری آنے والی نسلیں نیک لوگوں کو برا نہیں کہتیں؟

☆ کیا ہمارے گھروں میں جوان اولاد کے سامنے بے حیا پروگرام ٹی وی پر نہیں چلتے؟

☆ کیا ناپ تول میں کمی اور پٹرول کو کھینچ کھینچ کر نہیں ناپا جاتا؟

☆ کیا ہم نے کبھی ایمانداری کے ساتھ غریبوں کے گھروں میں زکوٰۃ پہنچائی؟

☆ کیا ہم پر ظالم جابر حکمران جو قوم کے اموال پر قبضہ اور اسلام کے خلاف فیصلے نہیں کرتے؟

ان تمام باتوں کا جواب ہاں میں ہوگا کیونکہ ہم اس میں ملوث اور ان تمام باتوں کا شکار ہیں' اسی لئے ہم ان عذابات کا شکار ہیں۔

☆ کیا ہم پر قتل وغارت کا عذاب نہیں آیا؟

☆ کیا ہم قحط سالی اور بارش نہ ہونے کے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں؟

☆ کیا ہم پر ظالم حکمران مسلط نہیں جو کسی کی نہیں سنتے؟

☆ کیا ہم پر طوفان' کالی آندھی' زلزلہ' طاعون اور کئی بیماریاں عذاب بن کر نہیں آئیں؟

☆ کیا ہمارے کاروبار اور اموال میں برکتیں ختم نہیں ہوگئیں؟

☆ کیا ہم ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوگئے اور محبتیں نفرتوں میں نہیں بدل گئیں؟

☆ کیا ہماری اولاد ہماری نافرمان اور باغی نہیں ہوگئی؟

☆ کیا ہم حادثاتی اموات اور زمینی آسمانی مصیبتوں کا شکار نہیں ہیں؟

☆ کیا ہم پر جنگ کے بادل اور اس کا خوف نہیں منڈلا رہا؟

☆ کیا ہم پر قوم پرستی، نسل پرستی اور فتنہ پرستی کا عذاب نہیں آیا؟

ان سب عذابات کا پوری قوم شکار ہے اور اس کی پیش گوئی میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنی نور والی آنکھوں سے دیکھ کر دی تھی اور یقیناً یہ سب کچھ ہو رہا ہے، یہ سب میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمِ غیب ہے دن رات میں بدل سکتا ہے، سورج چاند میں بدل سکتا ہے مگر میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔

بیشک ؎

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق

جب کسی مسلمان سے وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کیا جائے۔ اللہ عزّ وجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

القرآن...... (ترجمہ) بے شک وعدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (پ ۱۵۔ سورۃ بنی اسرائیل)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار باتیں ہونگی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ایک تو یہ ہے کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے' دوسرا یہ کہ جب اقرار کرے تو اس کے خلاف کرے' تیسرا یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے' چوتھا یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق کرے۔ (مسلم شریف، بخاری شریف کتاب الایمان)

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کیلئے ایک جھنڈا ہوگا کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی کی علامت ہے۔ (سنن دارمی ص ۳۵۸ طبع کراچی)

جدید تحقیق...... وعدہ خلافی کرنا ہر کسی کے نزدیک برائی ہے کیونکہ اسکے بہت سے نقصانات ہیں اور وعدہ پورا کرنے کے فوائد ہیں۔

☆ وعدہ پورا کرنے پر خوشی ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے۔

☆ وعدہ پورا کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر نفرت اور بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

☆ وعدہ پورا کرنے والوں کو لوگ پسند کرتے ہیں اور وعدہ خلافی کرنے والے کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

☆ کاروبار میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو لوگ کاروباری نہیں سمجھتے۔

☆ دوستی میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو بے وفا سمجھا جاتا ہے۔

☆ اچھا اور سچا آدمی اپنے سچے وعدے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ اسلام نے وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔

الغرض کہ سچے وعدے سے انسان پہچانا جاتا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ وعدہ خلافی کی مذمت کی ہے۔

لمحۂ فکریہ

اللہ اللہ! آپ کے سامنے ایک سو ایک سنتوں پر سائنسی تحقیق اور ماہرین کے حوالے اور ان کے مضامین جو ریسرچ شدہ ہیں پیش کیے میرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا وہ مبارک ادا ہے جس پر مسلمانوں نے تو عمل نہ کیا مگر موجودہ سائنس نے اس بات کا اِقرار کیا کہ مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فرمان' ان کی سنتوں میں اس قدر حکمتیں اور فوائد موجود ہیں کہ اگر اس کو انسان اپنا لے تو وہ کبھی بھی بُرے امراض میں مبتلا نہیں ہوگا بلکہ گندی بیماری کا لگنا در کنار گندی بیماری اس کے قریب سے بھی نہیں گزرے گی۔

اللہ اکبر! اس بات کو آپ تسلیم کریں گے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدترین کافروں کو جب اپنے کردار سے منوالیا اور انہوں نے بھی اقرار کیا اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد موجودہ سائنس سے بھی اپنی سنتوں کے فوائد و برکات منوالئے یہ بھی تو کمالِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج کے نوجوان سائنس کے پیچھے دوڑتے ہیں' سائنس کو دیوانگی کی حد تک مانتے ہیں' اس پر مہارت اور جانکاری رکھنے کی دل میں چاہت رکھتے ہیں' سائنسی بات کو فوراً قبول کرلیں گے۔ یوں لگتا ہے کہ سائنس کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھ بیٹھے ہیں مگر انہی نوجوانوں نے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال دیا ہے' سنتوں پر علم کرنے والوں کو طعنے دیئے جاتے ہیں سنتوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے' نام بگاڑ بگاڑ کر سنتوں پر عمل کرنے والوں کے نام لئے جاتے ہیں' انہیں کم عقل اور بیوقوف سمجھا جاتا ہے' عمامہ شریف کو پاگڑا یا پگڑی تحقیری الفاظ سے بولتے ہیں' سنتوں بھرے شہنشاہوں والے لباس کو فقیروں کا لباس کہا جاتا ہے۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ ہم سائنسی باتوں کو سچ مانیں' سائنسی علوم سیکھنے کیلئے اولاد کو لاکھوں روپے کی کتابیں خرید کردیں' خوب خوب محنتیں کریں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا (جنہوں نے رو رو کر ہمارے لئے دعائیں کیں' پیدا ہوتے ہی اُمت کی مغفرت کی دعا کی' ساری زندگی صحرا میں مجلس میں گھر میں مسجد میں اور یہاں تک کہ شبِ معراج آپ ربّ جل جلالہ کے دیدار کے موقع پر بھی اپنی اُمت کیلئے مغفرت کی دعائیں کیں۔ یہی نہیں بلکہ قبرِ انور کے اندر بھی آقا ہمارے لئے دعا گو ہیں اور میدانِ محشر میں بھی ہمارے لئے وسیلہ بخشش بنیں گے) کیا ہم پر ان کا اتنا بھی حق نہیں کہ ہم دل و جان سے آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنائیں۔

ہاں اگر کوئی شخص عمامہ باندھ کر اُلٹے سیدھے کام کرتا ہے تو عمامہ اور داڑھی غلط نہیں وہ شخص غلط ہے۔ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہئے ان سنتوں کا ادب و احترام کرنا چاہئے' ہمیں یہ کوشش کرنا چاہئے کہ ہم سنتوں کا مذاق نہیں اُڑائیں۔

یاد رکھئے کہ امام ملت حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی سنت کا مذاق اُڑائے گا خوف ہے کہ وہ بے ایمان مرے گا یعنی کفر پر مرے گا۔ آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ غیروں نے آج سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر تحقیق کر کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

اے میرے بھائیو! آج ہم سب مل کر یہ عہد کریں' جس قدر ہو سکے گا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں گے' دنیا کی پرواہ نہیں کریں گے کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں رنج و غم کا علاج ہیں' بیماریوں کی دوا ہیں' حکمتوں کی برسات اور برکتوں کا دریا ہیں' دنیا میں عزت کا ذریعہ ہیں' بلاؤں سے چھٹکارا ہیں' آخرت میں بخشش کا سرمایہ ہیں' اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں' سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کا باعث ہیں' صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا ثبوت ہیں۔ الغرض کہ ایمان کی حفاظت کا نسخہ ہیں۔

اے اللہ تبارک وتعالیٰ! ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور اس پر ہمیں موت دے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی غفرلہٗ

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق 26 فروری 2003ء بروز شب بدھ